الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۝

ترجمہ: یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ سورہ یونس آیت نمبر ۶۲

درگاہی فضیلتیں

VIRTUES OF SHRINES

(DARGAHAIN)

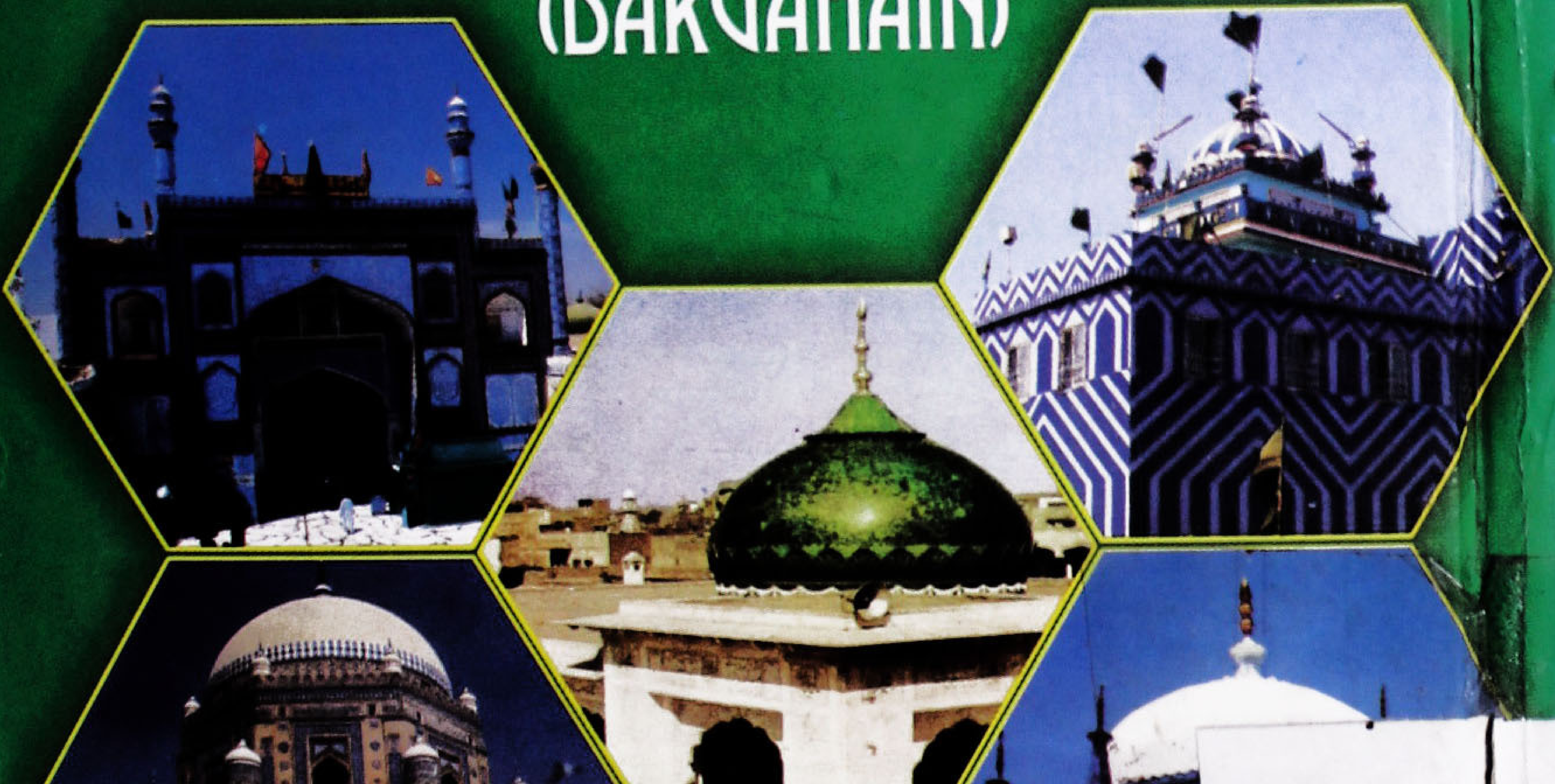

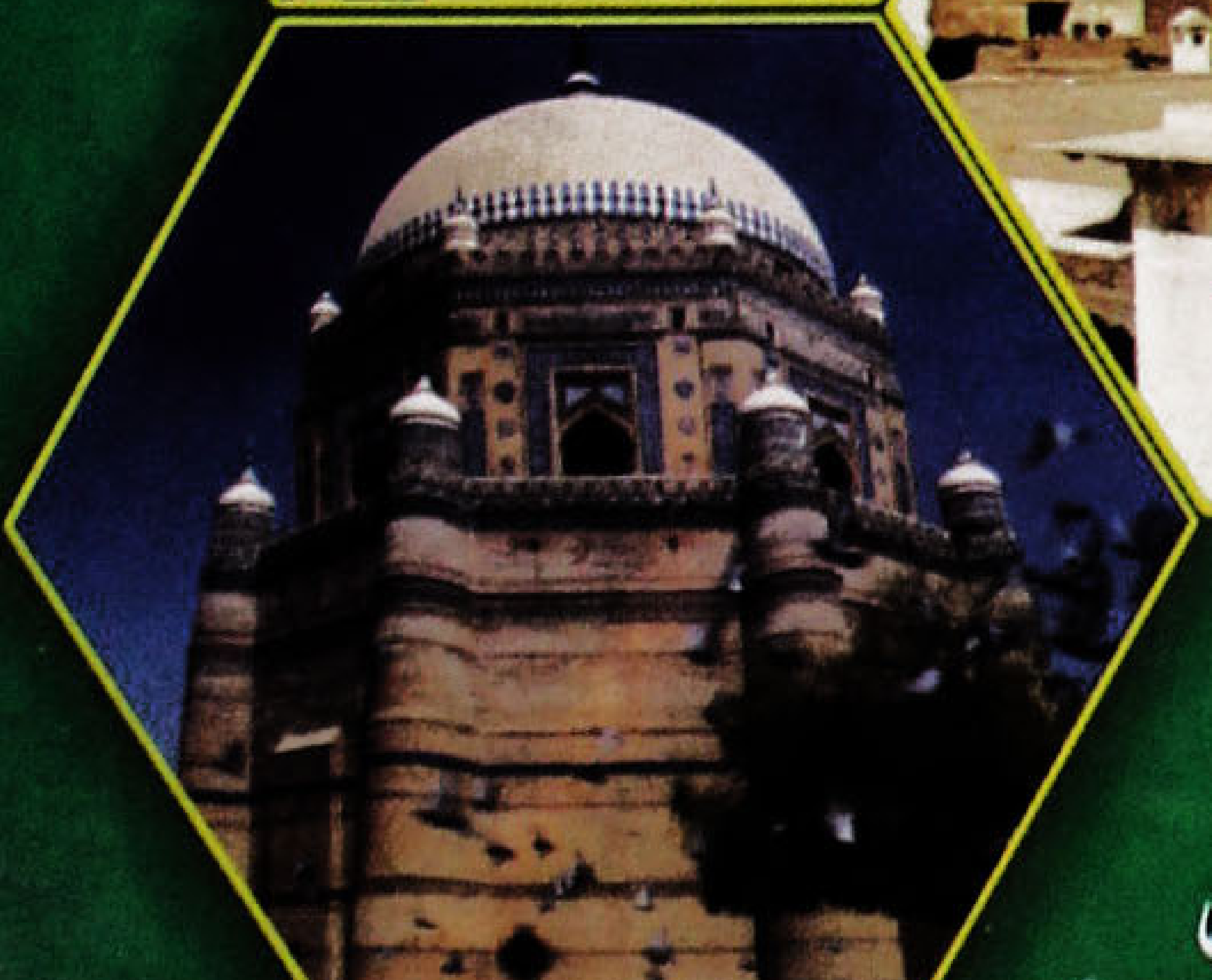

مصنفین:۔

پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں

پروفیسر محمد بروحسن رضا ہاتف ثنائی

Marfat.com

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ، یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ سورہ یونس آیت نمبر ۶۲

درگاہی فضیلتیں

Virtues of Shrines

(Dargahain)

مصنفین :۔

پروفیسر رانا ثناءاللہ خان

ایم اے ایجوکیشن ایم اے فزیکل ایجوکیشن

قادری ، قلندری ، چشتی ، سہروردی ، نقشبندی

پروفیسر محمد مبرور حسن رضا ہاتف ثنائی

روحانی معالج

بین الاقوامی روحانی معالج

زیر سرپرستی اعلیٰ و بانی سلسلہ ثنائی

عالمی روحانی انسٹیٹیوٹ

آستانہ عالیہ سلسلہ ثنائی

مکہ کالونی گلبرگ III لاہور فون: 92-42-575 4785

website: www.ssanai.com.pk

e-mail: info@ssani.com.pk

297.9924
ر 7 ث
٦٤٢٠٤

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	''درگاہی نفیلتیں''
تصنیف و تحقیق	....	پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں
نگران اشاعت	....	حاجی محمد ولید یلٰسین
تاریخ طبع اول	....	ستمبر ۲۰۰۲ء
تعداد	....	گیارہ سو
ناشر	....	پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں
صفحات	....	۲۷۲
پروف ریڈرز	....	حاجی محمد ولید یلٰسین،
		عمران خان نیازی
آرٹ اینڈ گرافکس	....	سعید احمد
پرنٹر	....	شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
ہدیہ	....	=/250 روپے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ سلسلہ ثنائی

گلی نمبر 6/A، مکہ کالونی، گلبرگ III، لاہور، پاکستان۔

فون : 00-92-42-5754785

فیکس : 00-92-42-5879880

ویب سائیٹ: www.ssanai.com.pk

ای میل ایڈریس : Info@ssanai.com.pk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

انتساب

اپنے والد محترم حضرت سردار خاں صاحب مرحوم و مغفور کے نام جن کی خصوصی شفقت و محبت اور بہترین تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے آج اس مقام پر پہنچایا کہ میں دنیا میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے تمام عمر کوشاں رہوں۔

Marfat.com

فہرست عنوانات (درگاہی فضیلتیں)

نمبر شمار	صفحہ نمبر
جملہ حقوق	۱
انتساب	۳
فہرست عنوانات	۴
تعارف	۵
تقریظ	۸
شجرہ مبارک	۱۰
باب اوّل	
سلسلہ ثنائی کی روحانی افادیت	۱۳
باب دوئم	
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا روحانی فیض	۲۱
باب سوئم	
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا روحانی مقام	۳۵
باب چہارم	
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اور روحانیت	۵۰
باب پنجم	
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ اور تصوف	۵۷
باب ششم	
درگاہی فضیلتیں	۶۴

Marfat.com

باب ہفتم

درگاہی بے ضابطگیاں اور ان کی اصلاح ۱۱۰

باب ہشتم

درگاہی فیوض و برکات کی خصوصیات ۱۲۲

باب نہم

درگاہی بزرگ اور ان کی پڑھائیاں ۱۵۱

i- حضرت لال شہباز قلندرؒ ۱۵۱
ii- حضرت بوعلی قلندرؒ ۱۵۳
iii- حضرت رابعہ بصریؒ ۱۵۵
iv- حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویریؒ ۱۵۷
v- حضرت بابا فرید الدین مسعود شکر گنجؒ ۱۵۹
vi- حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ ۱۶۱
vii- حضرت سید میٹھا سرکارؒ ۱۶۳
viii- حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ ۱۶۴
ix- حضرت شاہ جیونہؒ ۱۶۶
x- حضرت سلطان باہوؒ ۱۶۹
xi- حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھنؒ ۱۷۳
xii- حضرت سخی سرور سرکارؒ ۱۷۵
xiii- حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ ۱۷۸
xiv- حضرت میاں شیر محمد سرکارؒ ۱۸۰
xv- حضرت بابا عباس شاہؒ ۱۸۳
xvi- حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ ۱۸۵
xvii- حضرت جیے شاہ نورانیؒ ۱۸۷
xviii- حضرت شمس الدین محمد بن ملک تبریزیؒ ۱۹۰
xix- حضرت امام بری سرکارؒ ۱۹۳
xx- حضرت پیر مہر علی شاہ سرکارؒ ۱۹۷

Marfat.com

-xxi	حضرت بی بی پاک دامنؒ	۱۹۹
-xxii	حضرت شاہ ابوالمعالیؒ	۲۰۲
-xxiii	حضرت مادھو لال حسین شاہ قلندرؒ	۲۰۵
-xxiv	حضرت شاہ حسین سرکارؒ	۲۰۶
-xxv	حضرت ترت مراد شاہ سرکارؒ	۲۱۰
-xxvi	حضرت بابا شاہ جمال سرکارؒ	۲۱۳
-xxvii	حضرت بابا شاہ کمال سہروردیؒ	۲۱۶
-xxviii	حضرت خواجہ غریب نواز (ڈیڑھ پنڈی)	۲۱۸
-xxix	حضرت بابا مسکین شاہ ولیؒ	۲۲۲
-xxx	حضرت میاں میر بالا پیرؒ	۲۲۳
-xxxi	حضرت سید موج دریا بخاریؒ	۲۲۹
-xxxii	حضرت شاہ عنایت قادری شطاریؒ	۲۳۳
-xxxiii	حضرت بابا بلھے شاہؒ	۲۳۷
-xxxiv	حضرت شاہ محمد غوثؒ	۲۴۴
-xxxv	حضرت پیر بہار شاہؒ	۲۴۸
-xxxvi	حضرت پیر وارث شاہؒ	۲۵۰
-xxxvii	حضرت نوشہ گنج بخشؒ	۲۵۴
-xxxviii	حضرت داؤد بندگیؒ	۲۶۰
	باب دہم سلسلہ ثنائی اور روزمرہ قرآنی اذکار	۲۶۷
	درود تاج	۲۶۹
	روحانی ڈاکٹرز	۲۷۱

Marfat.com

تعارف (Introduction)

خدائے بزرگ و برتر کی تعریف جس نے تمام جہانوں کو پیدا کیا ہے اور اس روئے زمین پر انسان جیسی ہستی کو اشرف المخلوقات کا رتبہ عطا فرما کر احسان عظیم فرمایا اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ جو تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ قرار پائے۔ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے اس عظیم ہستی حضرت محمد ﷺ کا تشریف لانا فخر کی بات ہے جو بھی اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لے گا۔ وہ ہی زندگی کے وجود میں آنے کی اصلیت کو پالے گا۔ اہل ذکر کی پہچان ہی اصل روحانی انداز ہے۔ میری اَن تھک محنت کی ایک اور کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو منظرِ عام پر لانے کا اوّلین مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو اُن تمام بزرگوں کے فیض و برکات سے آگاہ کیا جاسکے۔ جنہوں نے اس دنیا میں رہ کر دُکھی انسانیت کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اور نہ چھوڑی ہے۔

کتاب کا آغاز سلسلہ ثنائی کی افادیت سے کیا گیا ہے جس میں آپ کو اس سلسلہ کی مکمل تاریخ ملے گی۔ باب دوئم میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شخصیت کو اُجاگر کیا گیا ہے اور اُن کے فیوض و برکات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ باب سوئم میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی اُن کاوشوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے لاکھوں ہندو مسلمان ہوئے۔ اُن کے فیوض و برکات کی وجہ سے اللہ نے اُن کے ہاتھوں سے لاکھوں ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ باب چہارم میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے روحانی فیض پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب پنجم میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ اور تصوّف کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کتاب کا باب ششم اپنی مثال آپ رکھتا ہے۔ اس باب میں اُن تمام بزرگانِ دینؒ ولی کامل کے اُن فیوض و برکات کو منظرِ عام پر لایا گیا ہے جن میں وہ کمال بندگی رکھتے تھے۔ جن کی وجہ سے اُن کو ماہر تصوّف کہا جاتا تھا۔ یہ باب آپ کی زندگی میں ہلچل مچانے کی استطاعت رکھتا ہے۔ باب ہفتم میں درگاہوں کی ان بے ضابطگیوں اور

Marfat.com

بے ادبیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو آج کے دور میں تصوف سے نابلد لوگ کرتے ہیں۔ میں نے اُن کی رہنمائی کے لیے اس باب میں ان خرافات کی اصلاح کے لیے رہنمائی بھی دی ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے بچا سکیں اور اخروی زندگی میں نکھار پیدا کر سکیں۔ باب ہشتم میں اُن روحانی لوگوں' کامل مرشدوں کی پڑھائیوں کی وضاحت کی گئی ہے جو اُن کے پسندیدہ اذکار میں شامل ہیں۔ اس باب میں وہ راز افشا کر دیئے گئے ہیں جنہیں عام آدمی بھی بڑے احسن طریقہ سے سمجھ سکتا ہے کیونکہ ان کو معلوم کرنے کے لیے کئی سالوں کی محنت و ریاضت درکار ہے۔ باب نہم میں درگاہوں پر جا کر ان مختلف کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے جو کسی پر بھی وارد ہو کر اثر کر سکتی ہیں۔ ان کیفیات کو بیان کرنے کا مقصد انسان کو اپنی شخصی زندگی میں تصوف یا روحانی طاقت کو پرکھنے کا طریقہ بتانا ہے۔ درحقیقت اس باب میں روحانی درگاہی فیض کی خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب کو مکمل کرنے میں میرے تمام دوستوں' خلفاء اور احباب نے مدد خاص کی ہے جن میں محترم ڈاکٹر پروفیسر افتخار بیگ صاحب' محمد بروحسن رضا ہاتف صاحب' حاجی محمد ولید صاحب' محمد عمران خان نیازی صاحب کی کاوشیں شامل ہیں۔ میں ان تمام اصحاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اس کتاب کی تکمیل میں مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!!

میری اپنے معزز قارئین کرام سے گذارش ہے کہ زیرِ نظر کتاب میں اگر کسی قسم کی غلطی پائی جائے تو مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُن کا ازالہ کیا جا سکے۔ آخر میں میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا گو ہوں کہ جو اصحاب بھی میری اس کتاب کو اپنا قیمتی وقت نکال کر مطالعہ کریں ان پر اللہ کی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ انہیں دینی' دنیاوی اور اخروی زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل ہو اور وہ تمام قسم کی زمینی و آسمانی' آفات و بلیات سے محفوظ رہیں۔ آمین! ثم آمین!!

دعا گو

(پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں)

بین الاقوامی روحانی معالج بانی و سرپرست اعلیٰ' سلسلہ ثنائی' لاہور' پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

تقریظ

تمام حمد و ثناء اللہ رب العزت کیلئے ہے جس نے دینِ اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا۔ درود و سلام نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کیلئے جن کے باعث اسلام کی روشنی نے دیر کے اندھیروں کو جگمگا دیا۔ قابلِ ستائش ہیں وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات کو واضح کرتے ہیں اور دُکھی انسانیت کی بھلائی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ اِن میں ایک ذات حضرت پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں صاحب کی ہے۔ جو اپنی تصنیفات کی مدد سے روحانیت کے راہیوں کو راستہ دکھاتے رہتے ہیں۔ قارئین! اس وقت آپ کے ہاتھ میں پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں صاحب کی چھٹی تصنیف ہے۔ یہ کتاب آپ کی پہلی کتابوں سے کافی مختلف ہے۔ اس کتاب کا مرکزی خیال بزرگانِ دین کی خدمات اور اہلِ تصوف کے بعد از وصال روحانی فیض سے آگاہی ہے۔ سلسلۂ ثنائی کے بانی کی حیثیت سے پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں صاحب نے بابِ اوّل میں اس سلسلہ کے تعارف اور اِس کی روحانی افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ تا کہ قارئین کو مختلف روحانی سلاسل اور سلسلہ ثنائی میں فرق سمجھ آ سکے۔ بعدازاں بڑے اچھے انداز میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے روحانی فیض، حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری ؒ کے روحانی مقام، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ؒ کے روحانیت کے بارے میں افکار اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین ؒ کے فلسفۂ تصوف کو بیان کیا گیا ہے تا کہ مکتبۂ سلوک کے مبتدی بھی اس سے بغیر کسی مشکل کے اکتساب حاصل کر سکیں۔ چند بے بہرہ اور گمراہ لوگوں کی درگاہوں پر معیوب حرکات کی وجہ سے درگاہوں کے بارے میں جو اعتراضات اُٹھائے جاتے ہیں۔ اُن کو دور کرنے کیلئے اس کتاب میں درگاہی بے ضابطگیوں کو بیان بھی کیا گیا ہے اور اصلاح کیلئے راستہ بھی دکھایا گیا ہے۔ تا کہ بجا طور پر درگاہی فضیلتوں سے استفادہ کیا جا سکے۔ اس کتاب میں درگاہی بزرگوں کا تذکرہ اور اُن کے وظائف بھی بیان کئے گئے ہیں تا کہ اُن کے روحانی مقام کو سمجھا بھی جا سکے اور ان کے وظائف اپنا کر وہ روحانی منازل بھی طے کی جا سکیں۔ کتاب کے آخر میں نہایت پر اثر انداز میں درگاہی فیوض کی خصوصیات اس طور پر بیان کی گئی ہیں کہ آپ کو وضاحت کیلئے کہیں اور نہیں جانا پڑے گا۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کیلئے روحانیت کو سمجھنا مزید آسان ہو جائے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جی کو روحانیت کی مزید خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!!

(ڈاکٹر پروفیسر افتخار احمد بیگ)

Marfat.com

شجرہ مبارکہ قادری ثنائی سلسلہ

اے خدا کر رحم ذاتِ کبریا کے واسطے
مظہرِ کامل محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے واسطے

کُلِّ شَیْءٍ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ سے ہو مجھ کو آگہی
نورِ انور مصطفیٰ (ﷺ) مشکل کشاؓ کے واسطے

اک توجہ سے پہنچا دو منزلِ مقصود کو
حضرت حسنینؓ و زین العابدینؓ کے واسطے

آفتاب اوج و حقیقتِ باقرؓ و جعفرؓ امام
حضرت موسیٰ کاظمؓ و موسیٰ رضاؓ کے واسطے

راز ہو مجھ پر ہویدا احمد بے میم کا
معروف کرخیؒ، سری سقطیؒ، مجتبیٰ کے واسطے

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ سے ہوں میں رازداں
حضرت جنیدؒ شبلیؒ پیشوا کے واسطے

جامِ وحدت و عطا ابوفضلؒ و بویوسفؒ ولی
بوالحسن اور بوسعید حق نما کے واسطے

برتر از وصف و ثنا سردار جملہ اولیاء
غوث محی الدینؒ محبوبِ خدا کے واسطے

بہرِ حق عبدالرزاقؒ و شرف الدین عبدالوہابؒ
شاہ بہاؤ الدینؒ ہادی ذُوالعلا کے واسطے

شاہ عقیلؒ و شاہ شمس الدینؒ شاہ رحمانؒ گدا
شمس الدین ثانی گدائے مرتضٰی کے واسطے

محو کی مے کو پلاؤ شاہ فضیلؒ و شاہ کمالؒ
شاہ سکندرؒ شیخ طاہرؒ رہنما کے واسطے

رنگ میں بے رنگ کو چشم یقین سے دیکھ لوں
بو محمدؒ پیر کامل ذُوالعلاء کے واسطے

نغمہ اِنّیِ اَنَا اللّٰہُ سے ہو مجھ کو آگاہی
محمد افضلؒ شاہ فاضل مقتدا کے واسطے

Marfat.com

اک نظر سے صاف کر دو دل خیالِ غیر سے
غلام قادر شاہ قطبُ الاولیاء کے واسطے

نہ رہے کچھ اثر ہستی اور نہ علم نیستی
شاہ غلام غوثؒ ہادی راہنما کے واسطے

عارف تشبیہ و تنزیہہ حضرت عبدالرسولؒ
حضرت شاہ نور احمدؒ حق نُما کے واسطے

قبلہ شاہ و گدا حضرت غلام محی الدینؒ
قادری جالندھریؒ رہنما بحرِ سخا کے واسطے

مخزنِ علم لدنی باطن حضرت عما
شاہ برک علیؒ ولی خوش لقا کے واسطے

حضرت بابا محمد جمیل و حضرت محمد قاسم قلندری
ثناءُ اللہ قادری قلندریؒ باعثِ شفا کے واسطے

شوق اپنا حب حضرات و قطع غیر بخش
خاندانِ اعلیٰ رسول اللہ کے واسطے

Marfat.com

سلسلہ ثنائی کی روحانی افادیت

انسان کا ارتقاء اللہ تعالیٰ کی خاص نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی انسان آج تک آئے وہ اپنی سی کوشش میں زندگی گزار کر چلے گئے اور کچھ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ایک نظامِ دنیا ہے جس میں ہر شے اس کے حکم کے مطابق کام کرتی ہے۔ جب بھی انسان اصل راستے سے ہٹ کر اپنی من مانی کرنے کی سعی کرتا ہے اس کو بے سکونی میسر آتی ہے۔ جس سے پریشان ہو کر وہ اِدھر اُدھر بھاگتا ہے۔ سکون کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بے نیاز ہے۔ وہ رحیم بھی ہے اور غفار بھی' وہ قہار بھی ہے اور منصف بھی ہے۔ اپنے بندے سے بہت زیادہ محبت رکھتا ہے اور ہر ممکن آرام مہیا کرتا ہے جتنا کہ کسی کو طلب ہوتی ہے۔ ہر دور ارتقاء میں اللہ کریم نے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اپنے بندوں میں سے چند بندے چن کر اُن کو خاص نعمتوں سے نوازا۔ یہ اللہ کے خاص بندے لوگوں کو اصل راہ دکھاتے رہے اور دکھاتے رہے ہیں اور آئندہ بھی دکھاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اسی کے لیے کھولتا ہے جو اس کی رحمت کا طلب گار ہوتا ہے۔ نظام دنیا کو چلانے کے لیے بہت سی بزرگ ہستیوں کو فرائض سونپے گئے جنہوں نے اپنی تمام زندگی ان فرائض کو ادا کرنے میں صرف کر دی۔ بہت سے روحانی سلسلے دنیا میں معرض وجود میں آئے جن میں سلسلہ چشتی، سلسلہ سہروری' سلسلہ قادری' سلسلہ قلندری' سلسلہ نقشبندی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب کا کام لوگوں کو روحانیت سے روشناس کروانا تھا۔ اور انسان کو اس کی اصل راہ دکھانا ہے۔ تمام سلسلوں کی طرح اس جدید دور میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو روحانیت سے فیض یاب کروانے کے لیے سلسلہ ثنائی کا ارتقاء بھی فرمایا۔ جس سے لوگوں کی مشکلات' روحانی بیماریوں' روحانی رکاوٹوں وغیرہ کے حل فرمائے۔ سلسلہ ثنائی کی افادیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے طالبانِ روحانیت کو بزرگ ہستیوں کی طرف سے خواب میں اس سلسلہ سے منسلک ہونے کی بشارت بھی فرمائی گئی

Marfat.com

ہے۔ اور وہ لوگ باقاعدہ منسلک ہونے کے بعد روحانیت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ عرصہ 10سال سے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے اور انسانوں کو اصل راہ دکھانے کی اپنی پوری سعی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک بے شمار لوگ اپنی مختلف مشکلات' پریشانیوں' بیماریوں سے چھٹکارہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس دنیا کی فضاء میں کئی قسم کی کیفیات پائی جاتی ہیں جو انسانوں کو ان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے پریشان حال کر دیتی ہیں۔ ان کیفیات کو آج تک روحانی شخصیات ہی کنٹرول کرتی آئی ہیں اور ہر دور میں کسی نہ کسی روحانی شخصیت نے اِن کو کنٹرول کر کے لوگوں کو خوشحال یا نارمل زندگی کی طرف لوٹایا ہے۔ ہر قسم کا سکون صرف اور صرف اللہ واحد لا شریک کی ذات ہی دیتی ہے لیکن روحانی لوگ صرف اس کے بتائے گئے طریقوں پر عمل کر کے لوگوں کی مشکلات' بیماریوں' رکاوٹوں کا حل' توڑ کرتے ہیں اور اللہ کا کرم خاص ہو جاتا ہے۔

سلسلہ ثنائی نے شروع دن سے ہی لوگوں کی مشکلات کا ازالہ بذریعہ کلام الٰہی و صدقات کیا ہے۔ جس نے بھی اس سلسلہ کے بانی' خلفاء/روحانی ڈاکٹرز کے بتائے گئے عمل کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء میسر کی۔ اس سلسلہ سے منسلک لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی طاقت سے بہت نوازا ہے۔ وہ لوگ جو خلوص دل سے اس سلسلہ سے منسلک ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی جائز خواہشات کے مطابق نوازا۔ سلسلہ ثنائی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو روحانیت ملی۔ وہ علم جو آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا تھا۔ اس سلسلہ کی برکت سے وہ روحانی علم عطا ہوا جس کا وہ اندازہ نہیں کر سکتے۔ چونکہ اس سلسلہ کا بنیادی مقصد ہی لوگوں کی فی سبیل اللہ فلاح و بہبود کرنا ہے اس لئے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور روحانی فیض سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ جو جس طرح کی نیت لے کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی جائز نیت کے مطابق نواز دیتا ہے۔ یہ سب اللہ کے کرم کی باتیں ہیں۔ کسی بھی بندے کا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے انسان کی وہ تمام اچھی خوبیاں ابھر آتی ہیں جن کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ سلسلہ ثنائی کے بانی پروفیسر

Marfat.com

رانا ثناء اللہ خاں صاحب اپنی ان تھک محنت کی وجہ سے لوگوں کو روحانیت سے روشناس کروانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں تا کہ لوگ اندھیرے سے نکل کر اُجالے میں آجائیں۔

پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں صاحب پنجاب کے ایک شہر ضلع لاہور میں مورخہ 6 ستمبر 1963ء کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 74/P ضلع رحیم یار خان سے حاصل کی۔ اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول' کوٹ سمابہ' ضلع رحیم یار خان' بہاولپور بورڈ سے پاس کیا۔ آپ نے گورنمنٹ خواجہ فرید کالج رحیم یا رخان سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان بہاولپور بورڈ سے پاس کیا۔ 1985ء میں بی اے (B.A.) کا امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ تعلیم کی پیاس کی خاطر آپ ضلع لاہور چلے آئے۔ آپ نے ایم اے ایجوکیشن (M.A. Education) فرسٹ ڈویژن میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ (I.E.R) لاہور سے پاس کیا۔ آپ نے مزید تعلیم کے لیے 1988ء مین گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ایم۔ اے فزیکل ایجوکیشن (M.A. Physical Eduation) کا امتحان بھی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کامیابی سے پاس کیا۔

1990ء میں آپ نے عملی زندگی میں قدم رکھتے ہوئے گارڈن کالج لاہور میں بطور ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کے عہدہ سے کام شروع کیا۔ یہیں سے آپ کے روحانی سفر کا بھی آغاز ہوا جو کہ بالکل قدرتی امر تھا۔ آپ کے کالج میں ایک ملازم تھا جس کا نام محمد ریاض تھا۔ وہ روزانہ اپنے معمول کے کام کے دوران ایک روحانی معالج رپیشوا کے بارے میں آپ کے سامنے اُن کے روحانی مقام سے بہرہ ور کیا کرتا تھا اور اکثر اوقات کہتا تھا کہ وہ باباجی بڑے اللہ والے ہیں۔ لوگوں کو ان سے کافی فیض مل رہا ہے۔ یہ بات قارئین کرام کے لیے بڑی دلچسپ ہوگی کہ پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں صاحب پیروں' فقیروں کو نہیں مانتے تھے اور ذہنی طور ایسے لوگوں کو بُرا بھلا کہا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کے دادا محترم جناب رانا نعمت خاںؒ صاحب اپنی زندگی میں روحانی فیض سے لوگوں کو فیض یاب کیا کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت آپ کے دادا

Marfat.com

گرداس پور انڈیا سے ہجرت کر کے ضلع رحیم یار خان میں آباد ہو گئے۔ اور یہیں قیام فرمایا۔ آپ کے دادا ایک اچھے روحانی معالج تھے۔ اور دم درود کیا کرتے تھے۔ اپنے والد صاحب سے اکثر دادا جی کے بارے میں سنا کرتے تھے مگر یقین نہیں کرتے تھے۔ ملازم کی باتیں سننے کے بعد آپ کو اس بارے میں مزید تحقیق کا جذبہ ابھرا۔ ایک دن آپ نے اس کے ساتھ جانے کا ارادہ فرمایا اور آپ اس ملازم کے ساتھ اس روحانی بابا کے آستانہ پر چلے گئے۔ ان کا نام حضرت بابا محمد قاسم تھا۔ ملازم نے آپ کا حضرت بابا محمد قاسم صاحب سے تعارف کروایا۔ آپ وہاں کافی دیر تک بیٹھے اور روحانیت کے کرشمے دیکھے۔ آپ نے لوگوں کی مختلف بیماریوں، مشکلوں کے حل، توڑ کو ہوتے دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی طاقت کے اثر کو دیکھ کر حیران ہوئے۔

اس طرح یہ روحانی لگن آپ کی شخصیت پر اثر کر گئی۔ آپ نے وہاں جانے کا معمول بنایا وہاں آئے دن جانے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں قرآنی آیات کو روشن کر کے دکھایا۔ آپ نے ان کی رہنمائی میں قرآنی آیات کا ورد شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ قرآنی آیات کے خواب میں آنے کا سلسلہ جاری و ساری رہا اور ہدایت کے مطابق اس پر عمل کرتے رہے۔ آپ کے بقول آپ نے ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو گمراہی کے گڑھے سے نکالا اور حقیقت کی طرف راغب کیا۔ اور خدمت خلق کو شعار بنایا۔ آپ نے خلوص نیت سے بابا محمد قاسم صاحب کے بچوں کو تعلیم دی اور یہ ہی بات ان کے قرب کا ذریعہ بنی اور روحانیت کی منتقلی ہوتی چلی گئی۔

آپ کی روحانی زندگی میں جناب بابا محمد جمیل صاحب نامی ایک اور روحانی شخصیت بھی قابل ذکر ہے۔ جن کے فیض سے دلچسپی اور بڑھ گئی۔ کھلپر شریف ضلع قصور کی ایک روحانی شخصیت حضرت لالہ پاکؒ کے ہاں بھی آپ کی ڈیوٹی لگی اور انہوں نے درود پاک پڑھنے کی نصیحت فرمائی اس طرح روحانی فیض میں مزید اضافہ ہو گیا۔

اکتوبر 1993ء میں آپ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کا امتحان

Marfat.com

پہلی پوزیشن سے پاس کرتے ہوئے بطور ماہر مضمون فزیکل ایجوکیشن (Subject Specialist Physical Education)تعینات ہوئے۔ اکتوبر 1993ء سے درس و تدریس کے فرائض ادا کرنا شروع کئے اور جہاں بھی موقع ملا لوگوں کی روحانی طاقت سے خدمت کی اور فیض پہنچایا۔

آپ نے چھ (۶)روحانی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں پانچ (۵) اردو میں ہیں ''روحانی اسرار و رموز''، ''ثنائی فلسفہ روحانیت''، ''روحانیت کی منتقلی''، ''روحانی رہنمائی''، ''درگاہی فضیلتیں'' اور ایک انگلش زبان میں کتاب (The Secrets Of Spiritualism) شامل ہے۔ آپ نے ان کتب میں وہ مواد دنیا کے سامنے رکھ دیا جو آج تک مختلف روحانی ہستیاں لوگوں کو آگاہ کرنے سے کسی وجہ سے رکتی رہیں۔ یہ وجہ کیا تھی؟ اللہ تعالیٰ بہتر علم رکھنے والے ہیں۔

سلسلہ ثنائی کا اہم مقصد لوگوں کو سکونِ قلب بذریعہ قرآنی علم مہیا کرنا ہے۔ جتنے بھی لوگ اس سلسلہ سے منسلک ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی غیبی امداد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی جائز ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔

سلسلہ ثنائی کے بانی اس کوشش میں بھی ہیں کہ یہ روحانی علم زیادہ سے زیادہ اچھے اور نیک نیت لوگوں کو منتقل بھی کیا جائے اور اسے پوری دنیا میں پھیلایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سلسلہ کے روحانی فیض سے فیض یاب ہوں۔ اس کام کو مکمل کرنے کیلئے ایک بین الاقوامی روحانی ادارہ بھی بنایا گیا ہے جس میں صحیح اور نیک نیت لوگوں کو اللہ کے فضل و کرم سے روحانی قرآنی علم منتقل کر کے روحانی ڈاکٹر بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں مختلف علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر سکیں۔ یہ اس سلسلہ کی منفرد افادیت ہے جو آپ کو کسی اور سلسلہ میں بہت ہی کم ملے گی۔ سلسلہ ثنائی کی ایک خاص افادیت لوگوں کی فلاح و بہبود ہے جس کے لئے بین الاقوامی (International) سطح پر روحانی پھیلاؤ کے لیے کوششیں جاری ہیں اور بے شمار لوگ فیض یاب ہو چکے ہیں۔ روحانی لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ روحانی میدان

Marfat.com

(Spiritual Field) میں فاصلے کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ جس کسی کو بھی دنیا کے کسی کونے میں بذریعہ روحانی قرآنی علم سے دیکھا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے وہیں شفاء سے نواز دیا۔ مختلف لوگوں کے مسائل کو یہاں اپنے ملک کے شہر ضلع لاہور میں بیٹھ کر دیکھا جاتا ہے اور ان کو ان کی مشکلات کا حل، توڑ بذریعہ ٹیلی فون، فیکس یا انٹرنیٹ بتا دیا جاتا ہے۔ عمل مکمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خاص رحمت سے شفاء دے دیتا ہے اور تمام قسم کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

آپ کی ویب سائیٹ www.ssanai.com.pk کافی عرصہ سے کام کر رہی ہے اور بیرون ملک (Foreign Country) کے لوگ اپنی مشکلات حل کے لئے اپنے کوائف بذریعہ انٹرنیٹ بھیج دیتے ہیں۔ سلسلہ ثنائی کے آستانہ عالیہ واقع گلبرگ لاہور سے تمام قسم کی مشکلات کا حل بتا دیا جاتا ہے۔ یہ سب کام فی سبیل اللہ کئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ اپنی پوری کوشش کر رہا ہے کہ دنیا میں لوگوں کو روحانیت سے روشناس کروایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی یکتا ذات کی پہچان کروائی جائے اور قرآنی روحانی علم سے فیض یاب کیا جا سکے اور اچھے اور نیک نیت لوگوں کو یہ علم منتقل بھی کیا جائے۔

سلسلہ ثنائی سے تقریباً دس ہزار پانچ سو (۱۰,۵۰۰) سے زائد لوگ منسلک ہیں۔ جو کہ روحانی فیض سے مالا مال ہیں۔ اور دوسرے لوگوں تک بھی اس فیض کو عام کر رہے ہیں۔ سلسلہ ثنائی کے روحانی ادارہ سے اب تک بائیس (۲۲) خلفاء علم حاصل کرنے کے بعد پوری دنیا میں لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں جن کے نام اور ایڈریس کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں اور مزید خلفاء کو بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ جو کہ باقی خلفاء کی طرح مختلف علاقوں، ملکوں میں قرآنی و روحانی فیض کو عام کریں گے۔ اس سلسلہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تبلیغ کا انداز پیار و محبت کا ہے۔ جس طرح بزرگان دین نے برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ کا انداز اختیار کیا اور ہزاروں غیر مذہب لوگوں کو دعوت اسلام سے دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ سلسلہ ثنائی روحانی طاقت کے ذریعے لوگوں میں تبلیغ اسلام کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ یہ سلسلہ غیر مسلموں

Marfat.com

کے لئے بڑا با اثر ہے اور اُن کے لئے راہِ حق کی شناخت کا بہترین وسیلہ ہے۔ یہاں تجربات میں بہت سے ایسے کیسز (Cases) بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کا علاج ادویات (Medication) سے ممکن نہ تھا۔ انہیں بھی اللہ نے اپنے کلام کی برکت سے شفاء دی اور صحت یاب کیا۔ اس روحانی سلسلہ کا فیض پوری دنیا میں چل رہا ہے۔ اس کے روحانی فیض سے انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات' اور جاندار بھی مستفید ہوتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے شفاء دی ہے اور صحت یاب ہوگئے۔ اس سلسلہ کی نمایاں خوبیاں بھائی چارہ' پیار ومحبت' خیر سگالی کا پیغام اور دوسرے مذاہب کے لوگوں سے میل ملاپ اور اسلام کی طرف رغبت دلانا اور قرآنی' روحانی طاقت کو دنیا میں عام کرنا' تمام قسم کے جادو ٹونوں اور سفلی کے اثرات کو زائل کرنا۔ نیکی اور اچھائی کو فروغ دینا' رواداری کا انداز اختیار کرنا۔ صحیح اسلامی اقدار (Islamic Values) کو دوسرے مذاہب کے لوگوں پر واضح کرنا' عملی طور پر لوگوں میں اسلامی محبت پھیلانا' روحانی فروغ کے لیے محبت کرنا اور دنیا میں اس علم کو پھیلانا' سیکھنا' سکھانا' شرعی احکام کو بجالانا' اخلاق و کردار میں بہتری اور پختگی پیدا کرنا' ہر قسم کے فسادات سے بچنا اور دوسروں کو بچانا۔ مختلف سیمینار اور مختلف محفلوں کو منعقد کرنا' لوگوں کو دعوت حق دینا' پیار کے انداز میں تبلیغ کرنا' لوگوں کے ذہنوں پر حقیقت کا رنگ واضح کرنا' ہر اچھائی کا کام کرنا' ہر برائی سے بچنا' بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی سعی کرنا' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا' قرآنی علم پر بھروسہ اور تقویٰ کا انداز اختیار کرنا۔ بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں سے پیار روا رکھنا ہیں۔ اس سلسلہ کا روحانی فیض درجہ کمال کا فیض ہے۔ ہر قسم کی آفات و بلیّات کا علاج بذریعہ قرآنی علم کیا جاتا ہے اور صدقات کے استعمال کا انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام قسم کے معاملات جن میں ذہنی' معاشرتی' معاشی' اخلاقی' جنسیاتی' جسمانی' نفسیاتی اور روحانی امراض کا حل کیا جاتا ہے۔

سلسلہ ثنائی کی افادیت ذیل میں مختصراً بیان کی جاتی ہے تاکہ عام لوگوں پر بھی اس کی فضیلت واضح ہو جائے:

۱۔ تمام قسم کے جادو' سایہ کے اثرات کا خاتمہ بذریعہ روحانی طاقت کیا

Marfat.com

جاتا ہے۔

۲۔ پوری دنیا میں تمام قسم کی بیماریوں کا علاج اور توڑ روحانی طاقت سے کیا جاتا ہے۔

۳۔ قرآن مجید کی آیات کی روحانی طاقت اور روشنی سے روزمرہ زندگی میں حائل تمام قسم کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

۴۔ پوری دنیا میں روحانیت سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو اور لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنے والوں کو کتابی اور عملی روحانی تعلیم دی جاتی ہے۔

۵۔ پوری دنیا میں روحانی سیمیناروں اور محافل کے ذریعے لوگوں پر روحانی علاج کی اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

۶۔ بیمار اور تکلیف زدہ لوگوں کو سکون مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۷۔ عبادات اور دعاؤں سے روحانی طاقت میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

۸۔ پوری دنیا میں روحانی شخصیات کے مقامات کی زیارات کروائی جاتی ہیں۔

۹۔ بنی نوع انسان میں بھائی چارے اور ہمدردانہ رویّوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔

۱۰۔ بنی نوع انسان کو سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایات دی جاتی ہیں۔ اور ان کو برائیوں سے حتمی آزادی کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔

المختصر یہ کہ اس سلسلہ کے جتنے بھی فوائد زیر بحث لائے جائیں وہ الفاظ کے محتاج نہیں ہیں۔ لوگوں کو اثر چاہیئے اور اس سلسلہ کے روحانی وجدانی عمل کے ذریعے لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ شفاء میسر کر دیتے ہیں۔ آئیں آپ بھی اس نیک عمل میں شریک ہوں اور ہمیں اس سلسلہ میں اپنی آراء سے مستفید کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کی آفات و بلیّات دور فرمائے۔ آمین! ثم آمین!!

دعا گو

(حاجی محمد ولید یٰسین)

خلیفہ سلسلہ ثنائی

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانی فیض

آپ کا نام نامی اور اسم گرامی عبدالقادر، کنیت ابو محمد، لقب محیُ الدّین تھا۔ آپ غوثِ اعظمؒ کے نام سے معروف ہیں۔

مولد

اس آفتاب کا طلوع ایک چھوٹے سے زرخیز علاقے گیلان میں ہوا۔ مگر اس کی منور شعاعیں چار دانگ عالم میں یک لخت پھیل گئیں۔ یہ شمیمِ گُل بستانِ گیلان سے اٹھی مگر اس کی عطر فشانی سے اطراف میں مہک اٹھی۔ یہ ابرِ رحمت گیلان سے اٹھا مگر اس نے دنیا کے صدہا ریگستانوں کو سبزہ زار بنا دیا۔ یہ نور کی شعاع گیلان سے نمودار ہوئی مگر اس کی ضوء پاشی نے صدہا سیاہ زنگ آلود قلوب کو آناً فاناً روشن کر دیا (بجۃُ الاسرار صفحہ ۸۸)

تحقیق مولد

آپ کے گیلانی ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں۔ البتہ اس موضع اور قصبہ میں اختلاف ہے جہاں آپ پیدا ہوئے۔ شیخ شطنوفی اس کا نام نیف بتلاتے ہیں۔ مگر امام یاقُوت حموی نے بُشیتر لکھا ہے۔ ممکن ہے بُشتیر اور نیف ایک ہی مقام کے دو نام ہوں۔

نسب

روحانی تعلق کے علاوہ آپ کو بہ لحاظ نسب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے وہ اس طرح کہ آپ کے والد ماجد

سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امۃ الجبار کا سلسلہ نسب حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے یعنی آپ حسنی اور حسینی سید ہیں۔

شاہ حسن کے اک گُلِ رعنا جناب ہیں
حضرت حسین کے در زیبا جناب ہیں

پدری نسب نامہ

والد ماجد کی طرف سے آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:
سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابی عبداللہ بن سید یحییٰ الزاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن المثنیٰ بن سیدنا امیرالمومنین امام حسن رضی اللہ عنہ بن سیدنا امیرالمومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

مادری نسب نامہ

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب نامہ یوں ہے:
سیدہ اُمّ الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبداللہ صومعی الزاہد بن سید ابو جمال بن سید محمد بن سید محمود بن سید ابوالعطاء عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن سید علی الرضاؒ بن سید موسیٰ کاظمؒ بن سیدنا امام جعفر صادقؒ بن سیدنا امام باقرؒ بن سیدنا امام زین العابدینؒ بن سیدنا امیرالمؤمنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن اسد اللہ الغالب امیرالمؤمنین سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

خاندانی حالات

آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ جیلان کے مشہور مشائخ اور رؤساء

میں سے تھے۔ آپ بڑے زاہد متقی، مستجابُ الدعوات، قائمُ اللّیل، صائمُ النّھار، صابر، شاکر، منکسرُالمزاج اور صاحبِ کرامات ولی تھے۔ اختصار کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کی کرامات کا ذکر نہیں کیا۔ آپ کی پھوپھی کا نام سیدہ عائشہ اور کنیت اُمِّ محمد تھی۔ آپ بڑی پارسا، نیک بخت اور صالحہ خاتون تھیں۔

ایک دفعہ جیلان میں بارش نہ ہونے کیوجہ سے سخت قحط سالی واقع ہو گئی۔ لوگوں نے ہرچند دعائیں مانگیں، نمازِ استسقاء پڑھی مگر بارش نہ ہوئی۔ تنگ آ کر لوگوں نے آپ کی پھوپھی صاحبہ سے دعائے استسقاء کی درخواست کی۔ یہ سن کر آپ گھر کے صحن میں گئیں اور زمین پر جھاڑو پھیری۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی کہ اے میرے رب! جھاڑو تو میں نے پھیر دی ہے اب چھڑکاؤ تو کر دے۔ یہ کہنا ہی تھا کہ آسمان سے موسلادھار مینہ برسنا شروع ہو گیا۔ "آناً فاناً" اتنا پانی جمع ہو گیا کہ لوگ سیلابِ باراں کو چیرتے ہوئے بمشکل گھروں کو پہنچے۔

آپ کے والد ماجد

مشہور ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے والد ماجد سید ابو صالح کو جنگ سے بہت انس تھا جبھی آپ کا لقب بھی جنگی دوست ہو گیا۔

کہتے ہیں کہ ریاضات و مجاہدات کے دوران ایک دفعہ آپ کو تیسرا فاقہ تھا۔ آپ دریا کے کنارے پر بیٹھے تھے کہ آپ کو ایک سیب بہتا ہوا دکھائی دیا۔ آپ نے اسے پکڑ کر تناول فرمالیا پھر دل میں خطرہ گزرا کہ نہ معلوم یہ سیب کس کا ہے اور میرے لیے اس کا کھانا کیسے حلال ہو سکتا ہے؟

یہ خیال پیدا ہوتے ہی اپنا قصور معاف کرانے کے لیئے سیب کے مالک کی جستجو میں دریا کے کنارے چل پڑے۔ چلتے چلتے آبِ رواں کے کنارے پر ایک عظیمُ الشّان عمارت ملی جس میں ایک وسیع باغ تھا اس باغ میں ایک بہت بڑا سیب کا درخت بھی نظر آیا جس کی شاخیں آب سطح پر پھیلی ہوئی تھیں۔ ان شاخوں سے پختہ سیب ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا وہ

Marfat.com

اسی درخت کا ہے چنانچہ آپؒ نے مالک باغ کے بارے میں دریافت کیا۔ تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ اس محل کے مالک حضرت سید عبداللہ صومعی رحمہُ اللہ ہیں۔ آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا اور معافی کی درخواست کی۔

حضرت عبداللہ تاڑ گئے کہ یہ شخص بندگانِ خدا میں سے ہے' فرمایا بارہ برس ہماری خدمت میں رہو تب معافی ملے گی۔ آپ نے بسر و چشم منظور فرمایا۔ بارہ سال کی مدّت پوری ہوئی تو حضرت عبداللہ صومعی نے کہا کہ ایک خدمت اور ہے اسے بھی انجام دو تب کہیں معاف کروں گا۔ وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے جس میں چار عیب ہیں' آنکھوں سے اندھی ہے' کانوں سے بہری ہے' ہاتھوں سے لُنجی ہے' اور پاؤں سے لنگڑی ہے اس عاجزہ کو نکاح میں قبول کرو اور بعد نکاح دو سال ہماری خدمت میں رہو تاکہ اس نکاح کے نتیجہ میں ایک فرزند کی صورت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں اس کے بعد جہاں جی چاہے چلے جانا۔ آپ نے اسے بھی قبول فرمایا جب نکاح کے بعد بیوی کا سامنا ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے تمام اعضاء صحیح و سالم ہیں اور اس کے حُسن و جمال کے سامنے چودھویں کا چاند بھی شرماتا ہے۔ آپ نے اس کو خلافِ حلیہ پا کر ساری رات کنارہ کشی اختیار کی۔ دوسرے دن صبح کو عبداللہ صومعی نے فراست سے سارا حال دریافت فرما کر ابوصلح کو کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کی صفات جو تم سے بیان کی تھیں وہ سب رمز و عین صحیح ہیں۔ نامحرم کے لیئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں خلاف حق بات سننے کے لیئے اس کے کان بہرے ہیں۔ کسی نا محرم کے لیئے اس کے ہاتھ لُنجے ہیں اور تمہارے حکم کے خلاف قدم اٹھانے کے لیئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں۔

اس توجیہ کو سن کر حضرت ابو صلح کے دل میں بیوی کی بڑی قدر و منزلت ہوئی اور وہ دونوں بخوشی رہنے لگے۔

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کی کنیت اُمُّ الخیر اور لقب اَمَۃُ الجبار اور نام فاطمہ تھا۔ آپ

Marfat.com

سیدنا عبداللہ صومعی کی دختر تھیں۔ ساٹھ سال کی عمر میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ آپ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

بشاراتِ ولادت

چمنستانِ اسلامی میں اس گُل کے کھلنے سے قبل ہی شور و غوغا مچ گیا ہوا تھا' اُفقِ عالم پر کرنیں چمکنے سے پہلے ہی اس آفتابِ ولایت کے طلوع ہونے کا شہرہ ہو گیا تھا۔ سینکڑوں بیمارانِ قلب اس روحانی طبیب اور اس مسیحا کی آمد کی خبر سن کر اپنے بے قرار دلوں کو تسکین دے رہے تھے۔ لاکھوں پروانے اس شمع کے روشن ہونے کی اطلاع پا کر اس پر فدا ہوئے اور مرنے کے لیئے تیار تھے۔ یوں تو بہت سے اولیائے کرام نے آپ کے آنے کے بارے میں بشارتیں دی تھیں لیکن چند ایک درج ذیل ہیں۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ علی رحمۃ اللہ کا کشف

امام یعقوب ہمدانیؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے شیخ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ کی ولادت سے چند سال بیشتر شیخُ المشائخ ابو عبداللہ علی رحمۃ اللہ نے فرمایا تھا کہ عنقریب زمین عراق میں ایک بزرگ ظاہر ہونگے ان کا نام عبدالقادر ہو گا۔ وہ تمام اولیاء اللہ کے سرتاج ہونگے۔

حضرت شیخ ابوبکر جرار رحمۃ اللہ کا فرمان

شیخ ابو محمد بطاحیؒ کہتے ہیں کہ حضرت غوثُ الثقلین کی ولادت سے پہلے حضرت شیخ ابوبکر جرار رحمۃ اللہ علیہ نے ماہِ رمضانُ المبارک ۴۴۱ھ میں ایک مجلس کے درمیان فرمایا کہ لوگو! عنقریب عراق میں ایک ولی پیدا ہو گا جس کا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہو گا وہ بامرِ الٰہی فرمائے گا کہ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

یعنی میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

سیدُ المشائخ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہ کا مکاشفہ

شیخ موسیٰ سہروردی مکاشفاتِ اولیاء میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت سیدُ المشائخ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہ حالتِ مکاشفہ میں تھے کہ آپ نے فرمایا:

قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ

یعنی اس کا قدم میری گردن پر ہو اس کا قدم میری گردن پر ہو۔ پھر سر جُھکا لیا جب حالتِ استغراق سے فارغ ہوئے تو خُدّام نے اس کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا کہ حالتِ مکاشفہ میں مجھ پر ظاہر ہوا کہ پانچویں صدی کے آخر میں ایک بزرگ پیدا ہوں گے جن کا نام عبدالقادر اور لقب محیُ الدّین ہو گا۔ ان کا مولد گیلان ہو گا اور مسکن بغداد ہو گا۔ وہ با مرِالٰہی کہیں گے: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

اس مکاشفہ پر مجھے خیال پیدا ہوا کیوں نہ اس عارفِ اعظم کا قدم میری گردن پر ہو چنانچہ یہ خیال پیدا ہوتے ہی بے اختیار میری زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ "اس کا قدم میری گردن پر ہو۔" (مخزنُ القدریہ صفحہ ۲)

ولادت

کسی مست کے آنے کی آرزو ہے
کہ ساقی لیئے مشک و بُو ہے

آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی کہ آپ پشتِ پدر سے رحمِ مادر میں داخل ہوئے۔ اطباء کے نزدیک اس عمر میں اولاد کا ہونا محال اور غیر ممکن ہے لیکن یہ بھی آپ کی کرامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

تاریخِ ولادت

یعنی ۴۷۱ھ یکم رمضان المبارک بوقت شب عالمِ قدس سے عالمِ امکان میں تشریف

Marfat.com

فرما ہوئے۔

غوثِ دیں بحرِ کرامت کے گھر پیدا ہوئے
واہ کیا چرخِ نبوت پر قمر پیدا ہوئے

حُسنِ یوسف، خلقِ احمد اور شجاعتِ حیدری
وصف تھے سو ان میں سَر بَسر پیدا ہوئے

واقعات اثنائے ولادت

آپ کی ولادت کے وقت بہت سے واقعات ظہور میں آئے:

پہلا واقعہ: پہلا واقعہ ولادت کی شب پیش آیا کہ آپ کے والد ماجد ابو صالحؒ نے خواب میں دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام و اولیاءِ عظام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ

یَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاکَ اللّٰہُ رَبُّنَا وَلَدًا صَالِحًا وَ ھُوَ وَلَدِیْ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی شَانُہٗ وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ عَالٍ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَ قْطَابِ

ترجمہ: اے ابو صالح! تجھے اللہ تعالیٰ صالح فرزند عطا فرمائے گا وہ بمنزلہ میرے بیٹے کے ہیں اور وہ میرے اور اللہ عزو جل کے محبوب ہیں۔ اولیاء اور اقطاب میں اس کا مرتبہ بلند ہے۔

؎ شہرہ کسی کے حُسن کا نزدیک و دور تھا
روحِ رواں یہاں تو وہاں اشکِ حور تھا

(مناقبِ غوثیہ، سیرت غوثِ اعظم صفحہ ۳۴)

دوسرا واقعہ: دوسرا واقعہ حقیقت میں حیرت انگیز ہے، وہ یہ کہ آپ کی ولادت کی شب تمام صوبہ گیلان میں ایک بھی لڑکی پیدا نہیں ہوئی سب کے سب لڑکے ہی پیدا ہوئے جن کی تعداد ایک ہزار ایک سو کے قریب تھی۔ پھر لطف کی بات یہ

Marfat.com

ہے کہ جتنے لڑکے اس شب پیدا ہوئے سب کے سب ولی کامل نکلے یہ آپ کی ولادت کی برکت تھی۔
(بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۹، اذکار الابرار صفحہ ۳۳، ترتیب اناظر صفحہ ۱۸)

واقعات بعد ولادت

ولادت کے بعد بھی بہت سے حیران کن واقعات پیش آئے۔

پہلا واقعہ: ولادت کے بعد سب سے پہلا واقعہ یہ پیش آیا جیسا کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میرے ہاں عبدالقادر پیدا ہوئے تو رمضان المبارک شروع تھا۔ اس ماہِ مقدس میں یہ میری چھاتی سے کبھی دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ بادل کے سبب ہلالِ رمضان میں شبہ پڑ گیا، قرب و جوار کے چند آدمیوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ سیدہ کیا تم کو رویت ہلال کی کوئی صحیح اطلاع ملی ہے؟ میں نے کہا کہ آج میرے عبدالقادر نے دن کو دودھ نہیں پیا ہے۔ اس لیئے میں سمجھتی ہوں کہ آج رمضان شریف کی پہلی تاریخ ہے۔
کچھ عرصہ کے بعد معتبر شہادتوں سے تصدیق ہو گئی کہ ہلالِ رمضان نظر آگیا ہے۔ پھر تو یہ بات شہر کے اکناف و اطراف میں مشہور ہو گئی کہ ساداتِ مشرق میں ایک مبارک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔
(سیرتِ غوث اعظم از مولانا محمد داؤد فاروقی صفحہ ۶۰)

رویائے صادقہ اور وعظ کی ابتداء

تعلیم مکمل کرنے کے بعد دل میں شوق تھا کہ لوگوں کو تبلیغ دین اور وعظ و نصیحت کروں۔ ابھی اس کا عزم کیا ہی تھا کہ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ سہ شبہ کے روز آپ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اے عبدالقادر! تم اللہ کی مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لیئے وعظ و نصیحت اور پند و موعظت کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے عرض کیا،

Marfat.com

حضور میں ایک عجمی شخص ہوں فصحائے عرب کے سامنے کس طرح زبان کھولوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا' اپنا منہ کھولو' میں نے کھولا حضور علیہ السلام نے سات بار لعاب دہن عبدالقادر کے منہ میں ڈالا اور فرمایا جاؤ تم وعظ و نصیحت کرو اور موعظہ حَسَنَہ سے لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔ چنانچہ نمازِ ظہر پڑھ کر آپ بیٹھے تو خِلقت آپ کے گرداگرد جمع ہو گئی آپ کچھ مرعوب سے ہو گئے۔ اس اثناء میں آپ نے شیرِ خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مجلس میں اپنے آگے کھڑا دیکھا۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے عبدالقادر! وعظ کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے کہا' ابا جان میں گھبرا گیا ہوں۔ فرمایا: اپنا منہ کھولو: آپ نے کھولا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا۔ آپ نے عرض کیا' سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا۔ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسِ ادب کیوجہ سے ایسا نہیں کرتا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ سے پوشیدہ ہو گئے۔

ہجومِ خلق

تھوڑے عرصہ کے بعد اطراف واکناف بغداد میں آپ کی بہت شہرت ہو گئی آپ کی مجلس وعظ میں اتنی کثرت سے لوگ آنے لگے کہ مدرسہ کی جگہ ان کے لئے ناکافی ہو گئی اور تنگی کیوجہ سے لوگ باہر سڑک پر بیٹھ کر وعظ سنتے۔

فائدہ

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو سب سے پہلے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض ملا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فیض حاصل ہوا۔
معلوم ہوتا ہے کہ جب تک اوپر سے روحانیت نہیں ملتی اور فیض حاصل نہیں ہوتا لوگوں کو فیض نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ولایت کا منبع حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ہے جس پر آپ کی ولایت کی مہر نہیں لگتی وہ ولی نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک اوپر سے فیض جاری نہیں ہوتا تو بات نہیں بنتی۔

Marfat.com

اس سلسلہ میں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت غوثِ اعظم کا ایک شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

پہلے لوگوں کا آفتاب تو غروب ہو گیا' لیکن ہمارا آفتاب ویسے ہی نصفُ النّہار پر ہے اور وہ کبھی غروب نہ ہو گا [1]

اس شعر کی شرح باحسنِ الوجوہ مجدّدِ الوُجُوہ مجدّد الفِ ثانی رحمۃُ اللہ نے اپنے مکاتیب میں کی ہے چونکہ اربابِ عقیدت کے لیئے اس کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اس لیئے بطورِ اختصار اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالٰی کی طرف لے جانے والے دو راستے ہیں ایک تو نبوت ہے جو انبیاءِ کرام اور ان کے اصحاب کے ساتھ متعلق ہے اور دوسرا قربِ ولایت یہ تمام اقطاب' اوتاد' ابدال' اور عام اولیاء اللہ اسی راستہ سے واصل ہوئے۔ راہِ سلوک سے مراد یہی راستہ ہے۔ اس راہ میں توسّل اور ذریعہ ثابت ہے اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور سرکردہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ عظیمُ الشّان مرتبہ انہیں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حَسَنَیْن رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں جس کسی کو اس راہ سے فیض پہنچتا ہے' انہیں کے وسیلہ سے پہنچتا ہے کیونکہ آپ اس راستہ کے آخری نقطہ ہیں اور اس مقام کا مرکز آپ ہی سے تعلق رکھتا ہے۔

---

[1] اعلٰی حضرت احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے اس کو یوں نظم کیا۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

Marfat.com

جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیمُ الشّان منصب ترتیب وار حضرات امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے سپرد ہوا اور ان کے بعد یہی منصبِ عالی ترتیب وار بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ متعلق ہوا۔ ان بزرگواروں کے وسیلہ سے اور ذریعہ سے ہی ہم تک پہنچتا رہا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے اقطاب و نجباء ہی کیوں نہ ہوئے ہوں حتیٰ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرَّہٗ تک نوبت آپہنچی۔ یہ عظیمُ الشّان منصب ان کے سپرد ہوا۔

مذکورہ بارہ اماموں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرَّہٗ کے درمیان کوئی اور شخص اس مرکز پر دکھائی نہیں دیکھتا۔ اس راستہ میں تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرَّہٗ ہی کے وسیلہ سے پہنچتے ہیں کیونکہ یہ مرکز شیخ قُدِّسَ سِرَّہٗ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا۔

فائدہ: مجدّد الفِ ثانی رحمہُ اللہ کی اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیض کا سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر آگے یہ سلسلہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے لے کر بارہ اماموں اور غوثِ اعظم رحمہ اللہ سے ہو کر آگے چلتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو ان سے محبت نہیں کرتا اسے فیض نہیں مل سکتا اور نہ ہی اس میں روحانیت آسکتی ہے اور نہ ہی وہ ولی بن سکتا ہے۔ ان سے محبت رکھنے والا روحانیت حاصل کر سکتا ہے اور جو ان سے بغض و عناد رکھے گا وہ کبھی بھی اللہ کی نظروں میں مقبول نہیں ہو سکتا جب تک ان کے ساتھ عقیدت و محبت نہیں رکھتا وہ روحانیت کی خوشبو تک نہیں پا سکتا۔

وصالِ پُر ملال

الغرض غوثِ اعظم رحمہُ اللہ نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ سال اپنے مولد و مسکن میں گزارے۔ نو سال بغداد شریف کے اندر علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل میں سر توڑ محنت کی پچیس سال عراق کے جنگلوں، بیابانوں اور ویران مقامات میں ریاضاتِ کاملہ اور مجاہداتِ شاقّہ اور منازلِ سلوک کے طے کیے اور پھر چالیس سال

Marfat.com

تک ارشاد و تلقین، اعلائے کلمۃ اللہ اور اصلاحِ خلق میں مصروف رہ کر گمراہانِ بادیۂ ضلالت کو ہدایت و حکمت کی راہ پر لائے جب آپ کی عمر اکانوے برس کے قریب ہوئی تو محبت ذاتِ الٰہی نے کشش فرمائی۔

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ آفتابِ غوثیت اسی دن غروب ہوا جس دن آفتابِ نبوت غروب ہوا تھا، سوموار کا دن حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام کے وصالِ پُر ملال کا دن تھا، اسی دن آپ نے گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ۹۱ سال کی عمر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا (سیرتِ غوث اعظم از محمد داؤد فاروقی صفحہ ۸۹)

مشہور ہے کہ وفات سے پہلے ہی آپ کو اپنے ارتحال کا پتہ چل گیا تھا جب آپ نے اپنے گھر والوں کو اپنے کوچ کرنے کی خبر دی تو یہ سنتے ہی سب پریشان ہو گئے۔

الغرض آپ کی طبیعت علیل ہو گئی۔ دو شنبہ گیارہ ربیع الثانی کو حضرت عزرائیل علیہ السلام بشکلِ اعرابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ایک نورانی مکتوب دکھایا جس میں لکھا تھا۔

یَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوْبِ
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

یہ خط مُحِبّ کی طرف سے محبوب کو پہنچے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ضروری ہے۔

وصال سے قبل حضرت نے غسل کیا اور نمازِ عشاء ادا کی اور دیر تک سر بسجود رہے۔ تمام گھر والوں اور ارادت مندوں کے لیئے دعا مانگی اور کئی مرتبہ پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دے۔ اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما۔ اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درگزر فرما۔ جب سجدے سے سر اٹھایا' تو غیب سے ایک ندا آئی۔

یَاأَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ إِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنّہ! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ سن کر آپ اپنے بستر پر دراز ہوئے اور آخری وقت مذکورہ کلمات اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔

فائدہ

اس سے معلوم ہوا کہ غوثِ اعظم رحمہ اللہ نے اپنے آخری وقت حضور علیہ السلام کی اُمّت کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش فرما' ان کی مغفرت فرما' ان سے درگزر فرما یعنی آپ کے دل میں مخلوق خدا اور حضور علیہ السلام کی اُمّت کا اتنا درد تھا کہ آپ آخری وقت بھی ان کے لئے دعا فرما رہے ہیں کہ یا اللہ! ان کی مغفرت فرما۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے مریدین کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ مرنے سے پہلے انہیں توبہ نصیب نہیں ہو گی۔ یعنی پہلے توبہ نصیب ہو گی اس کے بعد موت آئے گی۔

موازنۂ عقل و عشق

آج راڈار' ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے زمانے میں ان حقائق سے صرف وہی لوگ انکار کر سکتے ہیں جو روحانیت سے نا آشنا ہوں۔ دورِ حاضر کا سب سے بڑا

سائنس دان آئن شٹائن کہہ گیا ہے کہ میں نے دور بین کے ذریعے ایک ایسی کہکشاں کو تو دیکھ لیا جو زمین سے دو کروڑ نوری سال کے فاصلے پر ہے یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کر جاتی ہے' وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی۔ لیکن جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ سال بھی ہو جائے تو بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس جنہیں روحانیت میں کمال حاصل ہے یعنی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ وہ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ　اِلٰی　بِلَادِ　اللّٰهِ　جَمِیْعًا
کَخَرْدَلَةٍ　عَلٰی　حُکْمِ　اتِّصَالٖ

اللہ کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی پر ایک رائی کا دانہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو دنیا کا علم رکھتا ہے تو وہ دس لاکھ سال میں بھی اس کائنات کی سیر نہیں کر سکتا اور جسے روحانیت میں کمال حاصل ہے اس کے سامنے اللہ کے سارے شہر اس طرح ہیں جس طرح رائی کا دانہ ہتھیلی پر ہو۔

(زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۷)

معلوم ہوتا ہے جو روحانیت حاصل کر لیتے ہیں ان کی نظر ساری دنیا پر ہوتی ہے۔ ان کے لیئے قریب و بعید کوئی شئے نہیں ہے جیسے وہ قریب دیکھتے ہیں اسی طرح وہ بعید کو بھی دیکھتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں اور جو اللہ کے نور سے دیکھے ان کی نگاہ کا کیا کہنا۔ اسی لیئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

آج کے دور میں جو بھی روحانیت کا انکار کرتا ہے وہ احمق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان نیک بندوں کے طفیل ہماری مغفرت فرمائے (آمین)

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا روحانی مقام

خواجہ خواجگان سلطانُ الاولیاء حضرت خواجہ معینُ الدین چشتی سنجری آپ شائستہ روحِ رسول ہیں' نازش اولادِ بتول ہیں' گلشنِ اسلام کا پھول ہیں' غرض آپ آئینہ حسنِ قبول ہیں۔ معین آپ کا نام' خدمت آپ کا کام' توحید آپ کا پیغام' عشقِ رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم کا جام' فیض آپ کا عام' آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔

آپ روحانی پیشوا ہیں' عدم تشدد کے حامی ہیں' برائی کا بدلہ نیکی سے دینے والے ہیں' اخلاق کا مجسمہ ہیں' عشق و محبت کے پرستار ہیں' خلوص کے پیکر ہیں' انسانی حقوق کے حامی ہیں۔ اخوت' مساوات اور آزادی کے علم بردار ہیں اور عاشقوں کی آرزو ہیں' بے کسوں کے حامی اور مدد گار ہیں' مراد کو پورا کرنے والے' مخلوق کے عزیز ہیں' بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہیں۔ آپ خواجہ عثمان رحمہ اللہ کی آنکھ کے تارے ہیں' غوثِ پاک رحمہُ اللہ سے قرابت رکھنے والے ہیں اور روحانی پیشواؤں کی کہکشاں ہیں۔ ایک چمکدار ستارہ ہیں' سرور دین و دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

والد ماجد

حضرت خواجہ غریب نواز رحمہُ اللہ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاثُ الدینؒ ہے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں' آپ نے صرف علمِ ظاہری پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ باطنی علم پر بھی مکمل عبور حاصل کیا۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی اُمُّ الورع ہے۔ آپ کے نانا داؤد بن عبداللہ حنبلی تھے۔ لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ماہِ نور و خاص

Marfat.com

الملکہ ہے (مسالکُ السالکین جلد صفحہ ۲۷۱)

نسب نامہ پدری

آپ کا نسب نامہ پدری حسبِ ذیل ہے:

خواجہ معینُ الدینؒ بن خواجہ غیاثُ الدین بن خواجہ نجمُ الدین طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن سید امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت علی رضی اللہ عنہ

نسب نامہ مادری

آپ کا مادری نسب نامہ حسبِ ذیل ہے:

بی بی ام الورع الموسوم ماہ نور بی بی خاص الملکہ بنتِ سید داؤد بن حضرت عبداللہ حنبلی بن سید زاہد بن سید مورث بن سید داؤد بن سیدنا موسیٰ جون بن سیدنا عبداللہ مخفی بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بن سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ (مسالکُ السالکین جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)

ولادتِ شریف باسعادت

آپ کی ولادت دنیا کے لیئے باعث رحمت ہے آپ کی تشریف آوری نے دنیا کو انوارِ معرفت سے جگمگا دیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب معینُ الدین میرے شکم میں تھے تو میں بہترین خواب دیکھتی تھی کہ گھر میں خیر و برکت تھی، سب دشمن دوست ہو گئے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم میں روح ڈالی تو آپ کی والد محترمہ اکثر محسوس کرتی تھیں کہ نصف شب کے بعد ان کے شکم مبارک سے تسبیح و تہلیل کی آواز آ رہی ہے۔ یہ آواز سن کر ایک و جدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کا بیان ہے کہ سارا گھر انوارِ الٰہی سے روشن تھا۔

Marfat.com

آپ کی جائے ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے آپ سنجر میں پیدا ہوئے۔ بعض آپ کی جائے پیدائش بجستان بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے آپ سنجار نزد موصل پیدا ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجار جو اصفہان کے قریب ہے وہاں پیدا ہوئے لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی جائے پیدائش اصفہان ہے۔ آپ کی پرورش سنجار میں ہوئی جو سنجر کے نام سے مشہور ہے (سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۱' مرأۃ الانساب صفحہ ۱۴۰)

تاریخِ ولادت

آپ کی تاریخِ پیدائش کے بارے میں بھی کافی اختلاف ہے۔ بعض نے آپ کی تاریخِ پیدائش ۵۲۳ ہجری اور بعض نے ۵۲۷ ہجری لکھی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ آپ ۵۲۵ ہجری میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے اور زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ ۵۳۰ ہجری میں آپ اس دنیا میں تشریف لائے (اقتباسُ الانوار صفحہ ۱۱۴)

خطابات

آپ کے خاص خاص خطابات حسبِ ذیل ہیں۔ ہندالولی' عطائے رسول' خواجہ اجمیر' خواجہ بزرگ' غریب نواز' سلطانُ الہند' نائب رسول فِی الہند۔

القابات

خاص خاص القابات جس سے آپ کو پکارا جاتا ہے حسب ذیل ہیں۔

تاجُ المقربین و المحققین' سیدُ العابدین' تاجُ العاشقین' برھانُ الواصلین' آفتابِ جہاں' پناہ بے کساں' دلیلُ العارفین' مخزنِ معرفت' قدوۃُ الاولیاء' سلطانُ العارفین' قطبِ دوراں' معینُ الملت' وارثُ الانبیاءِ و المرسلین' امامِ شریعت و طریقت' مقتدائے اربابِ دین' پیشوائے اربابِ یقین' صاحبِ اسرار' مہبطِ انوار' برھانُ الاصفیاء' عالمِ علم ظاہری و باطنی' قدوۃُ السالکین' واقفِ رموز صوری و معنوی' معینُ الحق' محبِ اولیاءِ زمان' رہنمائے کاملین۔

ابتدائی زندگی

خواجہ غریب نوازؒ کا بچپن دوسرے بچوں کے بچپن کی طرح نہیں گزرا۔ بچپن میں آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر ایک برگزیدہ ہستی ہوں گے اور دنیا کے لیئے مصلح اور مفید ثابت ہوں گے۔ تقریبا تین چار سال کی عمر میں خواجہ غریب نوازؒ اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے یہاں بلاتے اور انکو کھانا کھلاتے۔

خواجہ غریب نوازؒ بچپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

ابتدائی تعلیم

خواجہ غریب نوازؒ بھی کم عمری میں ہی سایۂ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ ابھی آپ کی عمر پندرہ برس کی نہ ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی جانِ شیریں جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ یہ واقعہ ماہِ شعبان ۵۴۴ء کا ہے (سیرُ العارفین صفحہ ۵)

آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد خود ایک بڑے عالم تھے۔ آپ نے گھر میں انہیں سے تعلیم حاصل کی۔ نو سال کی عمر میں آپ نے قرآنِ شریف حفظ کیا بعد ازاں سنجر کے ایک مکتب میں آپ کا داخلہ ہوا وہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کافی علم حاصل کر لیا۔

زندگی میں کایا پلٹ

خواجہ غریب نوازؒ کو شروع ہی سے فقیروں، صوفیوں اور درویشوں کی صحبت کا بہت شوق تھا۔ آپ اولیاء اللہ کی صحبت سے بہت مسرور ہوتے تھے اور ان کی بہت عزت اور تعظیم کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم قندوزی سے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کایا پلٹ کا باعث ثابت ہوئی۔

۴۴ھ کا واقعہ ہے جب خواجہ غریب نوازؒ کی عمر کا پندرھواں سال چل رہا تھا،

Marfat.com

آپ حسبِ معمول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مجذُوب جن کا نام ابراہیم قندوزی تھا' بغیر کسی اطلاع کے باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ آپ خواجہ ابراہیم قندوزی کے ساتھ نہایت عمدہ اخلاق' عزت اور عجز و انکساری سے پیش آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کی خوب خاطر تواضع کی اور آپ کو انگور کا ایک خوشہ پیش کیا۔ خواجہ ابراہیمؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ آپ (خواجہ غریب نوازؒ) رہنما کی تلاش میں ہیں جو آپ کو حق تک پہنچا دے حضرت ابراہیم قندوزی نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی لوحِ پیشانی پڑھ لی تھی اور خوب سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑکا جو باغ کو پانی دے رہا ہے یہی لڑکا دنیا کے باغ کو پانی دے گا یعنی لوگوں کی روحانی پیاس بجھائے گا اور ہزاروں کو حیاتِ جاوداں کا ساغر پلائے گا جو اس کے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ عشقِ الٰہی میں مست و سرشار ہو جائے گا۔ ادھر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر تواضع کا حضرت ابراہیم قندوزی کے دل پر کافی اثر ہوا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خاطر مدارت سے متاثر ہو کر چاہا کہ وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کے واسطے کچھ کریں چنانچہ آپ نے کھل کا ایک ٹکڑا نکالا اور اس کو چبا کر خواجہ غریب نوازؒ کو دیا خواجہ غریب نوازؒ نے کھل کے اس ٹکرے کو کھا لیا۔ کھاتے ہی آپ نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ حجابات اٹھتے دکھائی دیئے' دنیا کی محبت سے دل یکسر خالی ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؒ قندوزی تو چلے گئے لیکن خواجہ غریب نوازؒ نے ایک نئی زندگی کی راہِ اختیار کی۔ آپ نے اپنا باغ فروخت کیا' اپنی پن چکی فروخت کی اور باغ اور پن چکی کی قیمت کا سارا پیسہ غرباء' فقراء اور مساکین میں تقسیم کروایا اور خود تلاشِ حق میں سفر اختیار فرمایا۔

تلاشِ حق

خواجہ غریب نوازؒ نے قرآنِ مجید کے مطابق "سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ" پر عمل کرتے ہوئے سفر شروع کیا۔ سب سے پہلے آپ خراسان میں تشریف فرما ہوئے۔

Marfat.com

اس کے بعد ۵۴۴ھ ہجری بمطابق ۱۱۵۰ء سے سمرقند و بخارا تشریف لے گئے۔ سمرقند اور بخارا میں آپ ۵۴۴ ہجری بمطابق ۱۱۵۰ء سے ۵۵۰ ہجری بمطابق ۱۱۵۵ء تک علوم ظاہری کی تکمیل میں مشغول رہے۔ اس زمانہ میں بغداد سمرقند اور بخارا اسلامی علوم و فنون کے مرکز تھے۔
(سیرُ العارفین صفحہ ۵' سیرُ الاقطاب صفحہ ۱۰۲' مسالکُ السالکین جلد دوم صفحہ ۲۷۱)

حضرت غوثِ پاک رحمہُ اللہ سے ملاقات

خواجہ غریب نوازؒ کی غوثِ پاک سے ملاقات کے متعلق مؤرخین اور تذکرہ نویسوں میں اختلاف ہے لیکن ان کی اکثریت کو اختلاف نہیں ہے اور نہ ہی شک و شبہ کی گنجائش ہے کہ غریب نوازؒ کی حضرت غوثِ پاک سے ۵۵۰ ہجری بمطابق ۱۱۵۵ء میں بغداد میں پہلی بار ملاقات ہوئی (سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۴)
غوثِؒ پاک نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھ کر فرمایا:
" یہ مرد مقتدائے روزگار ہے' بہت سے لوگ اس سے منزلِ مقصود کو پہنچیں گے۔
(سیرُالاقطاب صفحہ ۱۰۴' احسنُ السیر صفحہ ۱۳۴)
گفتگو کے دوران خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سن کر حضرت غوث پاک نے خواجہ غریب نواز سے فرمایا' " اے معینُ الدین! سرحدِ ہند پر ایک شیر بیٹھا ہے' اس سے ڈرنا" غوثِ پاک رحمہُ اللہ کا یہ کہنا حضرت شیخ علی ہجویری کی طرف اشارہ ہے جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں۔
(افاضاتِ حمید صفحہ ۱۳)

سفرِ حرمین شریفین

بغداد سے آپ حرمین شریفین کی طرف عازمِ سفر ہوئے۔ یہ سفر آپ نے ۵۵۱ ہجری بمطابق ۱۱۵۶ء میں کیا۔

ہارون

Marfat.com

پھر آپ ۵۵۲ ہجری بمطابق ۱۱۵۷ء میں ہارون پہنچے۔ ہارون (ہرون) میں آپ نے حضرت خواجہ عثمانؒ سے بیعتِ سلسلہ کی۔

بغداد

ہارون میں اڑھائی سال اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہردنیؒ کی خدمت میں رہ کر آپ ۵۵۵ ہجری بمطابق ۱۱۶۰ء میں بغداد میں رونق افروز ہوئے یہاں آپ نے حضرت شیخ ضیاءُ الدین ابونجیب عبدالقادر سہروردی کے پیرو مرشد حضرت شیخ شہابُ الدّین سہروردی سے ملاقات کی۔

سفرِ شام

بغداد شریف میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپ نے شام کی طرف ارادہ فرمایا اس سفر کی تفصیل خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شہر میں پہنچا جو شام کے نزدیک ہے یہاں پر ایک بزرگ احد محمد الواحد غزنوی ایک غار میں رہا کرتے تھے' بہت لاغر تھے' غار کے دہانے پر بیٹھے تھے۔ دو شیر ان کے سامنے کھڑے تھے۔ دعاگو (خواجہ غریب نوازؒ) شیروں کیوجہ سے نزدیک نہیں گیا جب اس بزرگ نے دیکھا' فرمایا: چلے آؤ ڈرو نہیں۔

کہنے لگے اگر کسی کو ضرر رسانی کا قصد نہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا شیر کیا چیز ہے کہ ان سے خوف کیا جائے جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔

پھر پوچھا' کہاں سے آنا ہوا؟

میں نے کہا' بغداد سے۔

کہنے لگے' خوب آئے لیکن یہ ضروری ہے کہ درویشوں کی خدمت کیا کرو' تاکہ بزرگ بن جاؤ۔

پھر فرمایا: خلقت سے عزلت گزیں ہو کر اس غار میں مقیم ہوں اور ایک چیز

Marfat.com

کے خوف سے روتے ہوئے تیس سال گزر گئے ہیں۔
میں نے دریافت کیا وہ کیا' چیز ہے؟
فرمایا: جب میں نماز پڑھتا ہوں تو دیکھ کر روتا ہوں کہ اس نماز کی کیا حقیقت ہے جو پڑھتا ہوں کیوں کہ اگر ذرہ بھر شرط نماز فوت ہو جائے تو میرا سب کیا کرایا بے کار جائے گا۔
پھر فرمایا' اے درویش! اگر نماز کا حق ادا کیا تو بڑا کام کیا ورنہ عمر غفلت میں گزاری۔

لاہور میں آمد

آپ نے روحانیت کی منازل طے کرنے کے لیئے بہت سفر کیے اور بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی۔ آپ زمان تشریف لے گئے۔ ہمدان' تبریز' استرآباد' بخارا اور پھر خرقان گئے۔ وہاں پر ابوالحسن خرقانی کے مزار پر حاضری دی اور باطنی فیوض و برکات حاصل کیے۔ خرقان سے سمرقند اور میمنہ گئے وہاں پر خواجہ ابوسعید ابوالخیر کے مزار پر انوار سے فیوض و برکات باطنی حاصل کیے۔ پھر چشت سے ہوتے ہوئے ہرات پہنچے پھر سبزہ زار افغانستان پہنچے پھر شادمان فورٹ سے ہوتے ہوئے آپ بتاریخ ۱۰ محرم ۵۶۱ ہجری بمطابق ۱۱۶۵ء ملتان تشریف لائے۔
ملتان سے آپ لاہور تشریف لائے۔ لاہور میں حضرت شیخ علی ہجویریؒ جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں' کے مزار پر اعتکاف فرمایا جس جگہ پر آپ نے اعتکاف فرمایا آج بھی وہ جگہ مرجع خاص و عام ہے۔ اور حجرۂ اعتکاف موجود ہے۔
چلتے وقت آپ نے حسب ذیل تاریخی شعر پڑھا۔

؎ گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
نا قصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

خواجہ غریب نواز کی داتا صاحب کے مزار پر حاضری دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا۔ حضرت علی ہجویری کے مزارِ مبارک

Marfat.com

پر حاضری کے بعد پھر آپ بغداد تشریف لے گئے۔

بیعت و خلافت

حضرت خواجہ غریب نوازؒ ۵۵۲ ہجری میں ہارون پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے خواجہ عثمانی ہارونی قُدِّسَ سِرَّہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی ڈھائی سال تک مرشد کی خدمت میں مصروفِ مجاہدہ رہے۔ آخر کار مرشد کی خدمت رنگ لائی اور صاحبِ اجازت ہوئے اور خرقۂ خلافت سے مستفید ہوئے۔

(مسالکُ السالکین جلد دوم صفحہ ۲۵۴)

شجرۂ بیعت

آپ کا شجرۂ بیعت پندرہ واسطوں سے امامُ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے شجرۂ بیعت حسبِ ذیل ہے۔

خواجہ معینُ الدین سنجریؒ و ھو مِن حضرت خواجہ عثمانی ہارونی چشتیؒ و ھو مِن حضرت حاجی شریف زندنی چشتیؒ، و ھو مِن حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ و ھو مِن حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ و ھو مِن خواجہ ابو محمد چشتیؒ و ھو مِن خواجہ ابدال چشتیؒ و ھو مِن حضرت خواجہ اسحاق شامی چشتیؒ حضرت خواجہ ممتاد علا دینوریؒ، شیخ امین الدین، حضرت شیخ سدید الدین، حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخیؒ، حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ، خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ، حضرت حسن بصریؒ و ھو مِن امام الاولیاء سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

(مسالکُ السالکین جلد دوم صفحہ ۲، ۱۹۷ سیرُالاقطاب)

خواجہ عثمان ہارونیؒ کا خواجہ غریب نوازؒ کی طلبِ محبت میں سفر
(۵۵۵ ہجری۔ ۵۵۹ ہجری)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو حضرت غریب نوازؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار مفارقت کی تاب نہ لا کر حضرت عثمان ہارونیؒ ہارون سے بغداد کے لئے

Marfat.com

روانہ ہوئے۔ آپ سفر طے کرتے ہوئے ایک مقام پر پہنچے' جو آتش پرستوں کا مسکن تھا یہاں ایک آتش کدہ تھا۔ اس آتش کدہ میں سو خروار (بیل گاڑی) لکڑیاں روزانہ ڈالی جاتی تھیں' یہاں آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی۔ حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے یہاں پہنچ کر آرام فرمایا اور ایک درخت کے سائے میں فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا تو مصلیٰ بچھا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ اپنے خادم فخر الدین سے فرمایا کہ آگ لا کر افطار کے لیئے روٹی تیار کرو۔

حسب حکم فخر الدین آتش کدہ پر آگ لینے گئے۔ آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا اور کہا:

"یہ ہمارا معبود ہے اور ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے۔"

فخر الدین ناکام واپس آئے اور سارا حال خواجہ عثمانؒ ہارونی کو سنایا کہ آپ نے تجدیدِ وضو کیا اور بنفسِ نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے دیکھا کہ ایک پیر مرد ایک چوبی تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس پیر مرد کا نام "مخشیا" تھا۔ ایک ہفت سالہ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ بہت سے آتش پرست اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آگ کی پرستش میں مشغول تھے۔

حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے اس پیر مرد کو مخاطب کر کے فرمایا: "یہ آگ پوجنے سے کیا فائدہ؟ یہ حق تعالیٰ کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے جو تھوڑے سے پانی سے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس خالق کی پرستش کیوں نہیں کرتے جس کی یہ مخلوق ہے تاکہ کار آمد ہو۔"

اس بوڑھے مرد نے جواب دیا۔

"آگ ہمارے مذہب میں بہت بزرگ ہے اور ہمارے لیئے باعثِ نجات ہے۔"

حضرت نے یہ جواب سن کر فرمایا:

"تم اس کو بہت عرصے سے پوجتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو آؤ اس میں ہاتھ ڈالو اگر یہ باعثِ نجات ہے تو تمہیں جلنے سے نجات دے گی۔"

Marfat.com

اس بوڑھے آدمی نے جواب دیا:

"جلانا آگ کی خاصیت ہے، کس کی مجال جو اس میں ہاتھ ڈالے اور سلامت رہے۔"

حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی نے فرمایا۔ "یہ حکم خالق کے تابع ہے، کیا مجال جو بغیر حکمِ ربانی ایک بال بھی جلائے" یہ فرما کر خواجہ عثمانؒ ہارونی نے اس لڑکے کو پیر مرد سے لے لیا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ پڑھ کر اس لڑکے کے ہمراہ آتش کدہ میں داخل ہو گئے۔ آتش کدہ والے سخت حیران و پریشان ہوئے اور آہ و فغاں کرنے لگے۔

حضرت چار ساعت آتش کدہ میں رہے۔ چار ساعت بعد اس لڑکے کے ہمراہ باہر تشریف لائے تو جسم مبارک اور لباس پر کوئی آگ کا اثر نہ تھا۔ وہ لڑکا بھی خوش و خرم تھا اس پر بھی آگ کا کوئی اثر نہ تھا۔

وہ اپنے لڑکے کو خنداں و شاداں دیکھ کر بہت خوش ہوا اس نے لڑکے سے دریافت کیا "تو نے آگ میں کیا دیکھا؟"

لڑکے نے جواب دیا "کہ میں شیخ کی بدولت وہاں باغ کی سیر کر رہا تھا۔ آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر وہ بڑے خوش ہوئے اور خلوص و صدق دل سے اسلام قبول کیا۔ آپ نے "مخشیا" کا نام عبداللہ اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا اور جہاں آتش کدہ تھا وہاں ایک بہترین مسجد تعمیر کروائی۔ (بہ روایت مسالکُ السّالکین)

بیعتِ تقرب ۱۱۶۶ء (مطابق ۵۶۲ھ)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافت طے کرتے ہوئے اور پیغامِ حق پہنچاتے اور رشد و ہدایت کرتے ہوئے بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے بغداد میں تشریف فرما ہونے کے بعد ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے اور پیر و مرشد کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعتِ تقرب یا بیعتِ ثانی سے مشرف ہوئے۔

اس بیعت کی تفصیل حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

"مسلمانوں کا یہ دعاگو معین الدین سنجریؒ" بمقام بغداد شریف خواجہ جنیدؒ کی مسجد میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے مشرف ہوا اس وقت مشائخِ کبار حاضرِ خدمت تھے' جب اس درویش نے جبینِ نیاز زمین پر رکھی تو پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا:

"دو رکعت نماز ادا کرو" میں نے ادا کی۔
پھر فرمایا۔ "قبلہ رو بیٹھ جاؤ۔" میں بیٹھ گیا۔
حکم دیا کہ "سورۃ بقرہ پڑھو۔" میں نے پڑھی۔
فرمان ہوا کہ "اکیس بار درود شریف پڑھو۔" میں نے پڑھا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا! آ تاکہ تجھے خدا تک پہنچا دوں۔

بعدازاں مقراض لے کر دعاگو کے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی اس درویش کے سر پر رکھی۔ گلیم خاص عطا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا "بیٹھ جاؤ" میں بیٹھ گیا۔ فرمایا: ہمارے خاندان میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے۔ تو آج رات مشغول رہ۔

یہ درویش بحکم محترم مشغول رہا۔
دوسرے دن جب حاضرِ خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا:
"بیٹھ جا اور ہزار بار سورۃِ اخلاص پڑھ" میں نے پڑھی۔ فرمایا "آسمان کی طرف دیکھ" میں نے دیکھا۔
استفسار فرمایا: "کہاں تک دیکھتا ہے؟"
عرض کیا: "عرشِ اعظم تک"
فرمایا: "زمین کی طرف دیکھ" میں نے دیکھا۔
دریافت فرمایا: "کہاں تک دیکھتا ہے۔"
عرض کیا: "تحت الثریٰ تک۔"
پھر فرمایا: "پھر ہزار بار سورۃِ اخلاص پڑھ" میں نے پڑھی۔

Marfat.com

پھر فرمایا: "پھر آسمان کی طرف دیکھ۔" میں نے دیکھا۔
پوچھا: "اب کہاں تک دیکھتا ہے۔"
عرض کیا: "حجابِ عظمت تک۔"
فرمایا: "آنکھیں بند کر" میں نے بند کر لیں۔
فرمایا: "آنکھیں کھول" میں نے کھولیں۔
پھر مجھے انگلیاں دکھا کر استفسار فرمایا! "کیا دیکھتا ہے؟"
میں نے عرض کیا: اسّی ہزار عالم دیکھتا ہوں۔
بعد ازاں سامنے رکھی ہوئی ایک اینٹ اٹھانے کے لیئے فرمایا۔ میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار بر آمد ہوئے۔
فرمایا: ان کو لے جا کر فقراء میں تقسیم کر۔" میں نے حکم کی تعمیل کی۔
بعد ازاں حاضرِ خدمت ہوا۔ ارشاد ہوا "چند روز ہماری صحبت میں رہو۔
عرض کیا: تابع فرمان ہوں۔"

(انیسُ الارواح از خواجہ معینُ الدین چشتیؒ، فارسی صفحہ ۲۔۳)

مرشد سے خرقۂ خلافت جانشینی پانا (۵۸۲ ہجری بمطابق ۱۱۸۶ء)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ کو اپنے پیرو مرشد سے انتہائی محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیرو مرشد کی جس طرح خدمت کی اس کی مثال کم ملتی ہے۔ بیس سال تک آپ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ سفرو سیاحت میں رہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں گزاری۔

اس دوران حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمہ تن ہمہ وقت اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ نے ایک لمحہ کے لیئے بھی اپنے نفس کو آسودگی نہ دی جہاں حضرت خواجہ عثمان ہرویؒ مسافرت فرماتے حضرت خواجہ غریب نوازؒ حضرتؒ کا جامۂ خواب اور توشۂ سفر سر پر لیئے ہم رکاب رہتے۔ حضرت خواجہ عثمان

Marfat.com

ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔

آخر کار حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیر و مرشد سے بغداد سے رخصت ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ۵۲ سال تھی۔ اس موقع پر حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے آپ کو خلافت جانشینی سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے تبرکات مصطفوی جو خواجگانِ چشت میں سلسلہ بسلسلہ چلے آ رہے تھے خواجہ غریب نوازؒ کو عطا فرمائے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو امین تبرکات' سجادہ نشین اور اپنا جانشین بنایا۔

(انیسُ الارواح صفحہ ۴ - ۳۲' اقتباسُ الانوار صفحہ ۱۱۴)

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اس کی تفصیل اس طرح فرماتے ہیں:

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا کہ اے خواجہ معینُ الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لیئے کیا ہے۔ تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے گوش ہوش میں اپنے مرشد کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرہ میں ان کو لکھے اور انجام کو پہنچائے تاکہ کل قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔"

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک جو مرشد کے سامنے رکھا تھا دعاگو کو عطا فرمایا۔ بعدازاں خرقہ' نعلین چوبیں اور جائے نماز بھی عنایت فرما کر سرفراز کیا پھر ارشاد فرمایا:

یہ تبرکات ہمارے طریقت قُدِّسَ سِرَّہٗ کی یادگار ہیں جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تجھے دیئے ہیں ان کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا جس کو مرد پانا اس کو ہماری یہ یادگار دینا" خلق سے طمع نہ رکھنا' آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔"

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد فرما کر پیر و مرشد نے مجھے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور سر و چشم کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا " تجھ کو خدا کے سپرد کیا۔"

Marfat.com

پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے' دعاگو رخصت ہوا۔
(معینُ الہند از ڈاکٹر ظہور الحسن شاہ صفحہ ۴۸)

یہ چند سطور جو میں نے تحریر کی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا اور بے شمار مزارات پر حاضری دی اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے حتیٰ کہ مرشدِ پاک خواجہ عثمان ہارونیؒ کی بہت زیادہ خدمت کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔

یہاں روحانی منازل طے کرنے سے مراد یہ ہے حضرت خواجہ معینُ الدّین نے مدینہ منورہ میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے درِ اقدس پر حاضری دی اور وہاں سے بھی روحانی فیض حاصل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اجمیر جانے کے لیئے فرمایا تو معینُ الدین نے عرض کیا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اجمیر دیکھا ہی نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عالمِ خواب میں انہیں اجمیر دکھا دیا اور بعد میں ایک انار عطا فرمایا۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فیض تو اوپر سے ملتا ہے جن کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت نہیں ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت نہیں ہے اور اولیاء سے محبت نہیں ہے۔ وہ نہ تو ولی بن سکتے ہیں اور نہ ہی وہ روحانیت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض اس تک نہیں پہنچتا اس بات کو حضرت مجدد الفِ ثانی نے اپنے مکتوبات میں درج فرمایا ہے۔

آپ کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت تھی اور روحانیت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی' آپ روحانیت کے درجۂ کمال پر فائز تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اور روحانیت

شیخ عمر شہاب الدین ابو حفصؒ ۵۳۹ ھجری مطابق ۱۱۳۴ عیسوی زنجان کے معروف قصبے سہرورد میں پیدا ہوئے۔ (ایک روایت ہے کہ آپؒ کی ولادت بغداد میں ہوئی۔) حضرتؒ کے بزرگوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ زنجان آذر بائیجان کے ایک ضلع کا نام ہے جہاں سے دو معروف بزرگ ترک وطن کر کے لاہور تشریف لائے اور یہیں آسودہ ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی حضرت حسین زنجانیؒ اور ان کے قریبی عزیز صدر دیوان حضرت یعقوب زنجانیؒ ہیں۔ شیخ عمر شہاب الدین ابو حفصؒ کا سلسلہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ کم عمری ہی میں تعلیم کے لئے سہرورد سے بغداد تشریف لائے اور یہاں اپنے محترم چچا شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کی نگرانی میں نامور اساتذہ سے دینی علم کی تکمیل فرمائی۔ آپؒ نے طریقت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل کیا۔ خرقہ خلافت آپؒ کو اپنے محترم چچا حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ نے عطا فرمایا جنہوں نے سہروردیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔ ظاہری اور باطنی علم میں کمال کی بناء پر حضرت شیخ عمر شہاب الدین نے شیخ الشیوخ، شیخ الاسلام، امام السالکین اور قدوۃ المشائخ کا لقب پایا۔ حضرت شیخ الشیوخ ؒ اور آپؒ کے محترم چچا حضرت ابوالنجیب سہروردیؒ کی وجہ سے سہرورد نامی قصبہ ساری دنیا میں مشہور ہوا۔

حضرت شیخ النجیب سہروردیؒ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کمال عقیدت رکھتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلسوں میں شریک ہوا کرتے تھے۔ حضرت شیخ الشیوخ ؒ ابھی نوجوان تھے کہ حضرت ابوالنجیب سہروردی آپؒ کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے تو آپؒ نے ان سے پوچھا کہ علم کلام میں کون سی کتابیں مطالعہ کیں اور یہ فرما کر حضرت شیخ الشیوخ ؒ سینے پر دست مبارک پھیرا۔ اسی لمحے علم کلام کے تمام مباحث اور کتابوں کے نام تک حضرت

Marfat.com

شیخ الشیوخ ؒ کے ذہن میں محو ہو گئے۔ پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے سینے سے علم کلام کو محو کر دیا ہے اور اس کے عوض معروفت حق کے علم سے تمہارے سینے کو معمور کر دیا ہے۔ اس کے بعد سے حضرت شیخ الشیوخ ؒ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے اور آپؒ نے بہت کچھ روحانی فیوض حاصل فرمائے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپؒ سے بڑی محبت تھی۔ چنانچہ آپؒ سے فرمایا کرتے تھے "اے عمر، تم عراق کے آخری مشہور انسان ہوا"۔

اپنے محترم چچا حضرت ابوالخبیب سہروردیؒ اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ حضرت شیخ الشیوخ ؒ نے بہت سے مشائخ سے علم اور فیض حاصل کیا۔

<u>بغداد کی روحانی سیادت</u>: ۵۶۲ ھجری میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا اور بغداد کی روحانی سیادت پر حضرت شیخ الشیوخ ؒ کے چچا حضرت ابوالخبیب سہروردیؒ فائز ہوئے۔ ایک سال بعد آپؒ نے دنیا سے پردہ فرمایا اور بغداد کی روحانی سیادت حضرت شیخ الشیوخ ؒ کو عطا ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا سہروردیہ سلسلے کی بنا حضرت ابوالخبیب سہروردیؒ نے ڈالی تھی۔ شجرے سے جو مستند ذریعوں سے نقل ہوا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شیخ الشیوخ ؒ کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض طریقت حاصل تھا ورنہ حضرت شیخ الشیوخ ؒ کا سلسلہ بھی قادری کہلاتا۔ حضرت ابوالخبیب سہروردیؒ کے وصال کے بعد حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی آپؒ کے جانشین اور مسند فقر پر رونق افروز ہوئے اور آپؒ کے دور میں سلسلہ سہروردیہ کو بے حد وسعت اور شہرت حاصل ہوئی۔ لاکھوں بندگان خدا کو حضرت سے فیض پہنچا۔ بے شمار مشائخ اور علماء حضرتؒ کے عقیدت مند تھے۔ ان کی بھاری تعداد آپؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی۔ دنیائے اسلام کا کون سا ملک تھا جہاں سے لوگ آپؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے ہوں۔

<u>حضرت شیخ الشیوخ ؒ کے چند ہم عصر</u>: نامور صوفی بزرگ حضرت شیخ الشیوخؒ کے زمانے میں ہوئے۔ ان میں محی الدین ابن عربیؒ شامل ہیں جنہوں نے وحدت الوجود

کا مفصل فلسفہ پیش کیا۔ ان کا لقب شیخ اکبر ہے۔ ان کے علاوہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، سلسلہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ حضرت عبدالخالق غجدوانی کے نامور خلیفہ خواجہ عارف ریوگریؒ اور ان کے علاوہ معروف صوفی بزرگ خواجہ نجم الدین کبریٰؒ بھی اسی دور کے ہیں۔ آخر الذکر دونوں اصحاب وسط ایشیا کے ہیں۔ غرض اسلامی دنیا کا یہ وہ دور تھا جب آسمان معرفت ان ستاروں سے جگمگا رہا تھا اور ان کی روشنی آج تک موجود ہے۔

مسلک: حضرت شیخ الشیوخؒ شافعی مسلک رکھتے تھے اور حضرت جنید بغدادی کے مکتبہ فکر سے متاثر تھے۔ عظیم صوفی ہونے کے ساتھ عظیم فقیہہ بھی تھے۔ چنانچہ آپؒ کے فتاویٰ تحریری طور پر موجود ہیں۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کا تصوف شریعت وطریقت کا امتزاج ہے۔ آپؒ کا موقف ہے کہ وہ تو طریقت کو شیعت سے جدا کیا جا سکتا ہے اور نہ شریعت کے تقاضے اس طریقت پر کاربند ہوئے بغیر پورے ہو سکتے ہیں۔ آپؒ کے طریقہ تصوف کے چند نکات یہ ہیں: شریعت کا بھرپور اتباع، فرائض کی کامل ادائیگی، سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل، تزکیہ نفس اور توجہ الی اللہ میں وقت صرف کرنا اور اس مقصد کے لئے اوراد و وظائف میں مشغول رہنا۔ مراقبہ ومشاہدہ میں استغراق لیکن اس حد تک کہ شریعت کے کسی حکم سے ذرہ برابر بھی تجاوز نہ ہو۔

کرامت: عباسی خلفاء حضرت شیخ الشیوخؒ کا بے حد احترام کرتے تھے چنانچہ خلیفہ ناصر الدین اللہ احمد عباسی کی طرف سے آپؒ کئی بار سفارت لے کر اسلامی ملکوں میں گئے۔ وسط ایشیا کا حکمران خوارزم شاہ بغداد پر حملہ کرنے کے لئے بڑا لشکر لے کر چلا تھا۔ حضرت شیخ الشیوخؒ اس کے پاس سفارت لے کر گئے اور اسے اس ارادے سے باز رکھنا چاہا۔ حضرتؒ نے اسے نصیحتیں فرمائیں مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔ وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ بغیر موسم کے اس کے لشکر پر بیس روز تک مسلسل اور سخت ژالہ باری ہوئی۔ چنانچہ اسے ناکام واپس جانا پڑا۔

خلفاء: حضرت شیخ الشیوخؒ کی ذات گرامی ساری دنیا کے مشائخ کے لئے ملجا و ماویٰ تھی۔ آپؒ نے کئی مریدوں کو دولت خلافت عطا فرمائی ان میں شیخ نجیب الدین علی بزغشؒ جن کے ذریعے عجم میں سلسلہ سہروردیہ کی بڑی اشاعت ہوئی، شیخ نور

Marfat.com

الدین مبارک غزنویؒ جن کی ذات سے شمالی ہندوستان میں یہ سلسلہ پھیلا' شیخ ضیاء الدین رومیؒ شیخ محمد یحییٰؒ ' شیخ جلال الدین تبریزیؒ جن کے ذریعے بنگال میں یہ سلسلہ پھیلا۔ شیخ حمید الدین ناگوری' شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ اور غوث بہاء الحق زکریا ملتانیؒ جیسے عظیم اور یکتائے زمانہ انسان تھے۔

سعدی شیرازیؒ نے دو اشعار میں اپنے مرشدؒ کے یہ دو بنیادی نکات بیان کئے ہیں:

(ترجمہ) مجھے پیر دانا مرشد شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے دریائے دجلہ کے کنارے یہ دو نصیحتیں فرمائیں:

۱۔ ایک یہ کہ اپنے آپ پر خود بیں (متکبر) نہ ہو اور

۲۔ دوسری یہ کہ غیر پر بد میں نہ ہو یعنی نہ تو کسی کی عیب جوئی کرو اور نہ کسی کے بدخواہ ہو۔

حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانیؒ حضرت شیخ الشیوخؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بیعت کے سترہ روز بعد حضرتؒ نے انہیں خرقہ خلافت عطا فرما دیا۔ ہر چند بعض مریدوں نے شکایت کی کہ ہم اتنے سال سے خدمت کر رہے ہیں اور ایک ہندوستانی آیا تو چند روز میں آپؒ نے انہیں خلافت دے دی۔ حضرتؒ نے اس کے جاب میں فرمایا کہ "تم گیلی لکڑیاں لائے تھے تو گیلی لکڑیاں کیسے آگ پکڑیں۔ لیکن زکریاؒ خشک اور سوکھی لکڑیاں لایا تھا ایک پھونک میں سلگ اٹھیں"۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور غوث بہاء الحقؒ ہم عصر تھے اور دونوں میں بڑی محبت تھی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے حضرت غوث بہاء الحقؒ کو خط لکھا تو سوچا کہ خطاب کیا لکھا جائے۔ لوح محفوظ کی طرف دیکھا تو وہاں حضرتؒ کے نام کے ساتھ شیخ الاسلام ضرور فرماتے۔ معروف چشتی بزرگ حضرت سید محمد حسینی خواجہ گیسو درازؒ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ سہروردیؒ اور انکے متبعین بزرگ واصل اور عارف ہوئے ہیں۔ حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانیؒ خلافت پانے کے بعد حضرت شیخ الشیوخؒ ہی کے حکم پر ملتان آئے کہ برصغیر میں سہروردیہ سلسلے کی اشاعت کریں۔ خلفاء کے مختصر حالات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جن بزرگ کے خلفاء میں غوث بہاء الحق زکریا ملتانیؒ اور سعدی شیرازیؒ جیسے عظیم انسان ہوں وہ خود کس پائے کے ہوں گے۔

Marfat.com

وصال: حضرت شیخ الشیوخؒ ظاہری تجمل اور عزت کے باوجود فقر و تنگ دستی کی زندگی بسر فرمایا کرتے تھے اور دنیاوی مال و متاع قبول نہ فرماتے تھے۔ ترانوے سال کی عمر پائی۔ ۶۳۲ ھجری مطابق ۱۲۳۴ عیسوی میں دنیا سے پردہ فرمایا۔ وصال کے وقت تجہیز تکفین کے لئے بھی ضروری رقم پاس نہ تھی۔

عوارف المعارف: حضرت شیخ الشیوخؒ کی کئی تصانیف ہیں جن میں عوارف المعارف سب سے زیادہ مشہور اور مقبول ہوئی۔ یہ تصوف پر ایک بنیادی کتاب مانی جاتی ہے۔ یہ کتاب حضرت شیخ الشیوخؒ نے مکہ معظمہ میں مرتب فرمائی۔ جب اس تصنیف کے سلسلے میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کے حل کے لئے آپؒ اللہ تعالیٰ سے رجوع فرماتے اور بیت اللہ کا طواف فرماتے۔ وہ مشکل فوراً دور ہو جاتی اور امر حق آپؒ پر واضح ہو جاتا۔ عوارف المعارف عربی میں ہے اور دنیائے عرب کے اہل تصوف کے لئے لکھی گئی (حضرتؒ کی مادری زبان فارسی تھی)۔ دل نشینی اور تاثر میں بے مثال ہے۔ بیان صداقت سے بھرپور ہے اس لئے اُن کی ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ ایک خصوصیت اس کتاب کی یہ ہے کہ اس میں حضرت شیخ الشیوخؒ نے درگاہی نظام کے اصول اور آداب بیان فرمائے ہیں اور آپؒ پہلے بزرگ اور صاحب طریقت ہیں جنہوں نے خانقاہوں کے لئے ایک باقاعدہ نظام مرتب فرمایا اور اس کے آداب واضح کئے۔ سلسلہ سہروردیہ کے علاوہ دوسرے سلسلوں کے ماننے والے بھی اسی خانقاہی نظام پر عمل پیرا ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیسری صدی ہجری سے صوفیوں کی درگاہیں وجود میں آ گئی تھیں۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کے وضع کردہ نظام پر عمل سے انسانی زندگی قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ عوارف المعارف تصوف کے موضوع پر ایک ضخیم عامانہ کتاب ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس دور کے معروف صوفی بزرگ شیخ نجم الدین کبریٰ کے اس قول سے ہو سکتا ہے کہ جس نے اس کتاب کو نہیں پڑھا وہ صوفی نہیں ہو سکتا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اپنے خاص مریدین اور خلفاء کو عوارف المعارف کا درس دیا کرتے تھے بلکہ ایک روایت کے مطابق اس پر حاشیہ بھی لکھا تھا۔ چشتی سلسلے کے نامور بزرگ خواجہ گیسودرازؒ نے اس کتاب کی شرح لکھی۔ عربی فارسی اور ترکی زبانوں میں اس کی

Marfat.com

متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب اردو میں ترجمہ ہو چکی ہے۔
اس عظیم تصنیف کے چند جملے مختصراً پیش کیئے جاتے ہیں۔

☆ جب عہد رسالت اور انقطاع وحی کو لمبی مدت گزر گئی' لوگ مختلف الآ راء ہو گئے' لوگوں کے راستے الگ الگ ہو گئے' ہر صاحب الرائے خود رائے ہو گیا۔ اس طرفہ خیالی اور آزادروی کا نتیجہ یہ نکلا کہ نفسانی خواہشات نے علمی فضا کو مکدر کر دیا۔ پرہیزگاروں کی بنیادیں ہل گئیں۔ زاہدوں کے ارادے متزلزل ہو گئے' جہالتوں نے غلبہ پالیا عادتیں بگڑ گئیں' ارباب دنیا خرافات میں گھر گئے اور خطا کاریوں میں مبتلا ہو گئے' لوگ صالح اعمال چھوڑ بیٹھے اور بد اعمالیوں میں مبتلا ہو گئے..........غرض یہ سب دنیا اور دنیا کی محبت میں پھنس کر رہ گئے۔ ایسے ناشائستہ اور غیر صالح ماحول میں کچھ حضرات گوشہ نشین ہو گئے اور ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چنانچہ ان کے نیک اعمال کے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ اس ریاضت کے باعث ان میں صفائے فہم پیدا ہوئی اور وہ علوم الٰہیہ قبول کرنے کے لائق ہو گئے اور اس طرح ان کو ظاہری زبان کے ساتھ باطنی زبان اور حاصل کردہ عرفان سے ایک اور نیا عرفان حاصل ہوا۔ وہ ایمان ظاہری کے ساتھ ایمان باطنی سے بھی بہرہ ور ہو گئے۔ ان علوم نے انہیں نئے علوم سے واقف کرایا اور انہوں نے ان نئے علوم کے لئے اصطلاحات وضع کیں جو ان کے خیالات کی ترجمانی کر سکیں اور ان کے وجدان اور باطنی کیفیات کو ظاہر کر سکیں۔ انہی اصطلاحات اور نئے علوم کو تعلیمات تصوف یا تصوف کہا جانے لگا۔ ان (حضرات) سے دوسروں نے اس کی تعلیمات حاصل کرنی شروع کیں اور یوں یہ سلسلہ جاری ہو گیا یہاں تک کہ بعد کے زمانے میں اس نے ایک باقاعدہ علم اور رسوم کی شکل اختیار کر لی اور اس وقت یہ لفظ صوفی بھی ان میں رائج ہو گیا (اور) یہ حضرات خود بھی صوفی کہلانے لگے۔

☆ حضرات صوفیہ کے طریقہ کار کا آغاز ایمان سے ہوتا ہے ایمان کے بعد علم کا درجہ ہے اور آخر میں وجدان اور ذوق کا۔

☆ قلندریہ سے مراد ایسے گروہ سے ہے جن کے دلوں پر خوش دلی چھائی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ آداب مجلس سے بے گانہ ہوگئے، ہر وقت ترنگ میں رہتے ہیں، خوش دلی کے میدان میں پھرنے کے باعث روزہ نماز سے غافل ہوتے ہیں۔ بس وہ اسی مسرت اور خوش دلی کو کافی سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو ہے۔ انہیں نہ مال و دولت کی پروا ہے اور نہ زاہدوں کی طرح زہد و اتقا کی طرف مائل ہیں۔

☆ درویش کے لئے بہتر ہے کہ جب وہ اپنے نفس سے کسی چیز کا مطالبہ کرے تو صبر جمیل کا مطالبہ کرے۔ مخلص انسان کا نفس اس کا کہنا مان لیتا ہے۔ (اگر صبر جمیل چاہے گا تو اسے میسر آجائے گا)۔

☆ اگر بندے کے معاملات اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہوں اور وہ اپنی خواہشات کو رضائے الٰہی میں فنا کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دنیا کے غموں کو دور کردیتا ہے اور اس کے قلب کو غنی بنادیتا ہے۔ حق تعالیٰ جب کسی کو کامل خدارسیدہ شخص کی خدمت میں لگادیتا ہے تو یہ ایک بہت ہی خوشگوار نعمت ہوتی ہے۔

☆ درویش کے لئے تجرد کی زندگی مفید ہوتی ہے...... اس کے برعکس اگر وہ ازدواجی زندگی کے جھمیلوں میں رفتار ہے تو اس کے روحانی عزم میں بلندی کے بجائے پستی آجاتی ہے۔

☆ حقیقت یہ ہے کہ صوفی ہر وقت نفس کشی میں مصروف رہتا ہے۔

شجرہ طریقت: شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدینؒ حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ، حضرت شیخ قاضی وجیہہ الدینؒ حضرت شیخ ابو محمد عمویہؒ، حضرت خواجہ شیخ احمد اسود دینوریؒ، حضرت خواجہ ممشاد دینوریؒ، سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ حضرت شیخ الشیوخ "سری سقطیؒ" حضرت شیخ ابو محفوظ خواجہ معروف کرخیؒ حضرت شیخ خواجہ ابو داؤد طائی، حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمیؒ، پیر التابعین حضرت شیخ حسن بصریؒ، امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبندؒ اور تصوف

عظیم صوفی بزرگ اور طریقت کے امام حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبندؒ کی ولادت باسعادت بخارا کی نواحی بستی کوشک ہندوؤں میں ۴ محرم الحرام ۷۱۸ ہجری (مطابق ۱۳۱۸ عیسوی) میں ہوئی۔ ایک روایت میں سن ولادت ۷۲۱ ہجری لکھا ہے۔ حضرت خواجہ سادات عظام سے تھے۔ سلسلہ نسب امام حسن عسکریؒ سے ملتا ہے۔ (ایک روایت میں آپؒ کو نسلاً تاجک لکھا ہے) معروف نقشبندی بزرگ حضرت بابا محمد سماسیؒ نے پیشن گوئی کی تھی کہ اس زمین سے ایک مرد قلندر کی خوشبو آتی ہے۔ قریب ہے کہ کوشک ہندوواں قصر عارفاں بن جائے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے جد امجد آپؒ کی پیدائش کے تین دن بعد آپؒ کو لے کر حضرت بابا محمد سماسیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے بچے کو دیکھ کر فرمایا یہ ہمارا فرزند ہے اور ہم نے اسے اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یہی وہ مرد ہے جس کی خوشبو ہمیں آیا کرتی تھی اور یہ اپنے وقت کا ہادی ہوگا۔ اس کے بعد حضرت بابا محمد سماسیؒ نے اپنے خلیفہ حضرت سید امیر کلالؒ کو ہدایت فرمائی کہ میرے اس فرزند کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ اپنی نوجوانی میں حضرت سید امیر کلالؒ کے مرید ہوئے۔ مرشد کی رہنمائی میں روحانی تربیت حاصل کی۔ یہ عرصہ سخت محنت اور ریاضت میں گزرا۔ مرشد کے حکم پر حضرت خواجہؒ نے علماء سے دینی علوم حاصل کئے۔ اس کے بعد مرشد نے آپ کو خلافت عطا کی۔ لیکن حضرت خواجہؒ نے اپنی روحانی تربیت جاری رکھی۔ لہٰذا اپنے مرشد کے خلیفہ شیخ عارف دیک کرانیؒ کے ہاں سات سال مقیم رہ کر ریاضت اور روحانی تربیت میں مصروف رہے۔ مرشد نے ان کو ہدایت کی تھی کہ جو جگہ تمہاری ہمت کے مطابق ملے اس کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کرنا۔ اس پر حضرت خواجہؒ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے ترک مشائخ سے حصہ ملے گا۔ ان کی ملاقات بخارا میں ایک درویش خلیل سے ہوئی۔ چند دن دونوں کا ساتھ رہا۔ حضرت خواجہؒ ان کی روحانی عظمت کے قائل ہوگئے تھے۔ اس کے بعد خلیل درویش چلے گئے۔ پھر یہ واقعہ پیش آیا کہ خلیل درویشؒ ماوراء النہر (یہ وسط ایشیا کا ایک علاقہ ہے) کے بادشاہ بن گئے۔ سلطان خلیل نے حضرت خواجہ نقشبندؒ کو اپنے پاس رکھا۔

حضرت خواجہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطنت کے دوران بھی ان کے بڑے کمالات دیکھے۔ مجھ پر بڑی مہربانی کرتے اور آداب خدمت کی تعلیم دیتے۔ یہ تعلیم مجھے اس راہ میں بھی بہت کام آئی۔ میں چھ سال ان کی خدمت میں رہا (درباری کے طور پر)۔ مجلس عام میں ان کی خدمت میں ہوتا۔ تنہائی میں ان کا محرم خاص ہوتا۔ ۷۴۷ھ ۱۳۴۷ء میں سلطان خلیل کی سلطنت جاتی رہی۔ والی ہرات نے ان کو قید کرلیا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ نقشبندؒ اپنے سابقہ انداز زندگی میں واپس آ گئے۔ حضرت خواجہؒ نے دو بار حج کیا اور اس کے بعد آخر عمر تک بخارا ہی میں رہے۔ حضرت امیر کلالؒ نے حضرت خواجہ نقشبند کو اپنا جانشین نامزد فرمایا تھا اور مریدوں کو ان کی پیروی کا حکم دیا تھا۔ حضرت خواجہؒ کے ہم عصر نامور مشائخ میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردیؒ اور امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانیؒ شامل ہیں جن کے سال وصال ۱۳۸۶ عیسوی اور ۱۳۸۵ عیسوی ہیں۔ حضرت امیر کبیرؒ نے کشمیر میں اسلام پھیلایا اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی تبلیغ سے سندھ اور جنوبی پنجاب کے بہت سے قبائل ایمان لائے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے خلیفہ اور جانشین حضرت علاؤ الدین عطارؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خواجہؒ کی نظر عنایت کا عالم یہ تھا کہ مرید پہلے قدم پر ہی مراقبے کی سعادت حاصل کر لیتے۔ نظر عنایت مزید ہوتی تو درجہ اتم تک پہنچ جاتے۔ جب اور زیادہ عنایت ہوتی تو باقی بحق ہو جاتے۔ حضرت خواجہؒ فرماتے تھے کہ ہم تو وصال حق کا ایک واسطہ اور ذریعہ ہیں اس واسطے سے منقطع ہو کر ہی مقصود حقیقی سے ملنا چاہئے۔ جب مرید بارگاہ الٰہی میں پہنچ گیا تو اسے چاہئے کہ حق تعالیٰ سے بلاواسطہ فیض حاصل کرے اور روحانی ترقی جاری رکھے۔

حضرت خواجہ کی زندگی کا آخری دور قصر عارفاں میں گزرا۔ آپؒ کے روزمرہ معمولات میں خدمت خلق نمایاں تھی یہاں تک کہ جانوروں کی خدمت اور دیکھ بھال کرتے سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال آپ کے مشاغل میں شامل تھی آپؒ کا پیشہ زراعت تھا۔ جو غلہ آتا اسی سے گھر اور لنگر کا خرچ چلتا۔ آپ کے پاس ذاتی مکان نہ تھا اور نہ کوئی خادم یا خادمہ تھی۔ کسی کے ہاں رہائش رکھتے تھے۔ اکثر کھانا خود پکاتے اور خود لوگوں کو کھلاتے۔ اکثر یہ حدیث دہراتے کہ عبادت کے دس اجزاء ہیں۔ ان میں سے نو طلب حلال ہیں اور صرف ایک جزو باقی سب عبادات۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں نے روحانیت کو عام کرنے کے ساتھ معاشرتی اصلاح

Marfat.com

خدمت خلق عدل وانصاف کے قیام اور لوگوں کو ظلم وتشدد سے بچانے کی جدوجہد ہمیشہ کی ہے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے اس روایت کو ترقی دی اور اس کو مستحکم کیا۔ وہ حتی الامکان حکمرانوں سے لوگوں کی بھلائی اور کتاب وسنت کے نفاذ کے لئے کام لیتے رہے۔

حضرت خواجہ نقشبندؒ کا طریقہ بہت سادہ، پر اثر اور لوگوں کے لئے بے حد پرکشش تھا۔ چنانچہ تمام وسط ایشیا، کاکیشیا (قفقاز یا کوہ قاف) کردستان اور خاص طور پر ترکی میں بے حد مقبول ہوا۔ ترکوں کی سلطنت میں مشرقی یورپ کے ممالک تھے ان میں بھی یہ سلسلہ پھیلا اور یوگوسلاویہ تک اس کے مرکز بن گئے۔ علاوہ ازیں عرب ممالک اور مصر میں رائج ہوا۔ انیسویں صدی میں مکہ معظمہ تصوف کے سلسلوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ زائرین حج میں سے بہت سے یہیں پر مختلف سلسلوں میں بیعت ہوتے اور پھر اپنے ملکوں میں جا کر انہیں رائج کرتے۔ انہی کے ذریعے سلسلہ نقشبندیہ انڈونیشیا تک پھیلا۔ وسطِ ایشیا اور ترکی میں تمام پابندیوں اور سختیوں کے باوجود اس سلسلے کی مقبولیت اور اہمیت برقرار رہی۔ زار روس نے وسط ایشیاء کی تمام مسلم ریاستوں پر قبضہ کرلیا تھا اس کے بعد کمیونسٹ نظام اس خطے پر مسلط ہوا۔ زارشاہی روس اور کمیونسٹوں کے تسلط کے خلاف سخت مزاحمت بھی نقشبندی بزرگوں کی قیادت میں ہوئی جن میں امام شاملؒ بہت مشہور ہیں۔

برصغیر میں اور بزرگوں کے علاوہ خواجہ باقی باللہؒ نے سلسلہ نقشبندیہ پھیلایا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ آپ کے جانشین تھے جن کے دور میں اس سلسلے نے بے حد مقبولیت حاصل کی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اکبر بادشاہ کی بے دینی کے خلاف جہاد شروع کیا۔ اکبر کے بعد اس کا جانشین جہانگیر عرصے تک حضرت مجدد الف ثانیؒ سے محاذ آرائی کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا اور دین الٰہی نامی مذہب جو اکبر نے شروع کیا تھا اور بہت سی غیر شرعی رسوم ختم کی گئیں۔ یہ اسی تحریک کے اثرات تھے کہ سلطنت دینی مزاج رکھنے والے اورنگ زیب کے پاس آگئی۔ وہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے صاحبزادے اور جانشین خواجہ محمد معصومؒ کا مرید تھا۔ خلاصہ یہ کہ اس سلسلے کے گہرے اثرات پوری دنیائے اسلام پر ہیں اور یہ خواجہ نقشبندؒ کی عظمت کی روحانی دلیل ہے۔ یہ حضرت خواجہ کا گہرا اثر ہی تھا کہ ''سلسلہ خواجگان'' سلسلہ نقشبندیہ کہلایا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ حضرت بدرالدین سرہندیؒ نے حضرات القدس میں اس سلسلے کے بزرگوں کے حالات لکھے ہیں۔ اس میں انہوں نے حضرت خواجہ بہاء

Marfat.com

الدینؒ کے لقب نقشبند کی وجوہ یہ بیان فرمائی ہیں۔(۱) حضرت خواجہ بہاء الدینؒ ایک صوفی بزرگ مولانا زین الدینؒ سے ملاقات کے لئے گئے۔ مولانا نے آپؒ سے فرمائش کی کہ اے خواجہ ہمارا نقش بھی باندھو۔ حضرت خواجہؒ نے جواب دیا کہ ہم تو خود نقش بننے کے لئے آئے ہیں۔ بہرحال حضرت خواجہؒ تین دن تک مولاناؒ کے مہمان رہے اور ان پر توجہ فرمائی۔ غالباً اسی روز سے آپؒ کا لقب نقشبند ہوا۔(۲) اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدینؒ کی محبت میں چونکہ سالک کے دل سے ماسوا کا نقش مٹ جاتا تھا اس لئے آپؒ نقشبند کے لقب سے مشہور ہوئے (۳) اور چونکہ نقشبند صورت بنانے والے اور پیدا کرنے والے کے معنوں میں بھی آیا ہے اس لئے جس وقت آپ کو صفت تکوین عنایت ہوئی تو ممکن ہے کہ بارگاہِ رب العزت سے خطاب نقش بند بھی آپ کو عطا ہوا۔ تاریخ مشائخ نقشبندیہ کے مصنف پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول الٰہی فرماتے ہیں کہ نقش بند کے لفظی معنی مصور کے ہیں اور اس لقب سے مراد ہے علم الٰہی کی لاثانی تصویر کھینچنے والا یا اپنے دل میں کمال حقیقی کا نقش رکھنے والا۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ حضرت خواجہؒ ابتدائی دور میں اسم ذات دل پر نقش کرنا چاہتے تھے مگر کوشش کے باوجود کامیاب نہ ہوسکے۔ آخر خودکشی کے ارادے سے جنگل کی راہ لی۔ ابھی جنگل کے کنارے پہنچے ہی تھے کہ آواز آئی "اے فرزند ٹھہر" پلٹ کر دیکھا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی کہ آپ کو ہاتھ کے اشارے سے روک رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اسم ذات حضرت خواجہؒ کے دل پر نقش ہوگیا۔

حضرت خواجہؒ فرماتے تھے کہ جب میرا آخری وقت ہوگا تو درویشوں کو مرنے کی ترکیب سکھادوں گا۔ جب آخری وقت آیا تو دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے بہت دیر تک دعا کی۔ پھر دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے اور اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ۳ ربیع الاول سن ۷۹۰ یا ۷۹۱ ہجری مطابق ۱۳۸۹ سن عیسوی تاریخ وفات ہے۔ آخری آرام گاہ قصر عارفاں بخارا میں ہے۔ حضرت خواجہؒ کے جانشین حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ ہوئے۔ حضرت خواجہؒ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے اکثر مریدوں کی تربیت ان کے سپرد کردی تھی۔

حضرت خواجہ بہاء الدینؒ نقشبند کے افکار اور طریقہ کار کے بارے میں آپ کے چند ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔

ذکر:۔ ذکر خفی افضل و اعلیٰ ہے۔ فرشتے بلند آواز سے ذکر نہیں کرتے۔ ذکر خفی کی

Marfat.com

حقیقت وقوف سے میسر آسکتی ہے اور وہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ خود دل بھی نہیں جانتا کہ وہ ذکر میں مشغول ہے۔ جب ہم (حضرت خواجہؒ) ذکر خفی میں مشغول ہوئے اور ہم میں شان آگاہی پیدا ہوئی تو اصل کے طالب ہوئے اور تیس برس تک اصل کی تلاش اور جستجو کرتے رہے۔ دو مرتبہ سفر حجاز کیا ہر ایک گوشے اور زاویئے (خانقاہ) میں پھرے۔

☆ (بزرگوں کی طرف سے) کہا گیا ہے کہ مرشد قطب ہوگا یا خلیفہ قطب ہوگا بہر حال وہ جو کچھ ہو ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے جس طرح سے اس کو تعلیم دی گئی ہو۔

☆ ذکر غفلت کے دور ہونے کو کہتے ہیں۔ جب غفلت دور ہو جائے پھر خواہ خاموش رہے تو تُو ذاکر ہے۔

کرامت: حضرت خواجہؒ سے کرامت طلب کی گئی تو فرمایا کہ یہ کرامت کچھ کم ہے کہ اتنے گناہوں کے باوجود زمین پر چل سکتا ہوں۔ سبحان اللہ! ایک اور موقع پر ارشاد ہوا کہ شیخ کے احوال کا ظہور مرید کی کرامت ہے۔ سالک کے لئے فرمایا کہ استقامت کا طلب گار بن۔ کرامت نہ مانگ کیونکہ تیرا رب تجھے استقامت کا حکم دیتا ہے اور تیرا نفس تجھ سے کرامت چاہتا ہے۔

سماع: **من انکار نمی کنم و این کار نمی کنم** (میں انکار نہیں کرتا مگر یہ کام نہیں کرتا)

طریقہ نقشبندیہ۔ ہمارا طریقہ صحبت ہے کیونکہ خدمت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے۔

☆ اگرچہ نماز روزہ اور ریاضت اور مجاہدہ حق تعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ ہے مگر ہمارے نزدیک وجود کی نفی سب طریقوں کے مقابلے میں (اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے) قریب تر ہے اور اپنے اختیار کو ترک کرنے اور اپنی کوتاہیوں پر نظر کے بغیر معاملہ درست نہیں ہوتا۔

☆ میرے طریقے میں تھوڑا عمل زیادہ مگر متابعت (اتباع سنت) شرط ہے۔

ادب: طریقت سب ادب ہی ادب ہے۔ ایک ادب حق تعالیٰ کی نسبت ہے۔ ایک ادب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے۔ حق تعالیٰ کی نسبت ادب یہ ہے کہ اس

کے احکام کی کمالِ بندگی سے تعمیل کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ادب یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ تن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے مقام پر رکھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام موجودات اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ سمجھے۔ باقی کوئی اور جو کچھ ہے سب کا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانِ عزت پر ہے۔ مشائخ کا ادب اس وجہ سے ہے کہ وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل اس مقام پر پہنچے ہیں کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائیں اس لئے درویش ہر حالت میں ان کا ادب ملحوظ رکھے۔

تحمل وانکسار: درویش کو ڈھول کی طرح رہنا چاہئے کہ ہر چند طمانچے کھائے مگر مخالفانہ آواز نہ نکلے۔

☆ اس راستے میں وجود کی نفی اور نیستی اور اپنے آپ کو کم سمجھنا بڑا کام ہے...... میں نے ہر ذرّے سے اپنا مقابلہ (موازنہ) کیا تو سب کو اپنے سے بہتر پایا۔

☆ اس راستے کا سالک اگر اپنے نفس کو سو بار فرعون کے نفس سے بدتر نہیں جانتا تو وہ اس راستے میں نہیں ہے۔

ولایت: اگر تو مقام ابدال چاہتا ہے تو اپنے حال کی تبدیلی کو لازم پکڑ۔ (یعنی نفس کی مخالفت کر اور ہوا و ہوس ترک کر)

☆ جس نے خدا کو پہچانا اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی۔

☆ حضرت عزیزاں ؒ (معروف نقشبندی بزرگ) فرماتے ہیں کہ اس گروہ (اولیاء) کی نظر میں روئے زمین مثل دسترخوان کی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ نہیں بصورت ناخن ہے لہذا زمین کی کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

☆ ولایت بڑی نعمت ہے ولی کو چاہئے کہ اپنے آپ کو ولی سمجھے تاکہ اس نعمت کا شکر ادا کر سکے۔

☆ کوئی ولی ایسا نہیں جس کے حال پر اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت نہ ہو۔ خواہ اس سے وہ ولی آگاہ ہو یا نہ ہو۔ جو شخص کسی ولی سے ملتا ہے نظر الٰہی کا فیض اس کو پہنچتا ہے۔

☆ کہتے ہیں جو شخص خدا کے بھید جانتا ہے وہ چھپاتا ہے۔ جو نہیں جانتا وہ چلاتا ہے۔ اسرار (بھیدوں) کو چھپانا ابرار کا طریقہ ہے۔

مراقبہ، مشاہدہ اور محاسبہ: مراقبہ یہ ہے کہ خالق کی طرف دیکھتے رہنے سے مخلوق کی دید کو بالکل بھول جانا۔ مشاہدہ واردات غیبی کے معائنے کو کہتے ہیں اور محاسبہ یہ ہے کہ جو کچھ ہم پر گزرتا ہے ہم ہر گھڑی اس کا احتساب کرتے ہیں۔ اگر ہم دیکھتے ہیں کہ نقصان کی چیز ہے تو اس سے بازگشت (اسے ترک) کنارہ کشی کرتے ہیں۔

پیر اور مرید: پیر کو چاہئے کہ مرید کے گزشتہ اور آئندہ حالات سے باخبر رہے تاکہ اس کے مطابق تربیت کر سکے۔

اگر مرید کو پیر کے کام میں شک (شبہ) پیدا ہو جائے تو چاہئے کہ صبر کرے اور اپنا اعتقاد خراب نہ کرے۔ ممکن ہے مرید پر اس کا راز ظاہر کر دیا جائے۔ اگر مرید مبتدی ہے اور صبر کی طاقت نہیں رکھتا تو پیر سے سوال کر سکتا ہے۔ اگر مرید متوسط ہے تو اس کے لئے سوال روا نہیں۔

نیک نیتی: ہر کام میں نیت کا صحیح ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ نیت بخشش الٰہی ہے کسب (محنت وریاضت) سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

معرفت: یہ بات نہیں کہ جو شخص دوڑے خدا کو پالے مگر خدا کو وہی پائے گا جو اس کی راہ میں دوڑے گا اور ہمیشہ اس کی راہ میں سعی کرتا رہے گا۔

حضرت خواجہؒ کے دو واقعات قابل ذکر ہیں۔ وہ والی ہرات شاہ معزالدین حسین کی دعوت پر ہرات گئے۔ فرماتے ہیں کہ ملاقات ہوئی تو بادشاہ نے پوچھا کیا آپ سماع سنتے ہیں اور ذکر جہر کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا نہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ درویشی تو انہی کاموں کو کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ آپ ان میں سے کچھ بھی نہیں کرتے؟ حضرت خواجہؒ نے جواب میں فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کے طریقے میں ان میں سے کچھ نہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ ان کے طریقے میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے جواب میں فرمایا کہ وہ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ رہتے ہیں اور باطن میں حق کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کی دلیل حضرت خواجہؒ نے اس آیت قرآنی سے دی (ترجمہ) مردان خدا وہ ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔ (پ ۱۸ ع ۱۱)

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ وصیت فرمائی کہ تم (مرید اور عقیدت مند) میرے جنازے کے آگے یہ رباعی پڑھنا۔ ہم مفلس تیرے کوچے میں آئے ہیں۔ اللہ اپنے چہرے کے جمال سے کچھ عطا ہو ہماری جھولی کی طرف ہاتھ بڑھا۔ تیرے ہاتھ اور بازو پر قربان جائیں۔

Marfat.com

درگاہوں کی فضیلتیں (Virtues Of Shrines)

چونکہ دنیا میں درگاہوں کی فضیلت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جن لوگوں نے دینِ حق کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے آپ کو روحانی رنگ (Spiritual Colour) میں رنگ لیا اور دوسرے لوگوں کی بھلائی اور خیر کے لیے دعا کرتے رہے انہیں ہر طرح سے سکون و آرام پہنچایا۔ اپنے آپ کو دکھ تکلیف میں رکھا اور دوسرے لوگوں کے لئے آرام و سکون پیدا کیا اور انہیں دینِ حق کی تبلیغ بھی کی اس دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار 1,24,000 پیغمبر بھی تشریف لائے اور دینِ حق کی بات کرتے چلے گئے اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کیا۔

جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا میں ظاہری طور پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دینِ حق کو کھول کھول کر لوگوں پر واضح کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا ایک خاص دور شروع ہو گیا جو کہ نہ ختم ہونے والا دور ہے کیونکہ آپ اللہ کے آخری رسول ﷺ ہیں آپ ﷺ کے بعد رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کا روحانی مقام کائنات میں عظیم ترین روحانی مقام ہے۔ آپ ﷺ نے دین و دنیا دونوں کا مخصوص تصور دے کر دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر دیا۔ آپ ﷺ کی ذات اللہ کے بعد حتمی ذات ہے۔ آپ ﷺ کا مقام خاص ہے کسی کی بھی جرأت نہیں کہ اس عظیم درگاہ کو مٹا دے کیونکہ جو چیزیں خداوند کریم کے حکم کے مطابق بنائی جاتی ہیں وہ تا قیامت رہتی ہیں۔ جس طرح بیت اللہ مخصوص کیفیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کا روضۂ مبارک بھی خاص قسم کی کیفیت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کے روضہ مبارک کو دیکھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ روحانی لہریں (Spiritual Waves) حرکت میں آجاتی ہیں۔ روحانی خوشبو (Spiritual Fragrance) دور دور تک پھیلی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اس مقام پر جو لوگ جس قسم کی بھی جائز خواہشات لے کر جاتے ہیں اس

مقام کی برکت سے ان تمام کی جائز خواہشات کو پورا کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا روضہ مبارک بہت ہی خوبصورت ہے اور آپ ﷺ لوگوں کی حاجات اور نجات کا ذریعہ ہیں۔ وہاں لوگ اپنی جائز مرادوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں۔ آپ ﷺ کا فیض آج بھی دنیا میں جاری وساری ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات لاریب اور طاہر ذات ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کا فیض بھی لاریب اور طاہر ہے۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعی کی وہ فلاح پا گئے۔ ان کی درگاہیں جگمگا رہی ہیں اور ان جگہوں سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ جو روحانی لوگوں کو سیراب کر رہی ہیں۔ جو انسان بھی عشق رسول ﷺ میں مست ہو جاتا ہے یہ روحانی لہریں (Spiritual Waves) اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ ان روحانی لہروں کی طاقت کی وجہ سے درگاہیں وجود میں آتی جاتی ہیں۔ جو لوگ روحانیت کا شوق رکھتے ہیں انہیں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہر صورت میں کرنی چاہئے۔ کیونکہ روحانیت کے حصول کے لئے یہ دونوں باتیں عین شرط ہیں۔ ان دو باتوں کے علاوہ اسی حکم میں ایک تیسری بات بھی پوشیدہ ہے جو اصل روحانی کنجی ہے۔ جسے اُس کنجی کو لگانے کا طریقہ آ گیا وہ اللہ کا خاص بندہ ہو جاتا ہے اور اس پر روحانی بھید کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو اس بات کی سمجھ لگ جائے ان کی درگاہیں خود بخود ہی بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ جن لوگوں نے اہلِ ذکر کا ذکر کیا وہ فلاح پا گئے اور ان کے دربار روشن ہو گئے۔ ان درگاہوں سے لوگوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ خدا کا کرم خاص ہوتا جاتا ہے۔

اب میں اس باب میں درگاہوں کی فضیلت تفصیلاً بیان کروں گا تاکہ عام انسانوں پر روحانی طاقتوں کا فہم آسان ہو جائے حالانکہ یہ عنوان بڑا ہی مشکل ہے۔ میری یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو اور اپنے مذہب و مسلک کی

Marfat.com

وضاحت بھی کرسکوں اپنے ہم مسلک لوگوں کو درگاہی فضیلت سے آگاہ کرسکوں اور اپنا نکتۂ نظر احسن طریقہ سے بیان کرسکوں۔

ا۔ روحانی فہم وادراک

درگاہوں سے روحانی فہم ملتا ہے۔ جو لوگ مختلف درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں یہ درگاہیں ان کے دماغ کو جلا بخشتی ہیں اور روحانی کیفیت کو مضبوط کرتی ہیں۔ انسان میں روحانی شعور آتا جاتا ہے اور روحانی فہم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جوں جوں انسان روحانی ترقی کے لئے کوشش کرتا ہے اسی طرح یہ روحانی مقامات ایک رہنمائی کا کام کرتے ہیں اور انسان کے شعور کو جلا بخشتے ہیں۔ ان درگاہوں پر حاضری دینے سے انسانوں کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ادراکی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے اور روحانی روشنی میں اضافہ بھی ہوتا جاتا ہے۔ درگاہی فیض خاص قسم کا فیض ہوتا ہے جو انسان کے ادراک میں خاص کیفیت پیدا کرتا ہے اور انسان کو بلند تر مقام پر لے جاتا ہے۔ تمام روحانی بزرگوں کی درگاہیں روحانی فہم اور ادراک کا ذریعہ ہوتی ہیں اور انسان کی شعوری ترقی بھی ان درگاہوں سے ہی فروغ پاتی ہے۔

۲۔ روحانی فیض سے آگاہی

درگاہیں انسانوں کو روحانی فیض سے آگاہ کرتی ہیں۔ کس درگاہ میں کس قسم کی روحانی طاقت ہے اور کون سے بزرگ کس کس انداز کو پسند کرتے رہے ہیں اور ان کا روحانی فیض کس قسم کی نوعیت کا تھا۔ جب کوئی بھی شخص روحانی بزرگ کی درگاہ پر حاضری دیتا ہے تو یہ درگاہیں اس انسان کی کیفیت پر بڑے گہرے اثرات چھوڑتی ہیں اور اسے اپنے روحانی فیض سے مالا مال کر دیتی ہیں۔ کوئی بھی روحانی مقام یا درگاہ روحانی فیض سے خالی نہیں ہوتی۔ ہر ایک درگاہ میں خدا کا خاص کرم ہوتا ہے۔ جو لوگ ان بزرگوں کی درگاہوں پر جاتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں اور حاجات پیش کرتے

Marfat.com

ہیں خدا ان کی حاجات کو پورا کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ خدا کے خاص بندوں کا مقام ہوتا ہے جو کہ درگاہ کی شکل دھارے ہوئے ہوتا ہے۔ درگاہی فیض خاص قسم کا فیض ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہی فیض سے فیض یاب ہوئے ہوتے ہیں وہ ہی اس کی فضیلت اور اہمیت کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ فیض لازوال فیض ہوتا ہے

۳۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی

درگاہوں پر حاضری دینے سے انسان نماز کا پابند ہو جاتا ہے۔ وہ غلطی جان بوجھ کر کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ درگاہوں کی کیفیت زیادہ تر نماز روزہ پر زور دیتی ہے۔ جن لوگوں کی بھی درگاہیں بنی ہوئی ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو زیادہ تر مساجد کے ساتھ ملحق ہیں۔ اس لئے جو لوگ وہاں پر جاتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔ نوافل پڑھتے ہیں۔ اس طرح خدا کی عبادت کرنے والے کبھی خالی نہیں لوٹتے۔ خاص جگہوں پر عبادت کرنے سے خاص قسم کی دعائیں قبول ہو جایا کرتی ہیں۔ اس طرح ان درگاہوں کی برکت سے انسان میں نماز پنجگانہ ادا کرنے کا شوق بڑھ جاتا ہے اور انسان نمازی ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ نماز بھی انسانوں کو روحانی غذا فراہم کرتی ہے۔ جتنے بھی روحانی لوگ ہوتے ہیں۔ نماز انہیں خاص مقام تک لے جاتی ہے اور روحانی ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔

۴۔ نیکی کا درس ملتا ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو نیکی کا درس ملتا ہے۔ یہ لوگ کسی بدی میں خوش نہیں ہوتے بلکہ ان لوگوں کا کام نیکی کرنا اور نیکی کو آگے پھیلانا ہوتا ہے۔ درگاہوں پر زیادہ لوگ نیکوکار رہتے ہیں۔ یہ لوگ کسی کو نقصان نہیں دیتے۔ درگاہیں ان لوگوں کی کیفیت بدل دیتی ہیں۔ جو بد ہوتے ہیں انہیں نیک بنا دیتی ہیں۔ ان کی کیفیت میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں۔ جو لوگ بدی کرنے والے ہوتے ہیں درگاہی

Marfat.com

فیض کی وجہ سے ان میں نیکی کے جذبات جنم لینا شروع کر دیتے ہیں۔ درگاہیں انسانوں پر اپنے مخصوص اثرات رکھتی ہیں۔ انہیں بد ہونے سے بچاتی ہیں اور نیکی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ درگاہوں پر مختلف لوگ مختلف گروہوں کی شکل میں بیٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھا رہے ہوتے ہیں اور نیکی کا درس دے رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگ اس کی وجہ سے نیکوکار ہو جاتے ہیں کیونکہ یہاں پر اللہ کے نیک بندوں کی محفلیں بھی ہوتی ہیں جن سے نیکی کا درس ملتا ہے۔

۵۔ باہمی میل جول بڑھتا ہے

درگاہوں پر لوگ مختلف اطراف سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تمام کے تمام روحانیت سے لگن رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لوگ جب آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں سے بھی ان کی گفتگو ہوتی ہے اور باہمی میل جول بڑھتا ہے۔ درگاہوں پر مختلف طبقات کے لوگ تشریف لاتے ہیں۔ کچھ غریب ہوتے ہیں کچھ امیر۔ حتیٰ کہ ہر طرح کے لوگ ان درگاہوں پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کا آپس میں میل جول بڑھتا ہے۔ ان لوگوں میں کچھ لوگ عبادت و ریاضت کے عادی ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ملنسار ہوتے ہیں اور باہمی میل جول کو ترجیح دیتے ہیں۔

۶۔ روحانی تبادلہ خیال

درگاہوں پر حاضری دینے والوں میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو کہ روحانیت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس روحانی لگن کی وجہ سے انہیں روحانی جنون ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ مختلف لوگوں سے تبادلہ خیال کیا جائے اور ان سے روحانی گفتگو کی جائے۔ اپنے معاملات زیرِ بحث لائے جائیں اور دوسروں کی روحانی داستانیں سنی جائیں۔ اس طرح یہ لوگ روحانی گفتگو (Spiritual

Marfat.com

(Discussion) کے عادی ہو جاتے ہیں اور روحانیت بھری باتوں سے ایک دوسرے کولطف اندوز کرتے ہیں۔اس طرح یہ درگاہیں روحانی تبادلۂ خیال کا موجب بھی ہوتی ہیں۔

۷۔معاشرتی شعور میں اضافہ

درگاہیں روحانی شعوراجاگر کرتی ہیں کیونکہ وہاں پر مختلف سلاسل کے لوگ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ جو مختلف قسم کی روحانی طاقتیں رکھتے ہیں۔ ان روحانی طاقتوں میں معاشرتی شعور کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ درگاہیں انسان کو ایسے آداب سکھاتی ہیں جن کا انسان کو پہلے شعور نہیں ہوتا۔ معاشرتی ترقی اور معاشرتی بہتری میں درگاہوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ان درگاہوں پر ہر قسم کے لوگ تشریف لاتے ہیں۔ جن میں بادشاہ بھی ہوتے ہیں اور فقیر بھی' ادنیٰ بھی اور اعلیٰ بھی' سب کے سب ایک خاص انداز میں ان درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا مخصوص رنگ ہوتا ہے۔ یہ لوگ خالص معاشرتی شعور والے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کسی کی دل آزاری نہیں کرتے۔ اچھا اخلاق روا رکھتے ہیں۔ کسی کو دُکھ دینا ان کی عادت میں شامل نہیں ہوتا۔ بے ضرر ہوتے ہیں۔

۸۔دعا کرنے کا طریقہ آجاتا ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو دعا کرنے کا طریقہ آجاتا ہے اور ان لوگوں کی دعائیں قبول بھی ہو جاتی ہیں جو لوگ زیادہ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان میں سے کچھ روحانی معالج (Spiritual Healer) بھی بن جاتے ہیں۔ درگاہوں پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ کا خاص کرم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں مختلف وسیلوں کا استعمال آجاتا ہے اور وہ ان وسیلوں کو دعا میں شامل کر کے خدا تک اپنی رسائی کو آسان بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ سچے وسیلے سچی روحانی

Marfat.com

ترقی کا موجب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کا اندازِ دعا بھی منفرد ہوتا ہے۔

۹۔ قرآنی لگن پیدا ہوتی ہے

درگاہوں پر قرآنِ پاک کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ مختلف قرآنی آیات کا ورد کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ تو باقاعدہ طریقہ سے قرآن پاک کی قرأت کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ درگاہیں انسانوں میں قرآنی لگن کا موجب ہوتی ہیں۔ جو لوگ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں خدا کا ان پر خاص کرم ہوتا ہے۔ کچھ درگاہی کیفیات خالص قرآنی لگن رکھتی ہیں۔ اس طرح وہاں پر جا کر بہت سے لوگ قرآنِ کریم ہی پڑھتے ہیں کیونکہ حقیقت میں قرآنِ کریم ہی منبع روحانیت ہے۔ جو انسانوں میں خاص قسم کی تبدیلی پیدا کرتا ہے اور ان میں روحانی رنگ بھرتا ہے۔

۱۰۔ روحانی جذبات پروان چڑھتے ہیں

انسان کے روحانی جذبات بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ جو لوگ روحانی جذبات کا خیال نہیں رکھتے ایسے لوگ روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتے۔ درگاہوں پر خدا کی خاص رحمت ہوتی ہے۔ اس لئے روحانی جذبات فروغ پاتے ہیں۔ انسان کے اندر جو بھی روحانی کمی ہوتی ہے۔ ان درگاہوں کی روحانی کیفیات سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اور روحانی لہریں تیزی سے سرائیت کرتی ہیں۔

ہر درگاہ کی اپنی اپنی فضیلت ہوتی ہے اور روحانی جذبات بھی ہر ایک شخص کے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن درگاہوں میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ ہر انسان کے جذبات میں اعتدال پیدا کر کے ان کے روحانی جذبات کو فروغ دیتی ہیں۔ ایسی جگہوں پر بیٹھ کر روحانی اُچھال میں کمی آجاتی ہے اور حقیقی روحانی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

درگاہیں انسان میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے رہتے ہیں ان میں خدا کی طرف سے خدمتِ خلق کا جذبہ بڑھتا رہتا ہے اور ایسے لوگ کسی کا برا نہیں کرتے۔ ان کا مشن لوگوں کی خدمت اور بھلائی ہوتا ہے۔ جو لوگ بھی درگاہی فیض سے مالا مال ہوتے ہیں ان لوگوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ فروغ پاتا رہتا ہے۔ یہ لوگ عام طور پر بے ضرر ہوتے ہیں۔ ان کی فطرت میں یہ بات ہوتی ہے کہ لوگوں کے ساتھ تعاون بڑھایا جائے۔ ان سے پیار کا سلوک کیا جائے۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کی جائے۔ ایک دوسرے سے خوش اخلاقی سے پیش آیا جائے۔ ان لوگوں کا ایمان ہوتا ہے کہ اللہ کی مخلوق سے پیار کرنے سے خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ درگاہی فیض انسانوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

۱۲۔ عبادت وریاضت کا شوق پیدا ہوتا ہے

درگاہوں پر لوگ جا کر بڑی عبادت وریاضت کرتے ہیں اور اپنے مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کرنے میں پوری لگن کے ساتھ مست ہوتے ہیں۔ درگاہوں پر مختلف روحانی لوگ تشریف لاتے ہیں اور ذکر اذکار کی محفلیں سجی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان محفلوں کو دیکھ کر انسان کا دل روحانیت کی طرف مائل ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح انسانوں میں عبادت وریاضت کا شوق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جوں جوں انسان کی توجہ عبادت وریاضت کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی روحانی ترقی بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ شوقِ روحانیت انسانوں کو سکونِ قلب نصیب کرتا ہے اور انسان اپنے آپ کو تمام قسم کی پریشانیوں سے مبرّا محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

۱۳۔روحانی لوگوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے

عام طور پر درگاہوں پر حاضری دینے والے زیادہ تر روحانی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے۔ لیکن انہیں روحانی شعور نہیں ہوتا۔ جو لوگ روحانی شعور رکھتے ہیں ان سے ملاقات ہو جائے تو روحانی راستے کھلتے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملاقات کرنے سے طرح روحانی عروج ملتا ہے۔ درگاہوں پر مختلف سلاسل کے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ ہر ایک کی روحانی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور ان لوگوں کے روحانی اسباق (Spiritual Lesson) بھی مختلف ہی ہوتے ہیں۔ باہمی ملاقات سے روحانی طاقتیں بھی منتقل ہوتی جاتی ہیں۔

۱۴۔خشوع وخضوع کی کیفیت برپا ہوتی ہے

درگاہوں پر خشوع وخضوع کی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک انسان اپنی خوشی اور طلب کے مطابق حاضری دے رہا ہوتا ہے۔ اس کی سوچ بھی مثبت ہوتی ہے اور لگن بھی مخصوص ہوتی ہے۔ درگاہی فیض کی یہ بھی خوبی ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو پر مسرت محسوس کرتا ہے۔ درگاہوں پر چہل پہل کی کیفیت ہوتی ہے۔ جو بھی روحانی لوگ ہوتے ہیں وہ بڑی تیاری کے ساتھ اور اہتمام سے درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ ان کا یقین کامل ہوتا ہے کہ درگاہیں روحانی فیض (Spiritual Blessings) سے مالا مال ہوتی ہیں۔ اس لئے انسانوں میں خشوع وخضوع کی کیفیت خود بخود ہی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۵۔واحدانیت کا پرچار ہوتا ہے

درگاہی فیض خدا کے خاص کرم کا فیض ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں وہ ذکر خدا کی مستی میں مست ہوتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف

خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کا نام پکارتے ہیں۔ درگاہوں پر جا کر لوگ کسی انسان کا ورد نہیں کرتے بلکہ کوئی درگاہ ایسی نہیں جہاں پر ذکرِ الٰہی نہ ہوتا ہو۔ تمام کے تمام بزرگانِ دین کی درگاہیں واحدانیت کا پیغام دیتی ہیں اور اسی خالق و مالک کی تسبیح کرنے پر زور دیتی ہیں۔ اس طرح واحدانیت والے لوگوں میں وہاں جانے کے ساتھ ساتھ قربِ الٰہی بھی نصیب ہوتا ہے۔

۱۶۔ عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ فروغ پاتا ہے

روحانی لوگوں میں عشقِ رسول ﷺ کی خوبی نمایاں ہوتی ہے۔ اگر یہ خوبی نہ ہو تو روحانیت فروغ نہیں پاتی اور روحانی بگاڑ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ روحانیت میں عشق اور لگن دونوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جن لوگوں میں عشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی کمی ہوتی ہے وہ لوگ عرفان حقیقت کی اصل روح کو نہیں چھو سکتے۔ درگاہی فیض ہمیں نبی پاک ﷺ کی حقیقی محبت سے آگاہ کرتا ہے۔ جو لوگ بھی اس روحانی میدان میں ہوتے ہیں اور اسلامی تصوف کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں ان لوگوں کو چاہئے کہ عشقِ رسول ﷺ کو اپنے دل اور دماغ میں بٹھالیں۔ تب ہی جا کر قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے۔ جن لوگوں میں عشقِ رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا روحانیت بھی ایسے لوگوں میں کمال کی ہوگی۔

۱۷۔ روحانی روشنی نصیب ہوتی ہے

درگاہوں پر روحانیت جھلک رہی ہوتی ہے اور اس روحانی طاقت کی مختلف روشنیاں مختلف لوگوں پر پڑ رہی ہوتی ہیں اور لوگ فیض یاب ہو رہے ہوتے ہیں۔ جب لوگ حاضری کی غرض سے مختلف درگاہوں پر جاتے ہیں تو ان کے کچھ مقاصد بھی ہوتے ہیں اور سوال بھی۔ جب درگاہ پر جا کر اپنے سوالات پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے درگاہی بزرگ سے دعا کے لئے گزارش کرتے ہیں تو یہ نیک روحانی طاقتیں

مسائل کے جوابات بھی دیتی ہیں جو کہ روحانی جواب ہوتے ہیں ہر ایک کے بس کی بات نہیں کہ ان جوابات کو سمجھ سکے۔ یہ خدا کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ جو بزرگوں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور سوال و جواب کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں روحانی روشنی (Spiritual Light) بھی نصیب ہوتی ہے اور درگاہی فیض بھی ملتا ہے۔

۱۸۔ روحانی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے

درگاہوں سے مختلف روحانی معلومات ملتی ہیں۔ یہ روحانی معلومات (Spiritual Information) مختلف مسائل اور روحانی طاقتوں کی منتقلی سے متعلق ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں درگاہی فیض نصیب ہوتا ہے اور یہ فیض روحانی معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ کبھی یہ معلومات درگاہی بزرگ کے مخصوص انداز میں خواب کی صورت میں مختلف انسانوں پر وارد ہوتی ہیں اور انہیں معلومات بہم پہنچاتی ہیں۔ ان کے مسائل و معاملات کے حل کے لئے توڑ کاٹ کا طریقہ بھی ان ہی معلومات کی بدولت ہوتا جاتا ہے۔ کچھ لوگ بزرگانِ دین سے درگاہوں پر جا کر بلا واسطہ روحانی فیض (Direct Spiritual Blessings) لینے کے ماہر ہوتے ہیں۔ درگاہوں پر حاضری دینا عام سی بات نہیں۔ یہاں پر خاص قسم کی روحانی طاقتیں (Specific Spiritual Powers) کام کر رہی ہوتی ہیں۔ جو انسانوں تک روحانی طریقہ سے معلومات پہنچاتی ہیں۔

۱۹۔ کردار سازی ہوتی ہے

جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں عام طور پر یہ لوگ با کردار ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کرداری نکتۂ نظر سے اچھے نہیں ہوتے۔ لیکن جن لوگوں کو درگاہی روحانی لہریں مل جاتی ہیں ان کے کردار پختہ ہو جاتے ہیں اور وہ کبھی بھی گمراہی کی طرف نہیں جاتے۔ یہ درگاہیں انسانوں کے کردار

Marfat.com

پر بڑے گہرے اثرات رکھتی ہیں اور کردار سازی میں ان کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ اگر کوئی بدکردار انسان بھی ان درگاہوں پر حاضری دینا شروع کر دے تو یہ درگاہی تاثیر اس کے کردار میں مثبت تبدیلی (Positive Change) کا موجب ہوتی ہے۔ انسان میں مثبت کردار کی تبدیلی لانا درگاہی فضیلت کی وجہ سے ہے۔ بہت سے لوگوں کی اصلاح روحانی لہروں سے ہو جایا کرتی ہے۔

۲۰۔ اصلاحِ دین

درگاہیں دین کی اصلاح کی موجب بھی ہوتی ہیں۔ جو لوگ بھی صاحبِ درگاہ ہوتے ہیں یہ اللہ کے کرم کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دین کا فہم اور ادراک رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) بھی دین کی اصلاح کی خاطر سرگرم عمل بناتے ہیں۔ درگاہوں پر مختلف علماء کرام بھی تشریف لاتے ہیں اور دینِ حق کا پرچار کرتے ہیں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے ہیں اور راہِ حق کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر ان علماء کرام کو روحانی طور پر دیکھا جائے تو ان کی یہ گفتگو صاحبِ درگاہ کی کیفیت کے مطابق ہوتی ہے۔ جو انسانوں کی اصلاح کے مشن کو بڑھا رہے ہوتے ہیں۔

۲۱۔ مرشد کی تعظیم کا درس ملتا ہے

درگاہوں سے مرشد اور ہادی کی تعظیم کا درس ملتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر جاتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں اُن کو تمام درگاہیں مرشد کی طرف راغب کرتی ہیں کیونکہ روحانی فیض کے لئے روحانی مرشد کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ درگاہیں مرشد سے متعلق ہدایات بھی جاری کرتی ہیں اور فیض میں نکھار بھی پیدا کرتی ہیں۔ جو لوگ اپنے مرشد کی عزت و تکریم کرتے ہیں انہیں کبھی کمی نہیں آتی۔ وہ لوگ سدا خوشحال لوگ ہوتے ہیں ان کی دینی' دنیاوی اور اخروی زندگیاں بھی بڑی پرسکون

Marfat.com

گزرتی ہیں۔ درگاہوں پر مختلف پیرومرشد صاحبان بھی حاضریاں دیتے ہیں اوران کے مریدین بھی شامل ہوتے ہیں جوان کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔

۲۲۔مختلف اذکار کی کیفیت ملتی ہے

مختلف سلاسل کے لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اوران لوگوں کے اذکار بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔اس طرح مختلف لوگوں کو مختلف روحانی اذکار کی کیفیت ملتی ہے۔حاضری کے لئے جولوگ بھی درگاہوں پرتشریف لے جاتے ہیں وہ ضرورکوئی نہ کوئی ورد کررہے ہوتے ہیں۔ ہرورد کی ایک مخصوص کیفیت ہوتی ہے۔یہ مخصوص کیفیات مل کرخاص قسم کی روحانی طاقت کا موجب ہوتی ہیں۔ان قرآنی اذکار کی برکت اورروحانی خوشبو سے مختلف لوگ معطر ہوتے ہیں اورخاص قسم کی روحانی لہریں جنم لیتی ہیں۔

۲۳۔یکسوئی کی خوبی جنم لیتی ہے

جب انسان درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اس طرح اس میں یکسوئی کی خوبی پیدا ہوتی ہے۔روحانیت میں یکسوئی کی بڑی اہمیت ہے۔جولوگ یکسوئی سے اپنے مالکِ حقیقی کو یاد کرتے ہیں خدا کا ان پر کرم خاص ہوتا ہے۔اس طرح درگاہیں بھی انسان میں یکسوئی کوفروغ دیتی ہیں۔ ہرانسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ درگاہی بزرگ کی زیارت کرے۔ یہ زیارت تب ہی نصیب ہوسکتی ہے جب انسان کھلی آنکھوں یابند آنکھوں میں یکسوئی کے ساتھ اپنی تمام تر توجہ صاحبِ درگاہ کی طرف مرتکز کرے اوراس کے ساتھ ہی اس کی روحانی لہریں بھی اورادی کیفیت رکھتی ہوں اور مسلسل سرگرم عمل ہوں۔

Marfat.com

۲۴۔روحانی روشنی اور علم میں اضافہ ہوتا ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والے لوگوں کو روحانی روشنی اور روحانی علم (Spiritual Light and Knowledge) ملتا ہے۔بعض اوقات کچھ لوگوں پر روحانی بھید ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات کیفیات ملتی رہتی ہیں۔لیکن ادراک نہیں ہوتا۔حالانکہ درگاہی فیوض و برکات سے کوئی بھی شخص خالی نہیں لوٹتا۔یہ فیض منتقل ہوتا چلا جاتا ہے اور روحانی علم (Spiritual Knowledge) میں اضافہ بھی ہوتا جاتا ہے۔ہر درگاہ کی علمی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔بعض جگہوں پر روحانی کیفیات ایک جیسی بھی ہوتی ہیں اگر انسان سچی نیت اور نیک ارادہ سے روحانی بزرگوں کی درگاہوں پر حاضری دے تو اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے اور روحانی روشنی اور علمی اضافہ جیسی خوبیاں جنم لیتی ہیں۔

۲۵۔بزرگوں کی زیارات ہوتی ہیں

درگاہوں پر حاضری دینے والے لوگوں کو مختلف لوگوں کی زیارات ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔اس طرح بعض اوقات جس بزرگ کی درگاہ پر انسان حاضری کے لئے گیا ہو اس کی زیارت پہلے ہی ہو جایا کرتی ہے یا جب انسان حاضری دے رہا ہو تو اس وقت بھی یہ زیارت ممکن ہوتی ہے۔لیکن اس زیارت کرنے کا مخصوص طریقہ ہے۔جس کی وجہ سے درگاہ پر جا کر زیارت ہو جاتی ہے۔مرشد کامل کا بھی اس میں بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔بعض لوگوں میں خداداد صلاحیت ہوتی ہے۔وہ کھلی یا بند آنکھوں میں بزرگوں کی زیارت کر رہے ہوتے ہیں۔کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو کسی بھی مقام پر بیٹھ کر کسی بھی روحانی بزرگ کی زیارت کر سکتے ہیں۔یہ صرف اور صرف آباء و اجداد کی کیفیت کی تاثیر ہوتی ہے۔لیکن درگاہوں کا اس کیفیت کے نکھار میں بڑا عمل دخل ہوتا ہے اور یہ درگاہیں بزرگوں کی زیارت میں بڑی کارگر ثابت ہوتی ہیں اور

Marfat.com

رہنمائی کا ذریعہ بھی ہیں۔

۲۶۔اصلاحی معلومات ملتی ہیں

اگر کوئی انسان غلطی کر رہا ہو تو یہ درگاہی فیض انسان کو غلطی سے نکال کر صحیح سمت کی طرف راغب کرتا ہے۔ درگاہوں کے ذریعے انسانوں کی اصلاح آسان ہوتی ہے کیونکہ ان مقامات پر جو لوگ حاضری دیتے ہیں اس میں زیادہ تر لوگ اچھے ہی ہوتے ہیں۔ جو انسان کو گمراہی سے نکال کر اچھائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اس طرح انسان بہت سے نقصانات سے بچ جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اصلاح بھی ہوتی جاتی ہے۔ درگاہی فیض میں اصلاحی معلومات بھی ملتی ہیں۔ جو چیزیں نقصان دہ ہوتی ہیں ان سے منع کر دیا جاتا ہے اور اصلاح کی خوبی پیدا کی جاتی ہے۔ تاکہ گمراہی سے چھٹکارہ حاصل کیا جا سکے۔

۲۷۔نیک خیالات و جذبات جنم لیتے ہیں

درگاہوں پر زیادہ تر لوگ نیک خیال ہوتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہوتا ہے کہ درگاہیں روحانی فیض کا مرکز ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو نیک بنا کر ہی حاضری دیتے ہیں۔ جو لوگ بد خیال ہوتے ہیں وہ درگاہوں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان درگاہوں پر خدا کے خاص کرم کی روحانی لہریں موجود ہوتی ہیں۔ جو انسانوں کے خیالات و جذبات میں بہتری کا موجب ہوتی ہیں۔ جوں جوں انسان درگاہی فیض حاصل کرنے کا عادی ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح نیک خیالی کی کیفیت بھی بڑھتی جاتی ہے اور انسان بہت سے روحانی امراض سے بھی چھٹکارہ پا لیتا ہے اور نیک خیال بھی ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی نیک خیال بننے کی نصیحت کرتا ہے۔

Marfat.com

۲۸۔ذکر جاری ہو جاتا ہے

درگاہوں پر حاضری سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا ان درگاہوں پر ذکر جاری نہیں ہوتا۔یہ مخصوص بندوں کا ہی جاری ہوتا ہے۔ذکر جاری ہونے میں بھی آباء و اجداد کی روحانی کیفیت اور روحانی پس منظر (Spiritual Background) کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے تب ہی ذکر جاری ہوتا ہے۔

بہت سے روحانی بزرگوں کی درگاہوں پر کچھ لوگوں کے ذکر جاری ہو جایا کرتے ہیں۔خاص طور پر ایسے لوگ جن کی روحانی ڈیوٹی (Spiritual Duty) لگی ہوتی ہے اُن لوگوں کے یہ ذکر خود بخود جاری ہو جاتے ہیں۔جب ذکر جاری ہو جائے تو متعلقہ بزرگ کی درگاہ کا روحانی فیض میسر آتا ہے اور روحانی قوت میں پختگی کی کیفیت مزید بڑھتی جاتی ہے۔

۲۹۔قرآن خوانی ہوتی ہے

درگاہوں پر جا کر لوگ قرآن خوانی کرتے ہیں۔یہ بھی عبادت کا ایک انداز ہے۔بزرگوں کی درگاہوں پر جا کر قرآنِ کریم پڑھنا اعلیٰ روحانی طاقتوں کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔بہت سے روحانی لوگ مختلف درگاہوں پر جا کر قرآن خوانی کرتے ہیں اور انہیں قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے۔ساتھ ہی درگاہی روحانی بزرگ کی محبت کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔قرآن خوانی سے جو روحانی لہریں (Spiritual Waves) پیدا ہوتی ہیں وہ خالص روحانی وجدانی لہریں ہوتی ہیں۔

۳۰۔تلاوت وقرأت

روحانی لوگ درگاہوں پر جا کر اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کلام مجید کرتے ہیں۔اس طرح انہیں درگاہی فیض نصیب ہوتا ہے۔جو لوگ قرأت کے ساتھ قرآن حکیم پڑھتے ہیں روحانی طاقتیں ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتی ہیں اور پسند کرتی ہیں۔

ایسے لوگوں کی اچھی قرأت کی وجہ سے درگاہی بزرگوں کی بھی نظرِ خاص ہو جاتی ہے اور اس طرح قربِ الٰہی میں مزید آسانی ہوتی جاتی ہے۔

۳۱۔فاتحہ خوانی

جو لوگ بزرگوں کی درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں وہ وہاں پر جا کر فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں۔اس فاتحہ خوانی میں عام طور پر سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ساتھ بعض اوقات چاروں قل بھی شامل کئے جاتے ہیں۔یہ تمام کی تمام قرآنی روحانی پڑھائی صاحب درگاہ کی نظر کی جاتی ہے اور اسے تحفہ کے طور پر صاحب درگاہ کو پیش کیا جاتا ہے۔جس طرح کسی روحانی بزرگ کو پھول پیش کئے جاتے ہیں اسی طرح قرآنی آیات کے گلدستے بھی روحانی لوگوں کو پیش کئے جاتے ہیں۔اس طرح روحانی طاقتوں میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

۳۲۔زبان میں اثرِ خاص پیدا ہو جاتا ہے

جو لوگ عبادت و ریاضت زیادہ کرتے ہیں اس عبادت و ریاضت کی وجہ سے ان کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔یہ تمام کی تمام عبادت و ریاضت اگر کسی بھی روحانی بزرگ کی درگاہ پر جا کر کی جائے تو زبان میں خاص قسم کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور انسان جو کچھ بولتا ہے وہ بالکل صحیح ہوتا جاتا ہے۔اس کی وجہ صرف بزرگوں کی نظرِ خاص ہے۔جو لوگ روحانی لوگوں سے وابستہ ہوتے ہیں اُن کے پاس بیٹھنے سے ان پر اللہ کا خاص کرم ہو جاتا ہے اور ان کی کہی ہوئی بات غلط نہیں ہوتی۔میں تو یہ کہوں گا کہ وہ اللہ کی ہی رضا کے مطابق بولتے ہیں ان کی گفتگو حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

۳۳۔قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے

بزرگوں کی درگاہوں پر حاضری دینے والے خالی نہیں ہوتے۔ان لوگوں پر خدا کا خاص کرم ہوتا ہے اور انہیں خداوند کریم کا قربِ خاص بھی نصیب ہوتا ہے۔ان

Marfat.com

کی نیتیں بھی بڑی صاف ہوتی ہیں اور یہ لوگ عام لوگوں سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو لوگ مخلوق خدا سے محبت کرتے ہیں خدا ان سے محبت کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے قرب سے نوازتا ہے جو درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں جہاں سے انہیں روحانی فیض کی امیدیں ہوتی ہیں اور قربِ الٰہی کا یقین بھی۔ جو لوگ سچی لگن سے درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور مالکِ حقیقی کے پاک کلام کا ورد کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے۔

۳۴۔ پیشین گوئی کی خوبی بڑھ جاتی ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کی پیشین گوئی کی قوت (Power Of Prediction) بڑھ جاتی ہے۔ یہ لوگ دوسرے لوگوں کے معاملات میں جھانک سکتے ہیں اور انہیں مختلف قسم کی آفات و بلیات سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ خدا کی ذات کا ایسے لوگوں پر خاص کرم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی پیشین گوئی کی قوت درجہ کمال کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ درگاہی فیض کی بدولت عام لوگوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ انہیں روحانی حساب سے ماضی، حال اور مستقبل کی روحانی روشنی ہو جاتی ہے۔ اس روحانی روشنی کی وجہ سے یہ مختلف لوگوں کے احوال کو بہتر طریقہ سے پرکھ سکتے ہیں اور انہیں توڑ حل بتانے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۳۵۔ روحانی منازل آسان ہو جاتی ہیں

روحانی منازل طے کرنے کے لئے مختلف روحانی بزرگوں کی درگاہوں پر جانا باعث برکت ہوتا ہے جس طرح روحانی فیض کمال کا ملتا ہے۔ جو لوگ درگاہی بزرگوں کے ہاں حاضری دینے جاتے ہیں انہیں چاہئے کہ پہلے وہ ان بزرگ روحانی ہستیوں کے روحانی مقام کا ادراک حاصل کریں تا کہ انہیں کسی قسم کی روحانی الجھن کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ روحانی غلطیوں (Spiritual Mistakes) کی وجہ سے

Marfat.com

روحانی ترقیاں رک جایا کرتی ہیں۔ جن لوگوں کی روحانی ترقیاں رک جاتی ہیں ایسے لوگ گردابی لوگ کہلاتے ہیں۔ ان کی روحانی منازل بڑی مشکل سے طے ہوتی ہیں۔ بہت سے بزرگ روحانی سزا کے بعد میں روحانی بزرگ کہلائے۔ ان روحانی غلطیوں کی وجہ سے روحانی ترقی میں جگہ جگہ رکاوٹیں آتی جاتی ہیں۔ درگاہوں کے ذریعے ان روحانی رکاوٹوں سے چھٹکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور منازل آسان ہوسکتی ہیں۔ پھر بھی کامل مرشد کی نظر اور ہدایت لازمی امر ہے تب ہی جا کر بات بنتی ہے۔

۳۶۔ وجدانی کیفیت میں اضافہ اور سرور

روحانی لوگوں کی درگاہوں پر جا کر انسان کی کیفیت میں وجد کی کیفیت برپا ہو جاتی ہے جس میں سرور سا شروع ہو جاتا ہے۔ روحانی لذتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی لذتیں بھی آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ لوگ جب کسی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں تو ان کی کیفیت وجدانی ہو جاتی ہے اور روحانی وجدانی لہروں کا انسان پر مکمل کنٹرول ہو جاتا ہے۔ ایسی کیفیت میں انسان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بعض اوقات بالکل درست ثابت ہوتے ہیں۔ یہ بھی خاص قسم کی کیفیت ہوتی ہے جو انسانوں کو درگاہوں سے ملتی ہے۔ ایسی کیفیت میں انسان سرور اور لذت محسوس کرتا ہے۔ کچھ درگاہوں پر یہ کیفیات بڑی غالب ہوتی ہیں اور کچھ پر اس کے اثرات بڑے عام سے ہوتے ہیں۔ یہ درگاہی طاقتوں کا ایک خاص حساب ہوتا ہے اور روحانی طاقت کا اس میں خاص عمل دخل ہوتا ہے۔

۳۷۔ قلبی روشنی اور روحانی نظریں کھل جاتی ہیں

جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کی روحانی نظریں کھل جاتی ہیں اور باطن روشن ہو جاتا ہے۔ باطنی آنکھ (Internal Eye) کھلنے سے مراد ان چیزوں کا ادراک ہے جو عام لوگوں کو نہیں ہوتا۔ یہ ادراک آباء و اجداد کی روحانی

کیفیت سے ہوتا ہے اور روحانی طاقتیں کام کرتی ہیں اور قلبی روشنی بھی ہوتی ہے۔ دل اور نظر دونوں میں کمال پیدا ہو جاتا ہے۔ نظروں میں روحانی روشنی آ جاتی ہے اور قلب میں ذکرِ الٰہی شروع ہو جاتا ہے جو خاص قسم کی روحانی طاقتوں کا موجب ہوتا ہے۔ درگاہوں کی تاثیر بعض اوقات بڑی تیز روحانی لہروں کی حامل ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے قلب میں خاص قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور روحانی آنکھیں بھی کھل جاتی ہیں جو ماورائی (Metaphysical) اشیاء کو دیکھ سکتی ہیں۔

۳۸۔ کھلی آنکھوں میں فیض واضح ہوتا ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو کھلی آنکھوں میں بھی ماورائی چیزیں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ روحانیت میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ جو لوگ کھلی آنکھوں میں مشاہدات کرتے ہیں اُن کی اچھی روحانی کیفیات ہوتی ہیں۔ جو لوگوں میں وراثتی تاثیر کی وجہ سے پائی جاتی ہیں۔ جب ایسے لوگ کسی بھی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں تو وہ کھلی آنکھوں میں صاحب درگاہ کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات محوِ گفتگو بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ کھلی آنکھوں میں مشاہدات بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ مخصوص لوگ ہی ہوتے ہیں جو کھلی آنکھوں میں مشاہدات کرتے ہیں۔ کھلی آنکھوں میں مشاہدات کرنے والے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ درگاہیں اس قسم کے فیض کو بڑھانے میں معاونت کرتی ہیں۔

۳۹۔ بند آنکھوں میں فیض واضح ہوتا ہے

کچھ لوگ آنکھیں بند کر کے مشاہدات کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ بند آنکھوں میں مشاہدات بھی بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اس طرح انسان کی روحانی زندگی بڑی پرسکون ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یہ کیفیت انسان کو روحانی مریض بھی بنا سکتی ہے۔ جو لوگ بند آنکھوں میں مشاہدات کرنے کی سعی کرتے ہیں

Marfat.com

ان پر روحانی بلاؤں کا حملہ بھی ہو جایا کرتا ہے جسے ہم روحانی حملہ (Spiritual Attack) کہیں گے۔ بند آنکھوں میں مشاہدات کرنے کے لئے صاحب درگاہ کی نظرِ خاص کی ضرورت ہوتی ہے تب جا کر یہ مشاہدات پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ درگاہی فیض کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس میں مشاہدات کا عمل دہرانے کی اچھی مشق ہو جاتی ہے اور درگاہی روشنی بھی ساتھ ساتھ چلتی ہے جو کہ بند آنکھوں کو روشن کر دیتی ہے۔

۴۰۔ خواب میں فیض اور رہنمائی حاصل ہوتی ہے

جو لوگ درگاہوں سے وابستہ ہوتے ہیں انہیں خواب میں بھی روحانی معلومات (Spiritual Information) ملتی رہتی ہیں۔ یہ بھی درگاہی بزرگوں کے فیض کا ایک طریقہ ہے۔ جس میں بزرگ سوئے ہوئے انسان کو خواب میں جا کر معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان معلومات میں قرآنی اذکار بھی ہو سکتے ہیں اور دیگر ہدایات بھی جو لوگ درگاہوں پر حاضری دینے کے عادی ہوتے ہیں انہیں مختلف درگاہوں پر حاضری دینے کے حکم بھی جاری ہوتے ہیں اور فیض کے ساتھ رہنمائی (Guidance) بھی ملتی ہے۔ درگاہوں کے اثرات انسان کی شخصیت پر بڑے گہرے ہوتے ہیں جو خواب کی صورت میں انسانوں کو معلومات کے ساتھ ساتھ توڑ کاٹ کا بھی کام کرتے ہیں۔ ان خوابوں میں حقیقی رنگ بھی ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں کو شیطانی خواب بھی آ جایا کرتے ہیں جو درگاہوں کی طرف سے نہیں ہوتے بلکہ شیطانی ہوتے ہیں۔

۴۱۔ درگاہوں سے حکم ملتا ہے

روحانی حکم (Spiritual Orders) بھی درگاہوں سے ہی ملتے ہیں یہ حکم بعض اوقات پیر و مرشد صاحبان کی طرف سے بھی ہوتے ہیں۔ ان احکامات کے ذریعے انسان کو بہت سی روحانی معلومات ملتی ہیں اور اس طرح روحانی رہنمائی ہوتی

Marfat.com

جاتی ہے۔ درگاہی احکامات کے پیچھے بھی روحانی طاقتیں (Spiritual Powers) کام کرتی ہیں جو انسانوں میں مثبت رویوں کو فروغ دیتی ہیں۔ درگاہی حکم تمام کے تمام اچھائی کے ہی ہوتے ہیں۔ ان احکامات پر عمل پیرا ہو کر انسان روحانی منازل کو بڑے احسن طریقہ سے طے کرتا جاتا ہے اور کوئی روحانی غلطی (Spiritual Mistake) نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ ان روحانی احکامات کی پرواہ نہیں کرتے ایسے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ انہیں روحانی فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

۴۲۔ درگاہی بزرگ سے محوِ گفتگو ہونے کا طریقہ آجاتا ہے

درگاہوں پر حاضری دینے سے درگاہی بزرگوں کی رغبت اور توجہ ایسے لوگوں پر ہو جاتی ہے جو صدقِ دل سے درگاہی بزرگوں کا احترام کرتے ہیں اور ان کی درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے خلوص اور پیار کی وجہ سے درگاہی بزرگ ایسے لوگوں سے محوِ گفتگو ہو جایا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ بھی آباء واجداد کی روحانی کیفیت کی تاثیر ہوتی ہے جس کی وجہ سے درگاہی بزرگوں کی توجہ ایسے لوگوں پر ہوتی ہے۔ جن کے آباء واجداد روحانی لڑیوں سے وابستہ ہوتے ہیں ان میں سے کچھ مخصوص لوگوں میں درگاہی بزرگوں سے گفتگو کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

۴۳۔ کشف میں بہتری پیدا ہوتی ہے

کچھ لوگ کشف میں بڑی رغبت رکھتے ہیں۔ وہ اپنا وقت کشف میں لگاتے ہیں لیکن محنت کرنے کے باوجود کشفی کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ روحانی درگاہیں انسانوں میں کشفی کیفیت کو اجاگر کرتی ہیں اور اس میں بہتری کا موجب ہیں۔ کشف کے بھی کئی انداز ہوتے ہیں۔ بعض لوگ کھلی آنکھوں میں کشف کرتے ہیں بعض بند آنکھوں میں، اسی طرح خواب میں کشف کی کیفیت لیتے ہیں۔ روحانی لوگوں کے پاس جانے سے

Marfat.com

روحانی شخصیات کی زیارت احسن طریقہ سے کی جا سکتی ہے۔ کشف میں روحانی بزرگوں کا بڑا اہم رول (Role) ہوتا ہے تب جا کر بات بنتی ہے۔ بعض اوقات کشف میں بھی جھوٹی سچی کیفیات آ جایا کرتی ہیں ان کیفیات کو حقیقی رنگ دینے کے لئے کامل مرشد کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۴۔ مسائل حل ہو جاتے ہیں

مختلف لوگ مختلف مسائل میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں انہیں مختلف قسم کی پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں۔ ان پریشانیوں کے عالم میں وہ مارے مارے پھرتے ہیں حالانکہ درگاہیں انسانوں کے مسائل کے حل کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر صدقِ دل سے حاضری دیتے ہیں اور اپنی امیدیں اور مسائل صاحب درگاہ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو اللہ کی ذات ایسے لوگوں کے مسائل کا خود ہی حل کر دیتی ہے کیونکہ یہ درگاہی لوگ خدا کے بھی پیارے ہوتے ہیں جو خدا کے پیاروں کے پاس جاتے ہیں خدا ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں کرتا جاتا ہے اور مسائل کی بجائے آسانیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور اللہ کا کرم خاص ہو جاتا ہے۔

۴۵۔ رزق میں فراخی آ جاتی ہے

جو لوگ بزرگوں کی درگاہوں پر حاضری دیتے رہتے ہیں ان کے رزق میں بہتری ہوتی جاتی ہے۔ خدا انہیں کھلا رزق دیتا ہے اور رزق کی کمی نہیں رہتی۔ عام طور پر ایسے لوگ جو لنگر کا اہتمام کرتے ہوں گے ان پر بزرگوں کی خاص نظر ہوگی اور ایسے لوگوں کا فیض بھی چلے گا۔ درگاہیں انسانوں کے رزق میں بہتری کا موجب ہوتی ہیں۔ جو لوگ بھی خلوص نیت سے روحانی بزرگوں کے پاس جاتے ہیں یہ روحانی بزرگ خدا کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی دعائیں خدا کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں اور رزق میں فراخی ہوتی جاتی ہے۔

Marfat.com

۴۶۔ذہن تروتازہ ہوجاتا ہے

بزرگوں کے پاس جانے والوں کے ذہن تروتازہ ہوجاتے ہیں۔ جولوگ بزرگوں کی درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کے ذہن صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ بدگوئی کرنا ان لوگوں کی عادت میں شامل نہیں ہوتا۔ درگاہوں پر حاضری دینے والے صاف گوہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی جب کبھی طبیعت میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو ان کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں اور جسم میں درد شروع ہوجاتا ہے۔ کندھوں پر وزن پڑ جاتا ہے اور سر بھاری ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ ایسی بوجھل صورتِ حال میں درگاہی فیض بڑا موثر ہوتا ہے جو انسان کو تروتازہ کردیا ہے۔

۴۷۔جسمانی سکون ملتا ہے

درگاہی فیض سے جسمانی سکون بھی ملتا ہے جو لوگ جسمانی مریض (Physical Patient) ہوتے ہیں۔ ان میں بدسکونی کی کیفیت بھی ہوتی ہے۔ اس بدسکونی کی کیفیت کو ختم کرنے کے لئے روحانی بزرگوں کی درگاہوں پر خاص روحانی فیض ہوتا ہے اور اثر رکھتا ہے۔ درگاہی روحانی فیض بھی لہروں کی مانند ہوتا ہے جو انسانوں پر اثر انداز ہوکر سکون پہنچاتا ہے۔

۴۸۔روحانی غذا میسر آتی ہے

درگاہیں روحانی فیض سے مالا مال ہوتی ہیں جو لوگ بھی ان درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں یہ روحانی درگاہیں روحانی علم کے طالبوں کو خاص قسم کی روحانی لہر دیتی ہیں جو سکون کا باعث ہوتی ہیں۔ ہر انسان کو روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے جو لوگ روحانی غذا کا بہتر استعمال کرنا جانتے ہیں وہ روحانی غذا کی تلاش بھی کر لیتے ہیں۔ جتنی بھی روحانی بزرگوں کی درگاہیں ہیں یہ ساری کی ساری روحانی غذا کا مرکز ہوتی ہیں۔ ان درگاہوں سے روحانی غذا حاصل کرنے کے طریقے ہر ایک کے مختلف

ہو سکتے ہیں اور درگاہی بزرگوں کی روحانی کیفیت کا ادراک بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تب ہی جا کر روحانی غذا احسن طریقہ سے میسر آتی ہے۔ اس میں بھی روحانی پیشوا کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔

۴۹۔ روحانی خوشبو پھیلی ہوتی ہے

درگاہیں روحانی خوشبو سے مہک رہی ہوتی ہیں جو لوگ ان درگاہوں پر جاتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں ان درگاہوں کی روحانی طاقتیں ایسے لوگوں کے ساتھ پیار کرتی ہیں اور انہیں اپنی خوشبو میں رنگ لیتی ہیں۔ یہ خوشبو خاص قسم کی روحانی خوشبو (Spiritual Fragrance) ہوتی ہے جو ہر طرف پھیلی ہوتی ہے۔ اس خوشبو کو بھی ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی مستفید ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں پر بزرگوں کی عنایت خاص ہوتی ہے وہ لوگ اس کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں اور فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔

۵۰۔ حاجات پوری ہوتی ہیں

جو لوگ سچی نیتوں سے درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کی حاجات پوری ہو جاتی ہیں اور مرادیں برآتی ہیں۔ درگاہیں خدا کے کرم سے مالا مال ہوتی ہیں اور ان جگہوں پر جو بھی دعا کی جائے اللہ کی رحمت سے کارگر ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ درگاہی روحانی ہستیاں خدا کے فضل و کرم سے ہی وجود رکھتی ہیں۔ اگر ان پر خدا کا کرم نہ ہو تو ان کے نشانات بھی باقی نہ رہیں۔ درگاہی روحانی فیض کی وجہ انسانوں کی مختلف حاجات پوری ہو جاتی ہیں اور کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔

۵۱۔ لنگر ملتا ہے

کچھ درگاہوں پر ہر وقت لنگر بٹتا رہتا ہے اور لوگ اس لنگر سے بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔ لنگر میں بھی خاص قسم کی تاثیر ہوتی ہے جو لوگ لنگر بناتے ہیں۔ تقسیم کرتے ہیں، ان پر بھی اللہ کا کرم ہوتا ہے اور جو لوگ لنگر کھاتے ہیں وہ بھی خوش نصیب ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ اس لنگر میں خدا کا کرم اور شفاء کی کیفیت شامل ہوتی ہے جو درگاہی روحانی ہستی کی طرف سے لوگوں کو ملی ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ درگاہوں سے ہی لنگر کھا کر گزارہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے وسائل خوراک نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

۵۲۔ روحانی مقام بلند ہوتا جاتا ہے

جو لوگ مختلف درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں ان کے روحانی مقام بلند ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن ایسی حاضری کے لئے ضروری ہے کہ انسان درگاہی بزرگ کی روحانی فتنوں کا بھی ادراک رکھتا ہو۔ اگر ادراک کی کمی ہوگی تو فائدہ کی بجائے نقصان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے حالانکہ جو لوگ مختلف درگاہوں پر حاضریاں دیتے رہتے ہیں ایسے لوگوں میں صفت قلندری نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ درگاہ پر روحانی لہروں کا زور ہوتا ہے اور یہ روحانی لہریں انسانوں پر اثر انداز ہو کر روحانی مقام میں خاص قسم کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔

۵۳۔ تفکرات ختم ہو جاتے ہیں

درگاہوں پر جو لوگ جاتے ہیں انہیں کسی قسم کی فکر نہیں رہتی۔ ایسے لوگ تمام قسم کے تفکرات سے بالاتر ہوتے ہیں۔ جب ان لوگوں کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو یہ لوگ صاحب درگاہ کے پاس جا کر حاضری دیتے ہیں۔ انہیں اپنی رام کہانی سناتے ہیں۔ اس طرح انہیں روحانی فیض نصیب ہوتا ہے اور تمام قسم کے تفکرات ختم ہو جاتے ہیں اور پریشانیاں خوشیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ فکر انسان کے دماغ پر اثر انداز ہو کر انسان کو مختلف روحانی امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں اور انسان مختلف ڈاکٹروں کے پاس مختلف قسم کی ادویات استعمال کرتا ہے۔ لیکن یہ ادویات فائدہ کی بجائے نقصان پہنچاتی ہیں۔ جسمانی نظاموں کو خراب کر دیتی ہیں اس لئے درگاہ ہی ایسی کیفیت رکھتے ہیں جو انسانوں کو تفکرات سے آزاد کروا سکتے ہیں۔

Marfat.com

۵۴۔آفات وبلیات کٹ جاتی ہیں

جو لوگ درگاہوں پر خلوص نیت کے ساتھ جاتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں ایسے لوگوں کی بے شمار آفات وبلیات جو کہ نقصان دہ ہوتی ہیں کٹ جاتی ہیں۔ان آفات وبلیات کی عام انسانوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ آفات وبلیات کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ان آفات وبلیات کی ہر ایک کو تفہیم نہیں ہوتی۔ان کے بارے میں بھی خاص روحانی لوگ ہی جانتے ہیں اور ان کا توڑ حل بھی کر سکتے ہیں۔اسی طرح درگاہی بزرگوں کے پاس بھی روحانی طاقتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے تمام قسم کی آفات وبلیات کٹ جاتی ہیں یا ٹل جاتی ہیں۔لوگ گرداب سے نکل جاتے ہیں اور اچھائی کی طرف ان کی رغبت ہو جاتی ہے۔درگاہی بزرگ جب آفات وبلیات کا خاتمہ کرتے ہیں تو انسانوں کو واضح فرق بھی محسوس ہوتا ہے۔ پھر وہ کہتے سنائی دیں گے کہ ہم نے فلاں بزرگ روحانی ہستی کی درگاہ پر حاضری دی تو ہماری آفات وبلیات کا خاتمہ ہو گیا اور ہم خوشحال ہو گئے۔

۵۵۔دینی دنیاوی بہتری ہو جاتی ہے

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کی دینی اور دنیاوی بلکہ اُخروی زندگیاں بھی کمال کی گزرتی ہیں۔ان جگہوں پر خاص قسم کی روحانی لہریں کام کر رہی ہوتی ہیں جو انسانوں کے تمام تر معاملات پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔خاص طور پر مذہبی جوش و جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔چونکہ درگاہی بزرگ زیادہ تر دین حق کے ماننے والے اور مذہبی ہوتے ہیں۔اس طرح ان کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) مذہبی (Religious) ہی ہوتی ہیں۔یہ لوگ اعلیٰ تصوف والے ہوتے ہیں اسی طرح دنیاوی زندگیوں پر بھی ان بزرگوں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ان درگاہوں پر حاضری دینے والوں میں مخصوص قسم کی کیفیات پیدا ہو جایا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی اخروی

Marfat.com

زندگی بھی خدا کے کرم میں ہوتی ہے۔

۵۶۔جادوٹونوں کے اثرات کا خاتمہ ہوجاتا ہے

جادوٹونوں کے اثرات بھی انسانوں پر بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ان جادو ٹونوں کی وجہ سے بہت سی پریشانیاں آجاتی ہیں۔ان کے بداثرات ختم کروانے کے لئے انسان مارے مارے پھرتے ہیں۔لیکن ان کو توڑ کاٹ کا ماہر روحانی معالج نہیں ملتا جوان اثرات بد کا توڑ حل کر سکے۔یہ درگاہیں توڑ کاٹ کے لئے بڑی مؤثر ہوتی ہیں۔یہاں سے مختلف قسم کی معلومات بھی ملتی ہیں اور توڑ کاٹ (Counter Action) بھی ہوجاتا ہے۔جادوٹونے کرنے کرانے والے بھی غلط لوگ ہی ہوتے ہیں۔یہ انسانوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور ناجائز روپیہ پیسہ بھی کماتے ہیں۔ ان لوگوں کے جادوٹونوں کی وجہ سے معاشرتی بگاڑ بھی پیدا ہوتا جاتا ہے۔خاندانی فسادات بھی ان لوگوں کے جادوٹونوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔درگاہی فیض تمام قسم کے جادوٹونوں کے خاتمہ کا باعث ہوتے ہیں۔ہر درگاہی بزرگ کی روحانی کیفیت بعض اوقات مختلف ہوتی ہے جو کاٹ توڑ کی نہیں ہوتی۔

۵۷۔روحانی رہنمائی ملتی ہے

درگاہوں سے روحانی رہنمائی (Spiritual Guidance) ملتی ہے۔ جولوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں مختلف قسم کی معلومات ملتی ہیں اور ہر مشکل میں رہنمائی بھی ملتی ہے۔جب کوئی پریشان حال شخص درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو بعض اوقات اسے روحانی رہنمائی بھی مل جاتی ہے اور کام ہوجاتا ہے۔مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ہر درگاہ سے ہر شخص کو روحانی رہنمائی نہیں ملتی۔اس میں بھی بزرگوں کی کیفیت کا حساب ہوتا ہے۔جن لوگوں کو روحانی رہنمایا روحانی پیشوا کسی بھی مقام پر بھیجے تو پھر روحانی رہنمائی بہتر انداز سے ہوتی ہے۔روحانی رہنمائی کے بھی کئی طریقے

Marfat.com

ہیں۔ درگاہی بزرگ بعض اوقات کچھ لوگوں کو خواب میں رہنمائی دیتے ہیں۔ بعض اوقات ذہن میں کیفیت آ جاتی ہے اور رہنمائی ہو جاتی ہے۔

۵۸۔ چلہ کشی کے لئے مخصوص مقام

درگاہیں چلہ کشی کے لئے بھی بڑی کارگر ثابت ہوتی ہیں جو لوگ چلہ کشی کا شوق رکھتے ہیں اور عبادت و ریاضت کرتے ہیں۔ درگاہوں پر ان کی روحانی کیفیت میں مزید بہتری پیدا ہوتی جاتی ہے۔ درگاہوں پر خصوصی خدا کا کرم ہوتا ہے۔ چلہ کشی لوگوں کی چلہ کشی میں کامیابی کا موجب درگاہیں ہوتی ہیں۔ درگاہی فیض خاص قسم کا فیض ہوتا ہے۔ جتنے بھی بڑے بزرگ گزرے ہیں انہوں نے چلہ کشی کی اور قرب خداوندی پایا۔ چلہ کشی میں جب کچھ رکاوٹیں اور الجھنیں آتی ہیں تو درگاہی ہستیاں ان الجھنوں کو دور کرنے کی روحانی قوت رکھتی ہیں۔ اس طرح چلہ کشی میں درگاہیں خاص قسم کا سہارا ہوتی ہیں۔

۵۹۔ حق سچ کی پہچان ہوتی ہے

درگاہوں سے جو روحانی فیض ملتا ہے یہ خالص اور حق سچ کا فیض ہوتا ہے جو انسانوں کو گمراہی سے نکال کر اچھائی اور سچائی کی طرف لے جاتا ہے۔ جو لوگ روحانیت کا ادراک نہیں رکھتے ان لوگوں کو درگاہی فیض کے متعلق کچھ خبر نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کو جب ان درگاہوں کی طرف رغبت دلائی جائے تو یہ درگاہیں اچھائی اور سچائی کا پیغام دیتی ہیں اور انسانوں کے دلوں پر اثر انداز ہو کر انہیں حقیقی رنگ میں رنگ لیتی ہیں۔ درگاہیں خدا کے کرم اور فضل سے وجود میں آتی ہیں۔ اس کرم اور فضل کی وجہ سے انسانوں کو سچائی کی طرف راغب کرتی ہیں۔

۶۰۔بزرگان دین سے محبت

جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں ان لوگوں کی بزرگان دین سے محبت بڑھتی ہے۔وہ دین کی حقیقت کو سمجھنے کی سعی کرتے ہیں اور راہ حق تلاش کر لیتے ہیں۔درگاہی طریقہ بزرگوں سے محبت کا طریقہ کار ہے جو لوگ بھی درگاہی فیض سے مستفید ہوتے ہیں وہ بزرگان دین کے تابعدار ہو جاتے ہیں اور روحانی معالجوں کی بھی ایسے لوگ قدر کرتے ہیں اور فیض بھی آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں۔درگاہی روحانی لہریں (Spiritual Waves) انسانوں کو بزرگان دین کی طرف رغبت دلاتی ہیں اور انہیں راہِ حق کی طرف مائل کرتی ہیں۔بزرگوں سے دلی لگن اور پیار ہی اصل روحانیت ہے۔

۶۱۔روحانی فروغ کا جذبہ جنم لیتا ہے

درگاہیں روحانی فروغ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔جب انسان مختلف درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اس کے دل میں بھی تجسس پیدا ہوتا ہے کہ میری بھی درگاہ بنے۔جو لوگ درگاہی فیض سے مالا مال ہوتے ہیں اور اپنے مرشد کے ہر حکم کی تکمیل کرتے ہیں ایسے لوگوں کی درگاہی خواہش بھی خدا کی ذات پوری کر دیتی ہے۔جو لوگ صدق دل سے خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ اور مرشد کامل کی ہدایت کے مطابق روحانی میدان میں اترتے ہیں اور اس میدان میں تجربات اور مشاہدات کرتے ہیں تو ایسے لوگوں میں خدا کا خاص کرم داخل ہو جاتا ہے۔جو ان کی درگاہ بننے کا سبب ہو جاتا ہے اس طرح روحانی فروغ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔درگاہیں خالص روحانی فروغ کا موجب ہوتی ہیں۔

۶۲۔درگاہی حاضری کے طریقہ کار سے آگاہی

ہر بزرگ کی درگاہ پر حاضری دینے کا انداز مختلف ہوتا ہے کیونکہ ہر بزرگ کی روحانی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح ہر طالب کی سوچ اور ادراک میں بھی مختلف کیفیات شامل حال ہوتی ہیں۔اس لئے عام لوگوں کو چاہئے کہ روحانی بزرگ یا درگاہی بزرگ کی روحانی کیفیات کو سمجھیں اور اپنے پیر و مرشد کی ہدایات پر عمل کرنے کی پوری طرح سعی کریں تب جا کر مختلف درگاہوں پر حاضری کے طریقہ کار سے آگاہی ہوتی ہے۔درگاہیں انسانوں کو حاضری کے طریقہ کار سے بھی آگاہی دیتی ہیں۔

۶۳۔ادب و آداب میں بہتری

روحانی طریقہ کار میں ادب کی بڑی اہمیت ہے۔جو لوگ ادب بجالاتے ہیں انہیں روحانیت میں آسانیاں ہوتی جاتی ہیں۔ادب و آداب کی وجہ سے درگاہی روحانی قوتیں متحرک ہو جاتی ہیں اور انسانوں کے مسائل خود بخود حل ہوتے جاتے ہیں۔جو لوگ بحث و تکرار میں پڑ جاتے ہیں۔ناکارہ ہو جاتے ہیں۔فیض سے محروم رہتے ہیں۔درگاہوں سے انسان ادب کرنے کا ڈھنگ اور طریقہ سیکھتا ہے۔جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے رہتے ہیں انہیں مختلف انداز میں حاضری دیتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر حاضری دینے کا طریقہ اور ڈھنگ آجاتا ہے۔درگاہی ادب آداب کی بجاآوری ہی روحانیت کے حصول کا خاص طریقہ ہے۔

۶۴۔مشاہدات میں بہتری

مشاہداتی قوت میں اضافہ کے لئے درگاہیں بڑی کارگر ثابت ہوتی ہیں۔قوت مشاہدہ بڑھ جاتی ہے۔روحانی لوگوں کے لئے مشاہدات بڑے ضروری ہوتے ہیں یہ مشاہدات بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور مختلف لوگ ان مشاہدات میں ہی

Marfat.com

گمراہ بھی ہو جایا کرتے ہیں اس لئے مشاہدات میں صحیح ادراک حاصل کرنا خاص اللہ کے کرم سے ہوتا ہے۔ مختلف درگاہوں پر جا کر مشاہدات کرنے سے مشاہداتی قوت بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ان مشاہدات میں آفات و بلیات بھی بعض اوقات آ جایا کرتی ہیں جو انسانوں کے ذہنوں پر بڑے بڑے اثرات چھوڑتی ہیں۔ جب کوئی شخص کسی بھی درگاہی روحانی ہستی کی زیر نگرانی مشاہدات کرے گا تو اس کی قوت مشاہدہ میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور روحانی روشنی ملتی جائے گی جس کے مختلف طریقوں کی پہلے بھی میں نے وضاحت کی ہے۔

۶۵۔ مراقبات کا فہم

روحانیت میں مراقبات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ان مراقبات کے لئے بھی کامل مرشد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ یہ مراقبات انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو لوگ بے جا مراقبات کرتے رہتے ہیں ان کے سر پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔ کندھے وزنی محسوس ہوتے ہیں اور جسم میں دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگ اپنے آپ کو کائنات کی عظیم ہستی کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسلامی معاشرہ میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے اور جانی نقصان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ درگاہیں انسانوں کو درست سمت کی طرف لے جاتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کی طبیعت میں عاجزی کا عنصر زیادہ ہوتا ہے جو ایسے لوگوں کو گمراہی سے بچا لیتا ہے۔

۶۶۔ توجہ لینے اور دینے کا طریقہ

جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں توجہ لینے اور توجہ دینے کا طریقہ آ جاتا ہے۔ روحانیت میں توجہ دینا اور توجہ لینا خاص قسم کا عمل ہے۔ جس میں توجہ دینے والا ذکر کی کیفیت تیز کر کے دوسرے شخص کے دل کی طرف دھیان کرتا ہے اور اس

Marfat.com

طرح اس دھیان کے ساتھ ہی روحانی کیفیت حرکت میں آ جاتی ہے اور دوسرے شخص کے دل کی حرکت میں تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر سلسلہ نقشبندیہ میں اسے توجہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن درگاہوں پر جو توجہ ملتی ہے وہ خالص روحانی توجہ ہوتی ہے جو بزرگ کی روحانی کیفیت کا عکس ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے روحانیت مختلف لوگوں میں بٹتی چلی جاتی ہے۔

۶۷۔حصولِ روحانیت کے طریقوں سے آگاہی

درگاہیں انسانوں کو حصولِ روحانیت کے مختلف طریقوں سے بھی آگاہی دلاتی ہیں۔ جو لوگ مختلف درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان درگاہوں میں کچھ بزرگ قلندر ہوتے ہیں کچھ قطب' ابدال' غوث' میراں' گنج' عارف' اوطاد' اخیار اسی طرح دیگر عہدوں سے وابستہ درگاہیں ہوتی ہیں۔ ان درگاہوں سے روحانیت حاصل کرنے کے طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ہر ایک بزرگ کی کیفیت سلسلہ ہائے طریقت کے مطابق ہوتی ہے۔ جو لوگ ان درگاہوں کی روحانی کیفیات کو سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ بڑے احسن طریقہ سے روحانی فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ درگاہیں روحانی فیض کا وسیلہ بھی ہوتی ہیں اور ادراک بھی دیتی ہیں۔

۶۸۔روحانی منتقلی کے طریقوں سے آگاہی

درگاہیں انسانوں کو درگاہی فیض کے ساتھ ساتھ روحانی علم کی منتقلی کا انداز بھی بتاتی ہیں اور یہ بھی کہ انسان نے کس طرح روحانی علم سیکھنا ہے اور روحانی ترقی کس طرح ممکن ہے۔ درگاہوں سے روحانی فیض جلد منتقل ہوتا ہے اور با اثر فیض ہوتا ہے۔ درگاہوں پر خدا کا خاص کرم ہوتا ہے وہاں پر مختلف روحانی لوگ حاضری دیتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ حصولِ علم کے طریقوں کو بھی جانتے ہیں اور علم کی منتقلی کے طریقے بھی سیکھ لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکم مرشد کی بڑی اہمیت ہوتی ہے تب جا

Marfat.com

کر روحانی درگاہی بزرگ فیض یاب کرتے ہیں اور روحانی فیض نصیب ہوتا ہے۔

۶۹۔مختلف درگاہوں پر حاضری کے طریقوں سے آگاہی

جب کوئی شخص مختلف درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اس طرح سے درگاہی آداب سے آگاہی ہوتی جاتی ہے۔ جو لوگ درگاہوں کا ادب کرتے ہیں خدا کا ان پر کرم خاص ہوتا ہے۔ کیونکہ ان درگاہوں سے قرآنی روحانی لہریں (Quranic Spiritual Waves) جاری ہوتی ہیں اور مختلف لوگوں پر اثر انداز ہو کر ان میں اللہ کے کرم کا موجب ہوتی ہیں۔ جب ایک انسان مختلف درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اسے حاضری دینے کا ڈھنگ اور طریقہ آجاتا ہے اور یہ بھی خبر ہو جاتی ہے کہ کس درگاہ پر کس طرح حاضری دیتی ہے۔

۷۰۔روحانی پختگی

درگاہیں روحانی پختگی کا موجب بھی ہوتی ہیں جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کی روحانی کیفیت پختہ ہو جاتی ہے۔ جوں جوں انسان روحانی ترقی کرتا جاتا ہے اس طرح اس کی روحانی پختگی بھی ہوتی جاتی ہے۔ درگاہوں پر حاضریاں دینے والے لوگوں کا یقین ہوتا ہے کہ یہ درگاہیں روحانی فیض سے خالی نہیں ہوتیں۔ درگاہوں سے روحانی فیض رواں دواں رہتا ہے جو مختلف لوگوں پر اثر انداز ہو کر ان میں روحانی پختگی کا باعث ہوتا ہے۔ درگاہی حاضریاں روحانی فیض سے خالی نہیں ہوتیں۔

۷۱۔پختہ عقیدہ اور یقین محکم

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کا یقین کامل ہوتا ہے اور ان کے عقائد بھی بڑے پختہ ہوتے ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے درگاہیں بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ انسانوں کے عقائد میں بھی ان کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جو لوگ یقین محکم کے ساتھ

Marfat.com

ان درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان درگاہوں سے انہیں یقین محکم ہی ملتا ہے اور اس طرح روحانی درگاہیں انسانوں کے پختہ عقیدہ اور یقین محکم کی علامت ہوتی ہیں۔

۷۲۔ مختلف روحانی علوم سے آگاہی

جب انسان مختلف درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اس طرح اسے مختلف روحانی لہروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان لہروں میں کچھ لہریں گرم ہوتی ہیں اور کچھ سرد۔ بعض اوقات مختلف قسم کی ملی جلی لہروں سے واسطہ پڑتا ہے جو مختلف روحانی علوم کی روحانی لہریں ہوتی ہیں۔ ہر درگاہ کی مخصوص روحانی کیفیت ہوتی ہے۔ اس طرح ہر درگاہ کی روحانی تاثیر کو سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ ان روحانی لہروں کے بارے میں صرف اور صرف مرد قلندر ہی بہتر جان سکتے ہیں جو مختلف درگاہوں پر حاضریاں دیتے رہتے ہیں اور ان درگاہوں کی تمام تاثیروں کو بھی سمجھتے ہیں۔ یہ بات تب ہی سمجھ میں آتی ہے جب ان مقامات کی زیارت کی جائے جو مختلف روحانی علوم کی حامل ہیں۔

۷۳۔ روحانی احکامات کی تفہیم

درگاہیں روحانی احکامات بھی جاری کرتی ہیں۔ بعض اوقات یہ روحانی حکم خوابوں میں انسانوں کو ملتے ہیں۔ کبھی یہ روحانی حکم بلاواسطہ (Direct) ہوتے ہیں اور سوال و جواب ہو جایا کرتے ہیں۔ ان روحانی احکام کو سمجھنا بھی عام بندے کے بس کی بات نہیں۔ ان احکامات کو بھی وہی لوگ سمجھتے ہیں جو درگاہوں پر حاضری دینے والے ہوتے ہیں۔ درگاہیں انسانوں کو درس کے ساتھ ساتھ روحانی احکامات کی تفہیم بھی دیتی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسانی ترقی کی منازل طے کرتا جاتا ہے۔ روحانی حکم نامے ہر ایک شخص کو نہیں ملتے۔ یہ حکم نامے مخصوص لوگوں کو ملتے ہیں اور مخصوص کیفیت چلتی ہے۔

Marfat.com

۷۴۔روحانی رکاوٹوں سے آگاہی

درگاہیں انسانوں کو ان کی ممکنہ روحانی رکاوٹوں سے متعلق آگاہی دیتی ہیں اور انہیں باخبر رکھتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں وہ روشن خیال ہوتے ہیں۔ انہیں مختلف روحانی رکاوٹوں (Spiritual Hurdles) سے متعلق آگاہی ہوجاتی ہے۔ جب مختلف روحانی رکاوٹوں کا پتہ چل جائے تو ان کا توڑ حل بھی ہوتا جاتا ہے۔ درگاہی طاقتیں ان رکاوٹوں کے متعلق آگاہی کے ساتھ ساتھ ان کا توڑ حل بھی کرتی ہیں۔

۷۵۔دم کے طریقوں سے آگاہی

درگاہی قوتیں دم کے مختلف طریقوں سے بھی آگاہ کرتی ہیں کہ کس شخص کو کس طرح دم کرنا ہے۔ ہر شخص کی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور دم کا انداز بھی مختلف ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ مختلف درگاہی بزرگوں کے پاس حاضری دیتے ہیں انہیں مختلف قسم کے دم کرنے کا ڈھنگ آجاتا ہے۔ یہ روحانی بزرگ ہستیاں دم کے مختلف انداز رکھتی ہیں۔ ہر شخص کے مسائل ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ درگاہی روحانی قوتیں ہر ایک کے مسائل کی کیفیت کو سمجھ کر اس کے مطابق حرکت میں آتی ہیں اور فیض دیتی ہیں۔ جو شخص جیسا گمان لے کر جائے گا ویسا ہی اسے ملے گا۔ یہ درگاہی تاثیر کا اثر ہوتا ہے۔

۷۶۔اخوت' بھائی چارہ' اخلاص جیسی خوبیاں جنم لیتی ہیں

جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان لوگوں میں بے شمار خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بے ضرر ہوتے ہیں یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ دوسرے لوگوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اخوت اور بھائی چارہ کو فروغ دیتے ہیں۔ اخلاص ان کا مقصد عین ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں بے شمار خوبیاں جنم لیتی ہیں۔ درگاہی فیض کی یہ خوبی

ہوتی ہے کہ انسان ظالم نہ بنے بلکہ وہ خدمت خلق کو اپنا شعار بنائے۔ لوگوں سے پیار روا رکھے اور ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے بھی رواداری کا سلوک کرے کیونکہ اسلام کسی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

۷۷۔ بڑوں کا ادب و بچوں سے پیار

روحانی درگاہیں ادب وآداب کا درس دیتی ہیں۔ روحانی لوگوں کو چاہئے کہ بڑوں کا احترام کریں یہی درسگاہوں سے ملتا ہے۔ جو لوگ بڑوں کی عزت کرتے ہیں کامیابیاں ایسے لوگوں کے قدم چومتی ہیں۔ جو لوگ بزرگوں کا ادب نہیں کرتے اُن کا بھی ادب نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو چھوٹوں سے پیار نہیں کرتے وہ بھی اچھے انسان اور اچھے روحانی لوگ نہیں کہلا سکتے۔ اس لئے بڑوں کا احترام اور بچوں سے پیار درگاہوں کا خاصہ ہے۔ جو لوگ ان درگاہی طریقہ کار کو نہیں سمجھتے ان کے لئے درگاہیں کچھ نہیں ہوتیں۔ حقیقت میں یہ درگاہیں بڑوں کا ادب اور بچوں سے پیار کا سبق دیتی ہیں یہی حکم ہمارے پیارے نبی ﷺ کا بھی ہے۔

۷۸۔ باطنی روشنی

درگاہیں باطنی روشنی کا باعث ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ان میں سے بہت سے لوگ باطنی روشنی سے مالا مال ہوتے ہیں لیکن یہ باطنی روشنی مختلف لوگوں کی مختلف کیفیات کے مطابق ہوتی ہے۔ جو لوگ اچھے کردار کے مالک ہوتے ہیں انہیں اچھی باطنی روشنی ملتی ہے۔ جو لوگ بدکردار ہوتے ہیں انہیں روحانی باطنی روشنی بھی کم ملتی ہے اور مضبوط نہیں ہوتی بلکہ حقیقی رنگ سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ جن لوگوں کا باطن روشن ہوتا ہے ان لوگوں کو درگاہی فیض معلوم ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کے باطن روشن نہیں ہوتے وہ پریشان حال ہوتے ہیں۔ یہ درگاہیں باطنی روشنی

(Internal Light) کا موجب ہوتی ہیں جو انسانوں کو سیدھا راستہ دکھاتی ہیں۔

۷۹۔فروغ وسیلہ

درگاہوں سے وسیلہ کو فروغ ملتا ہے۔انسان وسیلہ در وسیلہ روحانی قوتوں تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔کائنات میں عظیم اور طاہر روحانی ہستیاں ہیں۔وسیلہ کے بغیر کوئی بھی کام مکمل نہیں ہوسکتا۔انسان کی پیدائش پر غور کریں تو وسیلہ کے بغیر ممکن نہیں۔اسی طرح روحانیت بھی وسیلہ کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی۔روحانی طاقتیں وسیلہ در وسیلہ ہم تک پہنچی ہیں۔اسی وسیلہ کے ساتھ ہماری موت وحیات وابستہ ہے۔روحانیت میں درگاہی وسیلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔وسیلہ سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔نیکوکار اور سچے وسیلے اللہ کے کرم سے ہی ملتے ہیں اور اس طرح انسان ترقی کی منازل طے کرتا جاتا ہے۔

۸۰۔بزرگوں کی عظمت

درگاہیں ہمیں مختلف بزرگوں کی شان سے متعلق آگاہ کرتی ہیں اور ہمیں راہ حق کی طرف گامزن کرتی ہیں۔درگاہی روحانی فیض سے ہمیں معلومات ملتی ہیں اور دیگر بزرگوں کے متعلق آگاہی ہوتی ہے۔یہ لوگ بھی مختلف بزرگوں کی درگاہوں پر جاتے ہیں اس طرح ان کی ملاقات مختلف طبقات کے لوگوں سے ہوتی ہے۔یہ لوگ مختلف بزرگان دین کی شان اور عظمت بیان کر رہے ہوتے ہیں۔اس طرح نئی نئی معلومات اور روحانی آگاہی ہوتی جاتی ہے۔درگاہیں دیکھ کر انسان میں تجسس پیدا ہوتا ہے کہ میں بھی کچھ نیکی کے کام کروں اور میری بھی درگاہ فیض کا سرچشمہ بنے۔یہ تب ہی ممکن ہے جب درگاہی فیض نصیب ہو اور قرآنی علم رگوں میں گردش کرے۔

Marfat.com

۸۱۔ دین حق کے پرچار کی خوبی

درگاہیں انسان کو دین حق کی طرف راغب کرتی ہیں اور روحانی روشنی سے بھی نوازتی ہیں۔ جو لوگ درگاہی نظام کو نہیں سمجھتے انہیں درگاہی فیض سے آگاہی نہیں ہوتی۔ وہ لوگ ان درگاہی طاقتوں کی تفہیم نہیں رکھتے۔ حالانکہ روحانی طاقتیں درگاہوں پر پوری قوت سے کارفرما ہوتی ہیں اور لوگوں کو راہ حق کے ساتھ ساتھ دین حق کی بھی روشنی دیتی ہیں۔ جو لوگ ایسی جگہوں پر جاتے ہیں وہ مذہبی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ عبادت وریاضت ان کی نس نس میں بسی ہوتی ہے۔ یہ لوگ دین اسلام کی تبلیغ بڑے احسن طریقے سے کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی دین کی دعوت دیتے ہیں۔ درگاہوں پر حاضریاں دینے والوں کی وجہ سے زیادہ لوگ مسلمان ہوتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۸۲۔ نئے نئے لوگوں سے مراسم

درگاہوں پر نئے نئے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں سے تعلقات بنتے ہیں۔ ایک دوسرے سے پیار ومحبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی ہے۔ باہمی میل ملاپ سے لوگوں کے آپس کے تعلقات میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ لوگ ایک دوسرے کی محفلوں میں تشریف لے جاتے ہیں اور آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ درگاہی روحانی طاقتیں آپس کے میل جول بڑھانے میں بڑا اہم رول (Role) ادا کرتی ہیں۔ اس طرح مختلف روحانی میلوں اور عرسوں پر ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

۸۳۔ ارکان اسلام کی پابندی

جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کے عقائد بھی بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ بھی مثبت ہوتی ہے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ توحید پرست ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں بلکہ یہ لوگ مکمل طور پر اسلامی ہوتے ہیں۔ کیونکہ درگاہی روحانی لہریں بھی خالص روحانی لہریں ہوتی ہیں جو دین اسلام کا پرچار کرنے والی ہوتی ہیں۔ درگاہی روحانی فیض کا یہ خاصہ ہے کہ لوگوں کو اسلامی تعلیمات کا درس دیا جائے اور انہیں دین حق کی تعلیم دی جائے اور ارکان اسلام کی پابندی کروائی جائے۔ جو لوگ بھی درگاہوں سے وابستہ ہوتے ہیں ان پر لازم ہوتا ہے کہ وہ مذہب اسلام کا ہر ممکن پرچار کریں اور اس کی حقیقت لوگوں پر واضح کر کے اپنے حلقہ ارادت کو بڑھائیں۔

۸۴۔ مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کی سیرت اور ان سے لگن

درگاہوں پر حاضری سے مختلف انبیاء کرام علیہ السلام سے محبت بڑھتی ہے اور لگن پیدا ہوتی ہے کیونکہ ان درگاہوں پر مختلف لوگ مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کے قصے بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بات ہو رہی ہوتی ہے۔ جس سے عام لوگ بھی مستفید ہو رہے ہوتے ہیں۔ درگاہوں پر لوگ مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے اپنے اپنے رہبر کے ساتھ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ویسے ہی آئے ہوتے۔ وہاں پر مختلف انبیاء کرام کی فضیلت اور برتری بیان کی جارہی ہوتی ہیں اور ان کے روحانی مقام کو اجاگر کیا جارہا ہوتا ہے جو کہ حقیقی روحانی فیض کا پیش خیمہ ہے۔

۸۵۔ آل رسول ﷺ کی شان

روحانی لوگ درگاہوں پر بھی نبی پاک ﷺ کی آل پاک کی فضیلت اور برتری بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ مختلف احادیث کا بیان ہوتا ہے اور نئی نئی معلومات سامنے آتی ہیں۔ تبادلہ خیال کا موقعہ ملتا ہے اور نبی پاک ﷺ کی آل پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت بڑھتی ہے۔ ان درگاہوں پر حب داران آل رسول ﷺ حاضری دیتے ہیں اور اس طرح انہیں مزید روحانی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ جو لوگ

Marfat.com

مختلف احادیث بیان کر رہے ہوتے ہیں اس طرح انہیں درگاہی روحانی فیض مل رہا ہوتا ہے اور سننے والے بھی اس فیض سے خالی نہیں ہوتے۔

۸۶۔خلفاءراشدین کی عظمت

درگاہوں پر جا کر کچھ روحانی لوگ خلفاءراشدین کی شان بیان کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ بڑی شان وشوکت سے کیا جاتا ہے۔اس طرح تمام روحانی قوتیں حرکت آجاتی ہیں اور درگاہی روحانی فیض میں تیزی آجاتی ہے۔شان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے بیان سے خدا کا خاص قرب نصیب ہوتا ہے۔کیونکہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے فلاح پاؤگے۔“

۸۷۔فقہی اصول کی وضاحت

درگاہوں پر فقہی اصولوں سے متعلق بحث ہوتی ہے۔کچھ لوگ مختلف قسم کے مسئلے مسائل بیان کرتے ہیں اور علامہ صاحب انہیں جواب دیتے جاتے ہیں۔اس طرح مذہبی فقہ کے اصولوں کی وضاحت کے ساتھ ساتھ انسان ان فقہی قواعد وضوابط پرعمل پیرا ہوکر ترقی کی منازل طے کرتا جاتا ہے اور اسے دین کا فہم بھی آجاتا ہے۔ بہت سے لوگ مذہبی قواعد وضوابط کی تفہیم نہیں رکھتے۔اس طرح درگاہوں سے انہیں بہت سے مسائل ومعاملات کے جوابات مل جاتے ہیں اور فقہی فہم بھی نصیب ہوتا ہے۔

۸۸۔اولیاءاللہ کی سیرت

جولوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور وہاں پر جا کر مختلف اولیاء کرام کی عظمت اور شان میں کلام پڑھتے ہیں یا وعظ کرتے ہیں۔اس طرح دوسرے لوگوں کو مختلف اولیاء کرام کی سیرت سے آگاہی ہوتی ہے اور مختلف روحانی لہریں

Marfat.com

(Different Spiritual Waves) انسانوں کے معاملات پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں اسطرح روحانی طاقتیں مزید جوبن میں ہوتی ہیں۔ درگاہوں پر جا کر کچھ روحانی لوگ مختلف درگاہی بزرگوں کی شان مختلف انداز میں بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ درگاہی روحانی طاقتیں انسانوں پر اثر انداز ہو کر ان کے تمام تر معاملات میں بہتری کا موجب ہوتی ہیں۔ عام طور پر ان روحانی طاقتوں کی بہت سے لوگوں کو خبر نہیں ہوتی حالانکہ یہ بااثر روحانی طاقتیں ہوتی ہیں۔

۸۹۔ مختلف اذکار کی محفلیں

درگاہوں پر مختلف اذکار کی محفلیں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ کوئی کچھ ذکر پڑھ رہا ہے اور کوئی کچھ۔ لیکن تمام کی خواہش ہوتی ہے کہ فیض حاصل ہو۔ کچھ لوگوں کو ان روحانی طاقتوں (Spiritual Powers) کی خبر ہو جاتی ہے اور بہت سے لوگوں کو ان روحانی طاقتوں کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ اندھیرے میں ہی رہتے ہیں حالانکہ کیفیت ان لوگوں کو بھی مل رہی ہوتی ہے جس کا وہ شعور نہیں رکھتے۔ مختلف قسم کے روحانی قرآنی اذکار بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر ان اذکار کو ہدایت مرشد کے مطابق پڑھا جائے تو سونے پہ سہاگا ہو جاتا ہے۔ مختلف درگاہوں پر لوگ گروہ میں بیٹھ کر ذکر اذکار کرتے ہیں اس طرح اللہ کا ذکر کرنا بھی عین عبادت ہے اور باعث برکت بھی۔

۹۰۔ غرباء پروری

مختلف درگاہیں غرباء پروری کا موجب ہوتی ہیں۔ جہاں لنگر چلتے ہیں اس لنگر میں بھی خدا کا خاص کرم ہوتا ہے۔ جو لوگ لنگر کھاتے ہیں وہ لنگر تقسیم کرنے والوں کو دعائیں دیتے ہیں۔ داتا دربار کی طرف نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں پر ہزاروں لوگ ہر روز کھانا کھاتے ہیں۔ یہ کھانا انہیں فی سبیل اللہ ملتا ہے۔ اس طرح بہت سی درگاہیں انسانوں کو خوراک بھی مہیا کرتی ہیں۔ بعض جگہوں پر تو شہنشائی

Marfat.com

کھانے بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ جس طرح ایران میں حضرت امام علی رضا کی درگاہ پر خاص قسم کا لنگر تقسیم ہوتا ہے جو دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ وہاں پر لاکھوں کھانا کھاتے ہیں۔

۹۱۔ روحانی سیمینار، میلے، کانفرنسز

درگاہوں پر میلوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ کبھی روحانی سیمینار (Spiritual Seminor) کا پروگرام بھی ہوتا ہے اور کبھی مذہبی کانفرنسز کا انعقاد بھی۔ تمام کی تمام روحانی تقریبات عروج کا وسیلہ ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور مذہبی پروگراموں میں شمولیت کرتے اُن کو درگاہی روحانی طاقتیں (Spiritual Powers) اپنے روحانی فیض (Spiritual Blessings) سے مالا مال کر دیتی ہیں۔ بزرگوں کی درگاہیں عام طور پر مساجد کے ساتھ ملحق ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ تمام کے تمام پروگرام روحانی فروغ کا موجب ہوتے ہیں۔ ان میں صرف اور صرف مذہبی اور روحانی لوگ خاص طور پر شرکت کرتے ہیں۔ درگاہوں پر حاضری دینے والے عام طور پر روحانی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ اس طرح ایسے لوگ ان درگاہوں سے زیادہ مستفید ہوتے ہیں۔

۹۲۔ دھمال

دھمال میں بھی روحانی کیفیات پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ دھمال کھیلتے ہیں۔ یہ دھمال ڈانس کی طرح ہی ہوتی ہیں۔ دھمال میں روحانی کیفیت کے ساتھ ساتھ ذکر کی کیفیت بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہے جو خاص قسم کی روحانی غذا ہے۔ جوں جوں ڈھول بج رہا ہوتا ہے دھمالی مست ہوتا جاتا ہے اور جھوم رہا ہوتا ہے۔ یہ بھی کچھ بزرگوں کی روحانی کیفیات کا طریقہ ہے۔ حقیقت میں اس دھمال میں قلبی روشنی اور باطنی فیض میں تیزی آجاتی ہے۔ بہت سی درگاہوں پر دھمال ڈالی جاتی ہے جو کہ

روحانی بزرگ کی روحانی قوت سے اتفاق کرتی ہے اوراس طرح دھمال ڈالنے والوں پر بھی بزرگوں کی نظرِ خاص ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کو دھمال میں وجد آ جاتا ہے۔

۹۳۔ محفلِ سماع کے پروگرام

محفلِ سماع خاص قسم کی محفل ہوتی ہے۔ اس کے لئے انسان باوضو ہو کر محفل میں بیٹھے اور خشوع اور خضوع اور ادب و آداب کا خاص خیال رکھے۔ کیونکہ محفلِ سماع میں روحانی طاقتیں جوبن پر ہوتی ہیں جو کہ مختلف انسانوں پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ محفلِ سماع کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) خاص قسم کی طاقت رکھتی ہیں جو انسانوں میں وجد کے ساتھ ساتھ حقیقت کی طرف بھی رغبت دلاتی ہیں۔ محفلِ سماع کی وجہ سے بعض درگاہوں سے روحانی طاقتیں مختلف لوگوں میں منتقل بھی ہو جایا کرتی ہیں۔ جو لوگ روحانی بزرگوں کے پاس جاتے ہیں انہیں جس طرح کا روحانی فیض جس درگاہ سے مل رہا ہو ویسا ہی انداز اپنایا جائے تا کہ روحانیت کے حصول میں تیزی آتی جائے۔

۹۴۔ روحانی اجتماعات

درگاہوں پر روحانی اجتماع ہوتے ہیں۔ خاص طور پر نوچندی جمعرات کو لوگوں کا زیادہ ہجوم ہوتا ہے کیونکہ نوچندی جمعرات کی روحانیت میں بڑی اہمیت ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں روحانیت کا حصول ہوتا رہتا ہے۔ روحانی اجتماعات خیر و برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور مختلف روحانی اجتماعات میں جاتے ہیں۔ اللہ کا ان پر کرم ہوتا ہے۔ ان اجتماعات میں مختلف روحانی موکل شرکت کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے روحانی لہریں عروج پر ہوتی ہیں اور درگاہی فیض میں بھی تیزی آ جاتی ہے۔

۹۵۔قلندر،غوث،ولی،قطب،اوطاد،اخیار،میراں،گنج،ابدال

زیادہ تر روحانی لوگوں نے مختلف درگاہوں پر حاضری دی اور روحانی فیض سے مالا مال ہوئے۔کوئی قلندر بن گیا،کوئی غوث،کوئی قطب،کوئی ابدال،کوئی اوطاد، کوئی اخیار،کوئی میراں،کوئی گنج۔اسی طرح اپنے بزرگوں کی ہدایات کے مطابق عمل کر کے کوئی قادری بن گیا،کوئی قلندری،کوئی چشتی،کوئی سہروردی،کوئی نقشبندی،کوئی ثنائی۔اسی طرح مختلف درگاہوں سے فیض حاصل کرنے والے مختلف عہدوں کے مالک بن گئے اور مختلف سلاسل کے بانی بھی کہلائے۔یہ صرف بزرگان دین کے در پر حاضری کی وجہ سے انہیں یہ مقام حاصل ہوا جو کہ عام سی بات نہیں۔بلکہ درجہ کمال کا فیض ہے۔درگاہی فیض کا ثانی کوئی دوسرا فیض نہیں ہوسکتا لیکن اس کے لئے روحانی رہنمائی کی بڑی اہمیت ہے۔تب جا کر درگاہی فیض سے فیض یاب ہوا جا سکتا ہے۔

۹۶۔غیر مذہبوں پر اثرات

درگاہوں کی اپنی مخصوص شان ہوتی ہے۔مختلف مذاہب کے لوگ بھی درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ان لوگوں کی حاجات اللہ کی ذات پوری کر دیتی ہے جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں،ایسے لوگوں کو درگاہی روحانی طاقتیں فیض یاب کرتی ہیں اور اس طرح دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام بھی قبول کر لیتے ہیں۔درگاہی روحانی قوتیں ان لوگوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہو کر دینِ حق میں شامل کر لیتی ہیں۔

درگاہی فضیلتوں کے متعلق میں تو یہ کہوں گا کہ تمام روحانی بزرگوں کی درگاہیں مختلف قسم کی روحانی طاقتوں کا مرکز ہوتی ہیں۔ان جگہوں سے مختلف قسم کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) نکلتی ہیں جو انسانوں کے معاملات پر اثر انداز ہو کر ان میں تبدیلی کا موجب ہوتی ہیں۔درگاہیں انسانوں کے معاشی، معاشرتی، اخلاقی، نفسیاتی، جنسیاتی، ذہنی، اخلاقی، جسمانی اور روحانی معاملات پر

Marfat.com

اثر انداز ہو کر ان میں تبدیلی اور بہتری کا موجب ہیں۔ جو لوگ صدقِ دل سے ان درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں خدا ان کی تمام امیدوں کو پورا کر دیتا ہے۔ کیونکہ درگاہی روحانی بزرگ اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں خدا ان لوگوں کے وسیلہ کی وجہ سے اپنا کرم خاص کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام قسم کی آفات و بلیات کٹ جاتی ہیں۔ روحانی ترقی ہوتی جاتی ہے اور روحانی غذا بھی درگاہوں سے میسر آتی ہے۔

درگاہیں انسان کو وہ کچھ عنایت کرتی ہیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔ جو ذکر لینا چاہے اسے ذکر ملتا ہے۔ جو جس قسم کی بھی جائز خواہش رکھتا ہو اور اسے درگاہ پر حاضری دینے اور مانگنے کا طریقہ آتا ہو تو ایسے لوگوں کی دعائیں خدا قبول کر لیتا ہے اور مسائل مسائل نہیں رہتے۔

درگاہیں انسانوں کی تمام تر کیفیات پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں اور ان میں تبدیلی کا موجب ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان درگاہوں میں روحانی لہروں (Spiritual Waves) کے بڑے گہرے اثرات ہوتے ہیں جو انسانوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اور ان میں تبدیلی کا باعث ہوتے ہیں۔ انسانوں میں مثبت تبدیلی برپا کرنے میں درگاہوں کا بڑا عمل دخل ہے۔

Marfat.com

درگاہی بے ضابطگیاں اور انکی اصلاح

(Shrines Disorders Disorders And Their Formation)

درگاہوں پر مختلف مذہب و مسالک کے لوگ حاضریاں دیتے ہیں اور ہر ایک کے نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہوتا ہے کہ یہ درگاہیں کچھ نہیں دیتیں۔ ان کا کوئی خاص مقصد نہیں ہے۔ حالانکہ درگاہوں کی بڑی فضیلت اور عظمت ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اس علاقہ میں درگاہ تیار کروائی جہاں پر لوگ بالکل درگاہ کے قائل نہیں۔ ان کا عقیدہ درگاہوں کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کا مقام عظیم ترین ہے۔ اگر وہاں پر درگاہ نہ ہوتی تو آج ہمیں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور باقی درگاہیں بھی بالکل نہ ہوتیں۔ آپ ﷺ کی سنت کو اپنانا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ اگر ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت سے انکار کریں گے تو یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔ اس طرح درگاہیں بھی اسی لیے وجود میں آتی گئیں جن لوگوں نے عشق رسول ﷺ کو اپنا شعار بنایا اللہ تعالیٰ نے ان کا رتبہ بلند کر دیا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وہ لوگ روشن خیال کہلائے جاتے ہیں اور ان کی درگاہوں پر ہزاروں لاکھوں لوگ حاضری دے کر اپنے دل کی مرادیں اللہ سے پوری کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ درگاہیں راہِ حق دکھانے میں انسانوں کی معاونت کرتی ہیں۔ جو روحانی لوگ ہوتے ہیں انہیں خاص طور پر درگاہوں سے معلومات ملتی ہیں۔ وہ ان معلومات کی روشنی میں لوگوں کے مسائل کا حل نکالتے ہیں۔ بزرگوں کی درگاہیں بنانا کوئی بُری بات نہیں۔ جو لوگ اپنے بزرگوں کی درگاہیں تعمیر کرتے ہیں ان پر اللہ کا کرم ہوتا ہے۔ جن کی درگاہیں تعمیر ہو رہی ہوتی ہیں ان پر بھی خدا کا کوئی خاص کرم ہی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے درگاہیں بن جاتی ہیں۔ برصغر پاک و ہند میں بہت سے روحانی بزرگوں کی درگاہیں عرصہ دراز سے

Marfat.com

چلی آ رہی ہیں اور مزید بنتی رہتی ہیں۔ اس طرح ایران' عراق اور شام میں بھی عظیم روحانی ہستیوں کی درگاہیں موجود ہیں۔ جو روحانی فیض کا سرچشمہ ہیں۔ خاص طور پر غوثِ پاکؒ سرکار کی درگاہ خاص قسم کے روحانی فیض سے مالا مال ہے۔

اب میں ایسے لوگوں کا تذکرہ کروں گا جو درگاہی بے ضابطگیوں کا موجب ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اصلاحی تدابیر کو بھی زیرِ بحث لاؤں گا۔

۱۔ نشئی لوگ

درگاہی نظام کے بگاڑ میں زیادہ تر نشئی لوگوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ یہ لوگ درگاہوں پر جا کر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں اور نشہ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ چرس پیتے ہیں۔ کچھ بھنگ رگڑ کر پی رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ ہیں جو شراب پیتے ہیں۔ کچھ ہیروئن بھی پیتے ہیں جو جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو سختی سے منع کرنا چاہئے جو درگاہوں کے تقدس کو پامال کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ملک وقوم اور معاشرے کیلئے ناسور ہوتے ہیں۔ اسی طرح درگاہوں پر ڈیرے ڈال کر بیٹھے ہوتے ہیں جو کہ انتہائی غلط کام ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ان لوگوں کے خلاف سخت ایکشن لے جو مذہبی بگاڑ کا موجب ہیں اور معاشرہ کی تباہی کر رہے ہیں جو کہ انتہائی غلط اقدام ہے۔

۲۔ مختلف وارداتیں اور جرائم

درگاہوں پر جرائم پیشہ لوگ بھی پناہ لے لیتے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ درگاہوں کی بدنامی کا موجب ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ بدعقیدہ ہوتے ہیں اور دین کی طرف ایسے لوگوں کی رغبت نہیں ہوتی۔ ماردھاڑ ان کا طریقہ ہوتا ہے۔ درگاہوں پر بھی چوری کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کی جیبیں کاٹ لیتے ہیں۔ مختلف قسم کے جرائم کرتے رہتے ہیں جو کہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ جیب تراشی ان لوگوں کا پیشہ ہوتا ہے جو کہ جرم ہے۔ اس کے علاوہ بدکاری کرنے میں بھی کسر نہیں چھوڑتے۔ ان لوگوں کے

مقاصد نیک نہیں ہوتے ہیں۔ اچھے لوگوں کی بدنامی کا باعث یہ لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور انہیں پولیس کے حوالے کیا جائے تا کہ درگاہیں ایسے لوگوں سے پاک ہو جائیں۔

۳۔ ناچ گانے ڈانس

کچھ لوگ درگاہوں پر ناچ گانے اور بھنگڑے ڈالتے ہیں جو کہ بالکل غلط طریقہ ہے اور غیر اسلامی انداز ہے۔ ایسے لوگ روحانی اقدار (Spiritual Waves) کی نفی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ڈانس کے ساتھ گانے گاتے ہیں اور یہ گانے بھی فحش ہوتے ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ درگاہوں کو ایسے لوگوں سے پاک رکھنا چاہیئے کیونکہ درگاہیں خوش بختی کی علامت ہوتی ہیں۔ غلط لوگوں اور گانے بجانے اور ڈانس کرنے والوں کو چاہیئے کہ درگاہوں پر اس قسم کی حرکات سے گریز کریں۔

۴۔ مجرے

بعض اوقات درگاہوں پر لوگ مجرے بھی کرواتے ہیں جو کہ بالکل غلط طریقہ ہے اور درگاہی نظام کو خراب اور بدنام کرنے کا طریقہ ہے۔ جو لوگ اس قسم کی حرکات کرتے ہیں ان کا کوئی دین مذہب نہیں ہوتا۔ درگاہوں پر مجرے وغیرہ کروانا کوئی اچھی بات نہیں بلکہ یہاں پر تو عبادت و ریاضت ہونی چاہیئے۔ نیکی کا درس دیا جائے اور گمراہی سے نکال کر اچھائی کی طرف لوگوں کو راغب کیا جائے۔

۵۔ ناقص لنگر

درگاہوں پر عام طور پر لنگر تیار کیا جاتا ہے مثلاً سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش" لاہور دربار کے باہر بہت سے لوگ چاول کی دیگیں فروخت کر رہے ہوتے ہیں۔ ان دیگوں کے چاولوں میں ریت بھی شامل ہوتی ہے۔ جو لوگوں کے لئے بیماریاں پیدا

کرنے کا موجب ہے۔ بہت پڑھے لکھے لوگ ان لوگوں سے ریت ملے چاول خرید کر غرباء میں لنگر تقسیم کرتے ہیں جو کہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ لنگر میں صفائی ستھرائی انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ لنگر وہی ٹھیک ہوتا ہے جو خود صفائی کے ساتھ تیار کروایا جائے زیادہ دیگیں چڑھانے کی بجائے چند کلو چاول صفائی ستھرائی سے پکا کر تقسیم کئے جائیں تو بازاری دس دیگوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ بازاری چاول ناقص اور ریت بھرے ہونے کی وجہ سے لوگوں کے لئے مختلف بیماریاں پیدا کرنے کا موجب ہیں۔ انہیں سختی سے منع کرنا چاہئے یا اس انتظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ لوگوں کو ناقص لنگر سے پیدا ہونے والے امراض سے بچایا جا سکے۔

۶۔ فاحشہ مردوزن

درگاہوں پر فاحشہ مردوزن بھی آتے ہیں جو کہ برائیاں پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں بے حیائی ہوتی ہے جو اچھے لوگوں کی بھی بدنامی کا موجب ہیں۔ جسم فروشی ان لوگوں کا پیشہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ معاشرہ میں خرابی پیدا کرتے ہیں اس طرح بہت سے جرائم بدعقیدہ لوگوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی عقیدہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ درگاہوں کا ادب و احترام نہیں رکھتے بلکہ ظاہری صورت میں درگاہوں کو ماننے والے ہوتے ہیں۔ بداعمال لوگ ہوتے ہیں۔ روحانی لوگوں کی بدنامی کا باعث یہ لوگ ہوتے ہیں۔ جنسی ہوس ان پر سوار ہوتی ہے جو کہ غلط انداز ہے۔

۷۔ خلافتی جھگڑے

مختلف روحانی بزرگوں کی درگاہوں پر خلافتی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی کوئی اپنے آپ کو خلیفہ ظاہر کرتا ہے کبھی کوئی۔ اس طرح سگے بھائی بھی آپس میں لڑتے جھگڑتے نظر آئیں گے۔ یہ خلافتی جھگڑے بھی بعض اوقات قتل و غارت تک

Marfat.com

پہنچ جاتے ہیں۔ درگاہوں پر لوگ خلوصِ نیت سے حاضری دیتے ہیں اور نذرانہ ڈالتے ہیں۔ اس نذرانہ کی تقسیم میں یہ جھگڑے وقوع پذیر ہوتے ہیں حالانکہ اس قسم کے جھگڑوں سے بچنا ہی اصل درویشی ہے۔ جو لوگ ان جھگڑوں میں پڑ جاتے ہیں۔ روحانی طاقتیں ایسے لوگوں کی پکڑ کرتی ہیں اور نقصان ہو جاتا ہے جس کی اپنے لوگوں کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ خلافتی جھگڑوں سے بچنا چاہئے اور حکم مرشد کی تعمیل کرنی چاہئے۔

۸۔ حرص و لالچ

درگاہوں پر کچھ لوگوں میں حرص و لالچ پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ درگاہوں سے کچھ فیض نہیں حاصل کر سکتے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کی لالچ نہیں ہونی چاہئے۔ کچھ لوگ لنگر اکٹھا کرتے جاتے ہیں اور پھر گھر لے آتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہی روحانیت ہے۔ حالانکہ درگاہوں پر کسی قسم کی بھی حرص و لالچ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ روحانیت میں حرص و لالچ والے لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ جو لوگ حرص و لالچ سے کام لیتے ہیں درگاہی فیض سے محروم رہتے ہیں ایسے لوگوں کی روحانی ترقی نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ لنگر کی تقسیم کے طریقہ کار کو چھوڑ کر اپنا ہی طریقہ شروع کر دیتے ہیں اور غلط طریقہ سے لنگر حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہوتا ہے اور درگاہی آداب کے خلاف ہے۔

۹۔ دھکم پیل وافراتفری

درگاہوں پر حاضری دینے والوں میں کچھ لوگ روحانی انداز کو نہیں سمجھتے اور دھکم پیل سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ دھکم پیل ان کے لئے روحانی نقصان کا موجب ہوتی ہے۔ درگاہوں پر سلام کرنے کے لئے ادب و آداب کو بجالانا چاہئے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ جو لوگ اپنی باری کا انتظار کئے بغیر قطار توڑ کر حاضری دیتے ہیں یہ بھی روحانی غلطی (Spiritual

Marfat.com

(Mistake) ہوتی ہے۔ جس کی بعض اوقات پکڑ بھی ہو جایا کرتی ہے۔ درگاہ پر دھکم پیل ہونا اچھی بات نہیں اس طرح روحانی کیفیت میں بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور کسی بھی شخص کی دل آزاری بھی ہو سکتی ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ جو لوگ روحانی فہم نہیں رکھتے وہ دھکم پیل کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک غلطی ہوتی ہے۔

۱۰۔ جیب تراشی

درگاہوں پر جیب تراش بھی ہوتے ہیں جو سادہ لوگوں کی جیبیں کاٹ لیتے ہیں اور رقم چرا لیتے ہیں۔ درگاہوں پر لوگ ملک کے مختلف اطراف سے حصولِ روحانیت کے لئے تشریف لاتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ جیب تراش ایسے لوگوں کا کوئی دین مذہب نہیں ہوتا۔ جیب تراشی ان لوگوں کا پیشہ ہوتا ہے۔ درگاہوں پر حاضری دینے والے لوگ روحانی مستی میں مست ہوتے ہیں۔ اس مستی کے عالم میں جیب تراش اپنا کام کر جاتے ہیں۔ ان جیب تراشوں کا کوئی دین مذہب نہیں ہوتا یہ بدعقیدہ لوگ ہوتے ہیں جرائم کرنا ان کی عادت بن جاتی ہے۔

۱۱۔ بدعقیدہ لوگ

عقیدہ بد میں وہ تمام لوگ آتے ہیں جو دینِ اسلام سے غافل ہوتے ہیں۔ راہِ حق پر گامزن نہیں ہوتے۔ بے جا بحث مباحثہ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے آباء واجداد کے اسلامی انداز کو نہیں مانتے ہیں۔ دینِ حق سے روگردانی کرتے ہیں، فرائض سے جان چھڑاتے ہیں۔ احکامات خداوندی کو بجا نہیں لاتے اور درگاہوں پر حاضری کا غلط انداز اپناتے ہیں۔ خدا کی وحدانیت میں بھی مخلوق کو شامل کر لیتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی ذات واحد لاشریک ذات ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس کے بعد محمد ﷺ اللہ کے پیارے رسول ہیں ان کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی اصل عقیدہ ہے جو حق سچ اور برحق بات ہے۔ اس کے برعکس

Marfat.com

جو بھی عقائد ہیں عقیدہ بد میں ہی آتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی اطاعت عین فرض ہے۔ جو بھی اس سے روگردانی کرتا ہے بدعقیدہ کہلائے گا۔

۱۲۔ غیر شرعی رسومات

درگاہوں پر حاضریاں دینے والے غیر شرعی رسومات کو بھی فروغ دیتے ہیں جو کہ غلط طریقہ ہے۔ کوئی بھی ایسی رسم جو شریعت کے ساتھ ٹکرائے وہ باطل قوت کہلائے گی۔ جو لوگ درگاہوں پر جا کر غیر شرعی انداز اختیار کرتے ہیں۔ وہ بہت بڑی غلطی کرتے ہیں۔ بزرگ بھی اس قسم کی غلطیوں کو برا جانتے ہیں۔ تمام قسم کی غیر شرعی رسومات سے گریز کرنا چاہئے اور اسلامی اقدار (Islamic Values) کو فروغ دینا چاہئے۔ درگاہوں پر شرعی طریقہ کار کے مطابق حاضری دینی چاہئے اور غلط رسومات کو ختم کرنا چاہئے۔ روحانی بزرگوں کی عزت اور تکریم کرنی چاہئے۔ انہیں روحانی طور پر زندہ اور با اثر مانا جائے اور غلط رسومات کو ختم کیا جائے۔

۱۳۔ دنیاوی اور بے مقصد گفتگو

کچھ لوگ درگاہوں پر جا کر بے جا گفتگو شروع کر دیتے ہیں جو کہ بالکل غلط بات ہوتی ہے۔ کسی بھی درگاہ پر حاضری دیتے وقت فضول گفتگو سے اجتناب کیا جائے۔ درگاہی تقدس کا خیال کیا جائے۔ اسلامی اقدار پر گفتگو کی کوئی ممانعت نہیں۔ لیکن دنیاوی گفتگو اور بحث مباحثہ سے ہر ممکن گریز کرنا چاہئے۔ جو لوگ اپنی ذاتی کہانیاں شروع کر دیتے ہیں اور بے مقصد گفتگو کرتے ہیں ایسے لوگ بالکل غلط ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی درگاہی پکڑ بھی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے قرآنِ کریم کے روحانی اذکار کریں اور اپنے آپ کو بے جا گفتگو سے بچائیں۔

۱۴۔ سلام کرنے کے غلط انداز (پشت)

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو چاہئے وہ حاضری دینے کا انداز بھی سیکھیں۔ کبھی بھی کسی روحانی بزرگ کو پیچھا نہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح بھی انسان

Marfat.com

روحانی پکڑ میں آ سکتا ہے۔ درگاہی بزرگ کو سلام کرتے وقت روحانی شخص کو چاہئے کبھی بھی پشت درگاہ کی طرف نہ کرے ورنہ روحانی قوتیں حرکت میں آ کر روحانی بگاڑ کا موجب ہو سکتی ہیں۔ جس سے انسان کو نقصان ہو سکتا ہے۔ جس کی اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ روحانی طاقتیں کبھی مردہ نہیں ہوتیں۔ بزرگوں کو سلام کرنے کے طریقہ بھی سیکھنا چاہئے۔ کسی بھی درگاہ پر حاضری دینے کے لئے ضروری ہے کہ ادب و آداب بجالائے جائیں۔ بے ادبی کا انداز مفید نہیں ہوتا۔ فائدہ کی بجائے نقصان ہو جاتا ہے۔ جو لوگ درگاہی سلام کے آداب نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ درگاہوں پر حاضری نہ دیں۔ جو لوگ فہم اور ادراک رکھنے کے باجود پرواہ نہیں کرتے انہیں روحانی نقصان ہوتا ہے۔

۱۵۔ فراڈیئے بابے

درگاہوں پر کچھ لوگ پیر بنے بیٹھے ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ روحانیت کے اصولوں اور طریقوں سے واقف نہیں ہوتے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا بابا کہلاتے ہیں یعنی روحانی پیشوا' درگاہوں پر بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ انہیں قسمت کا حال بتاتے ہیں جبکہ ان کی اپنی قسمت زوال پذیر ہوتی ہے۔ درگاہوں پر جا کر دم کرتے ہیں۔ حساب لگاتے ہیں۔ اپنے آپ کو روحانی طور پر بڑا شخص تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ درگاہ پر حاضری دینے والوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی طرف ہرگز رجوع نہ کریں بلکہ صاحب درگاہ کی طرف اپنی توجہ رکھیں۔ اس قسم کے فراڈ بابوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ یہ لوگ بھی گمراہی ہوتے ہیں۔ جو بڑی روحانی طاقت کے سامنے بیٹھ کر اپنے جنتر منتر کا پرچار کرتے ہیں۔ اپنے ہی روحانی رنگ کے فراڈ میں لوگوں کو ملوث کر کے بھاری رقم بٹورنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ کسی بھی درگاہ پر جا کر کسی بھی طرح کا حساب لگانا اچھی بات نہیں ہوتی یہ طریقہ بھی غلط ہی ہوتا ہے۔ ادب کے خلاف ہے۔

Marfat.com

۱۶۔ بچوں کا اغواء

بعض بچے گھروں سے لڑ جھگڑ کر درگاہوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان درگاہوں پر کچھ درندہ صفت انسان بھی حاضری دیتے ہیں جو بچوں کو اغواء کر کے ان سے غلط کام بھی لیتے ہیں اور انہیں موت کے گھاٹ بھی اتار دیتے ہیں۔ جس طرح جاوید نامی شخص کے کیس کا واقعہ کافی عرصہ تک اخباروں کی زینت بنا رہا۔ جس نے مختلف بچوں کا قتل کیا اور ان بچوں میں زیادہ تر بچے ایسے ہی تھے جو درگاہوں سے پکڑے گئے اور ان پر ظلم ہوتا رہا۔ اس لئے درگاہوں پر آنے والے سب لوگ اچھے عقیدہ کے مالک نہیں ہوتے۔ ان لوگوں میں کچھ حرامی بھی ہوتے ہیں جو درگاہی نظام کو بدنام کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ درگاہی نظام کو فلاپ کیا جائے۔ حالانکہ درگاہیں عبادت و ریاضت میں بہتری کا موجب ہوتی ہیں۔

۱۷۔ پلید لوگ

درگاہوں پر حاضری دینے والے زیادہ تر پلید لوگ ہوتے ہیں جو درگاہی حاضری کے طریقہ کار کو نہیں سمجھتے۔ حالانکہ درگاہوں کا روحانی فیض قوی اور پاک صاف ہوتا ہے۔ پلید لوگ بھی روحانیت سے خالی ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو پاکی پلیدی کی ہوش نہیں ہوتی۔ یہ لوگ بھی چکر باز ہوتے ہیں۔ پلیدی کے عالم میں درگاہوں کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو روحانی طور پر سزا یافتہ ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ پلیدی ان کا مقدر ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کا روحانی علاج کروانا چاہئے تاکہ ان کی پلیدی پاکیزگی میں بدل جائے۔ خاص طور پر غلط علم پڑھنے والے زیادہ تر پلید ہی ہوتے ہیں۔

۱۸۔ غلط علم پڑھنے والے

جو لوگ درگاہوں پر جا کر غلط علم دہراتے ہیں اور اس کا ورد کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ ہوتا ہے۔ غلط قسم کے علم پڑھنے والے لوگ بھی روحانیت کی بجائے

Marfat.com

شیطانیت سیکھ رہے ہوتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ غلط علوم میں کالا علم اور دیگر تمام وہ علوم جو انسانوں کی فلاح کی بجائے انہیں نقصان دینے والے ہوں۔ غلط علم پڑھنے والوں کے حلیے بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کسی کا فائدہ نہیں کر سکتے بلکہ نقصان کرنا ان کی عادت میں ہوتا ہے۔ غلط علم پڑھنے کی وجہ سے ان لوگوں کی شکلیں بھی بگڑی ہوئی ہوتی ہیں اور منہ پر لعنت برس رہی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو بھی درگاہوں سے دور رکھا جائے تو اچھی بات ہے۔

۱۹۔ کالے علم والے لوگ

کالا علم ایک شیطانی علم ہے۔ اس علم کو پڑھنے والے بھی شیطان کے چیلے بن جاتے ہیں۔ کالا علم سیکھنے اور سکھانے والے دونوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ یہ لوگ بھی درگاہوں پر جا کر اپنا ہی ڈھونگ رچانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی شیطانی قوتوں کو فروغ دینے کی سعی کرتے ہیں۔ درگاہوں پر سادہ لوگ ان لوگوں کے چکر میں آ کر اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ کالے علم والے لوگ بھی درگاہوں پر ڈیرے ڈال کر بیٹھے ہوتے ہیں حالانکہ ان کے عمل شیطانی ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو روحانی لوگ کہلاتے ہیں۔ روحانیت سے ان کا دور کا تعلق نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی روحانی لہریں شیطانی کیفیات رکھتی ہیں جو انسانوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔

۲۰۔ ناقص غذا

درگاہوں کے گرد ناقص غذا میسر آتی ہے۔ جو ہوٹل درگاہوں کے نزدیک ہوتے ہیں ان میں صفائی اور نفاست کم ہوتی ہے۔ حالانکہ ایسی جگہوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ کیونکہ دور دور سے لوگ حاضری کے لئے ان جگہوں پر تشریف لاتے ہیں اور ناقص غذا کی وجہ سے وہ بیمار پڑ جاتے ہیں۔ کئی کئی دن کا کھانا کھانے کو نصیب ہوتا ہے۔ جو ہوٹل والوں کی چکر بازی ہوتی ہے اور پیسہ

Marfat.com

کمانے کا ذریعہ بھی۔ انہیں خبر ہوتی ہے کہ زائرین ادھر سے ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ان ہوٹل والوں کو چاہیے کہ اعلیٰ غذا کا اہتمام کریں۔ ناقص غذا سے گریز کریں اور انسانوں کی فلاح کے لیے کام کریں۔ ان کی صحتوں کا بھی خیال رکھیں۔ ناقص غذا کے اڈے درگاہوں کے قریب زیادہ ہوتے ہیں انہیں چیک کیا جائے اور اِن پر پابندی لگائی جائے تاکہ وہ اعلیٰ غذا کا اہتمام کریں۔

۲۱۔ معاشرتی برائیاں

درگاہوں پر معاشرتی برائیاں عام پائی جاتی ہیں۔ عام طور پر ان پڑھ لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں میں معاشرتی برائیاں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ پڑھے لکھے بھی ہوتے ہیں لیکن روحانی جل تھل کی وجہ سے ان کی عقل پر بھی پردے پڑ جاتے ہیں اور وہ جاہل اور ان پڑھ لوگوں کو روحانی پیشوا تسلیم کر لیتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن انہوں نے حلیہ بڑا زبردست بنایا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھے لکھے روحانی مریض بھی ان کے چکر میں آ جاتے ہیں۔ روحانیت بڑا وسیع میدان ہے۔ اس میں مختلف لوگ مختلف کیفیات لے کر چلتے ہیں۔

درگاہوں پر جو لوگ حاضری دیتے ہیں ان میں ان پڑھ اور پڑھے لکھے دونوں قسم کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو لوگ روحانی لگن رکھتے ہیں اور روحانی حسابات کو سمجھتے ہیں ان لوگوں سے روحانی غلطیاں کم ہوتی ہیں۔ وہ معاشرتی برائیوں (Social Evil) سے اپنے آپ کو بچا کر رکھتے ہیں۔ فضول گفتگو نہیں کرتے۔ ملنسار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا رویہ ہمدردانہ ہوتا ہے۔ پیار محبت والے لوگ ہوتے ہیں جو لوگ بے راہ روی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ درگاہوں پر جا کر بگاڑ کا موجب بنتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا دین مذہب کچھ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۲۲۔خدائی دعوؤں والے لوگ

کچھ لوگ درگاہوں پر بیٹھ کر اپنے آپ کو بہت بڑا روحانی انسان ظاہر کرتے ہیں اور اپنی تعریفیں خود ہی کرنا شروع کر دیتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ایسے لوگ بھی درگاہوں پر جا کر بدنظمی پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔عام اور سادہ لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کرنے کی سعی کرتے ہیں اپنے آپ کو بہت بڑا روحانی معالج کہتے ہیں۔جھوٹے دعوے کرتے ہیں حالانکہ روحانیت کا ایسے لوگوں کو فہم نہیں ہوتا۔

جو لوگ بھی درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ درگاہی تقدس کا خیال کریں۔کبھی بھی ایسی غلطی نہ کریں جو درگاہی روحانی قوت سے ٹکرانے والی ہو۔جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے رہتے ہیں اور اچھے عقیدہ کے لوگ ہوتے ہیں ان لوگوں میں یہ درگاہی بے ضابطگیاں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔عام طور پر بدعقیدہ لوگ ہی درگاہوں پر جا کر بداعمالیاں کرتے ہیں۔جو کسی مذہب مسلک کے نہیں ہوتے ان کی زندگیاں فراڈ پر بسر ہو رہی ہوتی ہیں۔ایسے لوگ اس دنیا اور آخرت میں بھی ذلیل وخوار ہوتے ہیں جو بزرگوں کی تعظیم نہیں کرتے اور ان کا حکم بجا نہیں لاتے۔

درگاہی بے ضابطگیاں بے شمار قسم کی ہیں۔لیکن اس باب میں میں نے چند ایک کا تذکرہ کیا ہے تا کہ عام لوگ بھی ان بے ضابطگیوں سے بچ سکیں اور درگاہی حاضری میں بہتری کا انداز اپنائیں تا کہ روحانی ترقی ہوتی جائے۔

Marfat.com

درگاہی فیوض وبرکات کی خصوصیات

(Graciousnesses of Shrines And Their Characteristics)

جولوگ درگاہوں سے روحانی فیض حاصل کر چکے ہوتے ہیں ان لوگوں میں مختلف قسم کی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ لوگ دوسرے لوگوں کے لیے باعث شفاء ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ان کی دعاؤں میں خاص قسم کی تاثیر پیدا کر دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بھی دعا کریں وہ قبول ومقبول ہو جاتی ہے۔ یہ درگاہیں روحانی فیض سے مالا مال ہوتی ہیں جو لوگ اِن درگاہوں پر جا کر حاضری دیتے ہیں وہ لوگ کبھی بھی روحانی فیض (Spiritual Blessings) سے خالی نہیں لوٹتے۔ درگاہوں میں بھی کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔ کچھ درگاہیں طاہرین کی ہوتی ہیں جہاں سے فیض بھی اچھے لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ طاہرین کے فیض کی تاثیر بڑی ہی موثر ہوتی ہے جس میں عام طور پر طالب کی آنکھوں سے آنسو نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح غوث' قطب' ابدال' اوتاد' اخیار' ولی وغیرہ کی درگاہیں بھی روحانی فیض کا سرچشمہ ہوتی ہیں۔ ان درگاہوں سے فیض روحانی طاقتوں (Spiritual Powers) کے مطابق حاصل ہوتا رہتا ہے اور مختلف لوگوں کو تقسیم ہوتا جاتا ہے۔ درگاہی فیض کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ذکر کا جاری ہونا

درگاہوں پر حاضری کی وجہ سے زائرین کے ذکر جاری ہو جاتے ہیں جو لوگ روحانیت کے حصول کے لیے ان درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان لوگوں کے ذکر خود بخود جاری ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ درگاہی بزرگ کی کیفیت بھی ذکر کرنے کروانے والوں میں تھی۔ اس لیے اس کی تاثیر دوسرے لوگوں پر ظاہر ہو کر ذکر کو بھی

Marfat.com

جاری کر دیتی ہے۔ کچھ لوگ ذکر کے عادی ہوتے ہیں ان کا ذکر تو چلتا ہی رہتا ہے لیکن درگاہوں پر جا کر اس میں مزید نکھار آ جاتا ہے۔ بعض لوگ اس روحانی میدان سے واقف نہیں ہوتے اس کے باوجود ان لوگوں کے ذکر جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک نئی تبدیلی ہوتی ہے جو انسان کو درگاہوں سے نصیب ہو جاتی ہے۔

۲۔ جسمانی کپکپی

درگاہوں پر حاضری دینے سے جسم کانپنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان اپنے اندر عجیب سی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ یہ کیفیت عام اوقات میں نہیں ہوتی۔ جب کسی صاحب درگاہ کے پاس حاضری دی جائے تو اس وقت یہ تبدیلی جسمانی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ انسان کا جسم خود بخود کانپنا شروع ہو جاتا ہے۔ جسم میں ایک خاص قسم کی کیفیت برپا ہو جاتی ہے۔ یہ کپکپی کی کیفیت ہر ایک پر وارد نہیں ہوتی۔ یہ صرف اور صرف خاص بندوں پر طاری ہوتی ہے۔ جو روحانیت کا شوق رکھتے ہوں اور ان کے آباؤ اجداد کی بھی روحانی وراثتی طاقتیں ساتھ کام کر رہی ہوں۔

۳۔ آنکھوں سے آنسو کا بہنا

بعض اوقات درگاہوں پر حاضری دینے سے ایک خاص قسم کی روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور دل کی کیفیت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ انسان کا مزاج نرم پڑ جاتا ہے۔ یہ آنسو بھی خاص نوعیت کے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ایسے لوگوں میں روحانی طاقتیں منتقل ہو رہی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے یہ آنسو خود بخود بہنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ روحانی طور پر مریض بھی ہوتے ہیں ان لوگوں کے آنسو بھی نکل رہے ہوتے ہیں۔ مریضوں اور روحانی طاقت حاصل کرنے والوں کی روحانی کیفیت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ تکلیف کی وجہ سے آنسوؤں کا بہنا الگ بات ہے جبکہ روحانی کیفیت کی وجہ سے آنسوؤں کا بہنا اچھی علامت ہے۔

۴۔ کندھوں اور پٹھوں پر بوجھ

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کے کندھوں کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں اور ان پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ سر بھی وزنی ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ روحانی مریض ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان لوگوں کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں اور جسم میں اکڑاؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو روحانی طاقتیں (Spiritual Powers) بھی ساتھ ساتھ کام کر رہی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان طاقتوں کے اثرات کمزور روحانی طاقت کے حامل لوگوں پر پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کے پٹھے وغیرہ کھنچ جاتے ہیں اور جسم وزنی محسوس ہوتا ہے اور جسم سست پڑ جاتا ہے۔

۵۔ جسمانی سکون

درگاہی فیض میں جسمانی سکون ہوتا ہے جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور وہاں سے کچھ حاصل کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں کے لیے یہ لوگ جسمانی سکون کا باعث ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی روحانی پڑھائیاں جاری وساری رہتی ہیں۔ جن کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو جسمانی سکون ملتا رہتا ہے۔ درگاہی فیض کی ایک خاص لہر ہوتی ہے جو جسمانی سکون کا باعث ہوتی ہے۔ جو لوگ اس قسم کا فیض رکھتے ہیں ان کے پاس جانے سے انسانوں کی مشکلیں اللہ پاک آسان کر دیتے ہیں۔ درگاہی فیض انسان کو مکمل جسمانی سکون پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے جو لوگ اس فیض سے فیض یاب ہوئے ہوں ان کی دنیا الگ ہی ہوتی ہے ان کے مشاہدات بڑے دلچسپ اور پر اثر ہوتے ہیں۔

۶۔ وجدانی کیفیت

درگاہی فیض میں بعض اوقات وجدانی کیفیات بھی شامل ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان پر وجدانی لہریں (Intuitive Waves)

اثر انداز ہو کر خاص قسم کی کیفیت برپا کر دیتی ہیں۔ وجدانی کیفیات ہر انسان پر وارد نہیں ہوتیں۔ یہ کیفیات بھی مخصوص انسانوں پر اثر کرتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں سے زیادہ لگن رکھتے ہیں ان لوگوں پر ان لہروں کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں اس طرح ایسے لوگوں میں وجد آ جایا کرتا ہے۔

۷۔سکونِ قلب

درگاہیں سکونِ قلب کا ذریعہ ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں سکونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔ جب کسی بھی شخص کو روحانی غذا مل رہی ہو تو اس شخص کو سکونِ قلب بھی مل رہا ہوتا ہے۔ درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو سکونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قلب میں روحانی روشنی (Spiritual Light) کی لہریں حرکت پذیر ہوتی ہیں جو انسان کو روشن خیال بنا دیتی ہیں۔ روحانیت سکونِ قلب کا ذریعہ ہے۔ یہ سکون صرف اور صرف ذکر الٰہی میں ملتا ہے۔ ذکر الٰہی کے لیے روحانی نظام اور روحانی لہروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح ذکر میں مزید نکھار اور سکونِ قلب کے لیے درگاہیں بہترین جگہیں ہیں۔

۸۔آداب میں بہتری

درگاہوں پر حاضری دینے سے درگاہی آداب سے واقفیت ہو جاتی ہے جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں چاہئے صاحب درگاہ کو پیٹھ نہ کریں اور ادب و آداب کا خیال رکھیں۔ اونچی آواز سے گفتگو نہ کریں۔ دنیاوی گفتگو سے اجتناب کریں۔ روحانی اقدار (Spiritual Values) کا خاص خیال رکھیں ایک دوسرے کا احترام کریں۔ بے جا تنقید سے گریز کریں۔ بحث مباحثہ ہرگز نہ کریں۔ کچھ لوگ درگاہوں پر جا کر اپنی درویشی جگاتے ہیں اور اپنی ہی سربراہی اور درویشی کو فروغ دیتے ہیں جو کہ ادب کے خلاف ہے۔ صاحب درگاہ کی حاضری کے دوران کبھی

بھی ایسی غلطی نہیں کرنی چاہئے جو باعث پکڑ ہو۔ کسی بھی حاضری دینے والے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ وہاں پر بیٹھ کر اپنی پیری دیکھائے حالانکہ وہاں پر تو خود سائل بن کر جانا ہی اچھی بات ہے۔ ایسے لوگوں پر خدا کا کرم ہوتا ہے۔

۹۔ تفکرات سے چھٹکارہ

درگاہوں پر حاضری دینے والے تفکرات سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو فکر نہیں ہوتی۔ یہ لوگ ہر قسم کے فکر سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی پریشانیاں خدا خود ہی دور کر دیتا ہے۔ اور اپنا کرم خاص کر دیتا ہے۔ درگاہوں پر حاضری دینے کی وجہ سے تمام قسم کی پریشانیاں چھوٹ جاتی ہیں۔ انسان کے اندر مخصوص قسم کی لہریں کام کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ انسان کو کسی قسم کی فکر نہیں ہوتی وہ اپنی مستی میں مست ہو جاتا ہے روحانی فیض ملتا رہتا ہے اور سکون ہوتا جاتا ہے۔ روحانی الجھنیں دور ہوتی جاتی ہیں خدا کا کرم خاص بھی ایسے لوگوں پر ہوتا ہے جو خدا کی عبادت میں مشغولِ عمل رہتے ہیں۔

۱۰۔ کھلی آنکھوں میں مشاہدات

روحانیت میں بعض لوگوں کو کھلی آنکھوں میں مشاہدات ہوتے ہیں بعض مخفی چیزیں کھلی آنکھوں میں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ فیض بھی درگاہوں سے ہی نصیب ہوتا ہے یا درگاہ سے وابستہ لوگوں میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے جو کہ درشتی عنصر ہوتا ہے لیکن صاحب درگاہ یا کسی بھی روحانی ہستی کی بیٹھک سے یہ ادراک کھل جاتا ہے۔ کھلی آنکھوں میں زیارات صرف اور صرف ایسے لوگوں کو ہی ہوتی ہیں جن کے آباؤ اجداد روحانی کیفیت کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہو۔ پیرو مرشد یا صاحب دربار کا کام اس میں نکھار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں میں یہ صلاحیت پہلے سے موجود ہوتی ہے جو روحانی پس منظر کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔

۱۱۔ بند آنکھوں سے مشاہدات

درگاہوں کے روحانی فیض کی یہ بھی خوبی ہوتی ہے کہ اس فیض سے روحانی نظر بھی کھل جاتی ہیں اور انسان وہ کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے جو اس کے سامنے ظاہری طور پر نہیں ہوتا لیکن نظر آ رہا ہوتا ہے۔ ان مشاہدات میں کچھ مشاہدات حقیقی بھی ہوتے ہیں اور کچھ غیر حقیقی بھی۔ ان مشاہدات میں بھی روحانی پس منظر (Spiritual Background) کا بڑا عمل ہوتا ہے۔ بند آنکھوں کے کچھ مشاہدات بالکل سچے ہوتے ہیں اور کچھ بالکل جھوٹے۔ ان مشاہدات کی بناء پر کچھ لوگ روحانی فیصلے کرتے رہتے ہیں جو کہ غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ بند آنکھوں کے مشاہدات وہی درست ہوتے ہیں جو درگاہی بزرگ کی کیفیت سے ربط رکھتے ہیں اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

۱۲۔ خواب میں مشاہدات

خواب میں بھی درگاہی بزرگوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ کچھ بزرگ روحانی ہستیاں مختلف لوگوں کو خواب میں روحانی معلومات (Spiritual Information) دیتی ہیں۔ جو کہ بالکل درست ہوتی ہیں۔ ان خوابوں میں قرآنی اسباق بھی شامل ہوتے ہیں اور درگاہی بزرگوں کی پڑھائیاں بھی۔ اس طرح خواب میں مختلف بزرگوں کی زیارت بھی ہوتی ہے۔ آباء واجداد کی زیارات بھی ہو جایا کرتی ہیں اور معلومات بھی مل جاتی ہیں۔ اسمیں بھی بعض لوگوں کے خواب سچے اور بعض کے جھوٹے بھی ہو سکتے ہیں لیکن بزرگوں کے ساتھ مربوط خواب حقیقت پر ہی مبنی ہوتے ہیں۔ اور معلومات بھی سچی ہوتی ہیں۔

۱۳۔ معلومات' پیغامات

کچھ درگاہیں معلومات اور پیغامات بھی دیتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں بعض اوقات معلومات (Informations) بھی ملتی ہیں

اور پیغامات (Massages) بھی ملتے ہیں جو کہیں سچے بھی ہوتے ہیں اور جھوٹے بھی۔ کچھ لوگوں کی روحانی کیفیت سچی ہوتی ہے اور اور کچھ لوگوں کی جھوٹی۔ اس طرح مختلف لوگ مختلف کیفیت رکھتے ہیں۔ درگاہی معلومات اور پیغامات کبھی بالواسطہ اور کبھی بلاواسطہ ہوسکتے ہیں اور ان کی کیفیات بھی مختلف ہوسکتی ہیں کبھی غصہ اور نرمی مختلف قسم کی کیفیات اور انداز میں پیغامات ملتے رہتے ہیں جو کہ روحانی پیغامات کہلاتے ہیں۔ یہ پیغام ہر عام شخص پر واضح نہیں ہوتے یہ مخصوص بندوں پر وارد ہوتے ہیں۔

۱۴۔ روحانی حکم

درگاہوں سے بعض لوگوں کو روحانی حکم نامے جاری ہوتے ہیں۔ ایسی تمام کی تمام معلومات بعض اوقات بالکل حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں پر یہ حکم واضح نہیں ہوتے وہ جھوٹی بات کر دیتے ہیں جس سے روحانی حکم (Spiritual Orders) میں اونچ نیچ آ جاتی ہے۔ کچھ لوگ روحانی احکامات پر یقین رکھتے ہیں اور کچھ ان احکامات پر بالکل یقین نہیں رکھتے۔ روحانیت میں ان روحانی احکامات کی بڑی اہمیت ہے۔ ان احکامات میں بعض اوقات روحانی اسباق سے متعلق آگاہی ہوتی ہے۔ بعض اوقات حلف لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مختلف قسم کی معلومات سے آگاہی دلائی جاتی ہے۔ یہ حکم روحانی ہوتے ہیں لیکن ان میں دینی دنیاوی اور اخروی زندگی کے متعلق حکم بھی شامل ہوتے ہیں۔

۱۵۔ بلاواسطہ فیض

درگاہی فیض بعض اوقات بلاواسطہ ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں طالب خود بخود صاحب درگاہ کے حضور پیش ہوتا ہے اور فیض ملتا جاتا ہے۔ اس طریقہ فیض میں واسطہ کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ یہ فیض بلاواسطہ (Direct) فیض ہوتا ہے۔ انسان خود ہی صاحب درگاہ کے پاس جا کر سوال وجواب کرتا ہے اور مختلف اسباق سناتا ہے اور اپنے

Marfat.com

فیض کا حصہ لے لیتا ہے جو کہ مخصوص طریقہ حصول فیض ہے۔ اس طریقہ میں روحانی طاقتیں خودبخود حرکت میں آ جاتی ہیں اور روحانی پس منظر کے مطابق انسان کو نواز دیتی ہیں اور درگاہی فیض نصیب ہوتا جاتا ہے۔

۱۶۔ بالواسطہ فیض

ایسا روحانی درگاہی فیض جو کسی واسطے سے انسان میں آتا ہے اور ایسے فیض کو بالواسطہ روحانی فیض کہیں گے۔ جو لوگ خود بزرگوں کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے بلکہ وہ بالواسطہ (Indirect) حاضری دیتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی درگاہی فیض نصیب ہوتا ہے لیکن یہ طریقہ بھی اچھا طریقہ ہے۔ جس میں انسان اپنی بات درگاہوں تک کسی حوالہ سے پہنچاتا ہے اور فیض یاب ہو جاتا ہے۔ درگاہی روحانی طاقتیں انسانوں کو دونوں طریقوں سے نوازتی ہیں۔ جو لوگ خدا کا کلام پڑھتے ہیں اور درگاہوں کو وسیلہ سمجھتے ہیں اس طرح ان کا پڑھا ہوا کلام باا ثر ہو جاتا ہے اور روحانی طاقتیں ان کے ساتھ ہو جاتی ہیں جو روحانی فیض کا موجب ہوتی ہیں۔

۱۷۔ باا ثر فیض

درگاہی فیض باا ثر فیض ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں انہیں باا ثر فیض میسر آتا ہے۔ درگاہی فیض ملاوٹ سے پاک ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ مختلف قسم کی روحانی پڑھائیاں کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ درگاہی پڑھائیاں بڑی موثر ہوتی ہیں اور انسانوں پر اثر انداز ہو کر ان کے لیے باعثِ شفاء اور ہر معاملہ کے لیے آسانی پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ جو انسان درگاہی فیض سے فیض یاب ہوتے ہیں انہیں مخصوص قسم کی روحانی لہریں (Specific Spiritual Waves) میسر آتی ہیں۔ جو باا ثر ہوتی ہیں۔ ان لہروں سے تمام قسم کے معاملات میں بہتری اور اچھائی آتی جاتی ہے۔ مشکلیں آسان ہوتی جاتی ہیں اور

Marfat.com

آسانیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔

۱۸۔جلالی اور جمالی فیض

کچھ درگاہی بزرگوں کی کیفیت میں جمال اور کچھ کی کیفیت میں جلال پایا جاتا ہے۔روحانی فیض دونوں طریقوں سے کام کرتا ہے۔جو بزرگ جلالی طبیعت کے ہوتے ہیں ان کا فیض بھی بڑا تیز ہوتا ہے۔ایسے لوگ بادشاہوں کو بھی کچھ نہیں سمجھتے بلکہ ان کی اپنی ہی دنیا ہوتی ہے۔ یہ بزرگ بڑے گرم جوش ہوتے ہیں اور فیض بھی تیزی کے ساتھ منتقل کرتے ہیں۔ جبکہ جمال والے بزرگ انسانوں کو حاضری کے لیے بلاتے رہتے ہیں لیکن فیض کی منتقلی کا طریقہ بڑا سست ہوتا ہے۔ جولوگ روحانی ادراک رکھتے ہیں وہ ان کیفیات کو دیکھ اور پرکھ سکتے ہیں۔ جمال وکمال اور جلال یہ سب روحانی کیفیات کے نام ہیں۔

۱۹۔ادراکی کیفیت میں بہتری

درگاہیں انسانوں کے ادراک میں بہتری پیدا کرتی ہیں۔ جولوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں۔ان لوگوں کی ادراکی کیفیت میں بہتری پیدا ہوجاتی ہے۔ جو لوگ درگاہی بزرگوں کی حاضری دینے والے ہوتے ہیں ان لوگوں کے پاس جاکر بھی ادراک کھل جاتا ہے۔ درگاہیں روحانی ادراک کا موجب ہوتی ہیں۔ جوں جوں انسان درگاہوں پر حاضری دیتا ہے اس طرح اس کی ادراکی روحانی کیفیت میں مزید نکھار آتا جاتا ہے۔درگاہی ادراک بھی خاص قسم کا ادراک ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے دوسرے درگاہی بزرگوں سے روابط قائم ہوجاتے ہیں اور روحانی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے۔ جولوگ قربِ خدا کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں ان کے لیے بنیادی چیز روحانی ادراک ہے تب جاکر قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے۔

۲۰۔قرآنی فیض

درگاہوں پر روحانی فیض کی لہریں سرگرم ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں انہیں یہ روحانی فیض نصیب ہوتا ہے۔ درگاہیں عام طور پر اللہ کے کرم سے ہی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن لوگوں نے قرآنی وظائف واوراد کو اپنا شعار بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں درگاہی لبادہ میں زندہ رکھا حالانکہ درگاہیں صرف اور صرف قرآنی فیض کی وجہ سے زندہ ہوتی ہیں۔ جس جس بزرگ ہستی نے قرآن کریم کا ورد کیا اور اس دنیا سے چلے گئے۔ لیکن ان کے پڑھے ہوئے اوراد کبھی مردہ نہیں ہوتے۔ ان کی روحانی کیفیات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ ان کا روحانی فیض بھی ہمیشہ قائم ودائم رہے گا۔ درگاہیں قرآنی علم کی روشنی سے روحانی طور پر روشن ہوتی ہیں جو لوگ قرآنی علم پڑھتے گئے ان پر اللہ کا کرم جاری وساری رہے گا وہ مرنے کے بعد بھی قرآنی علم کی وجہ سے زندہ ہیں۔

۲۱۔اوراد کی تفہیم

درگاہیں مختلف قرآنی اوراد کی تفہیم دیتی ہیں جو لوگ قرآن کریم سے لگن رکھتے ہیں اور روحانیت کی طرف ان لوگوں کی رغبت ہے ان کے اوراد درگاہوں پر جا کر تیز ہو جاتے ہیں اور ان میں مزید بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ درگاہیں یہ بھی بتاتی ہیں کہ کس درگاہ پر کونسا ورد اچھا ہے۔ ہر درگاہ کی اپنی روحانی کیفیت ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر درگاہ کے ورد وظائف بھی ایک دوسری درگاہ سے مختلف ہوتے ہیں اس طرح روحانی لہروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ درگاہیں روحانی اوراد کی تفہیم کا ذریعہ بھی ہیں۔

۲۲۔روحانی علاج واصلاح

درگاہوں سے روحانی علاج بھی ہوتا ہے۔ جو لوگ روحانی مریض ہوتے ہیں اپنے پیرومرشد کی ہدایت کے مطابق عمل نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو درگاہوں سے

Marfat.com

رہنمائی (Guidance) نہیں مل سکتی ہے تاکہ اپنے پیر و مرشد کی اطاعت میں آجائیں اور اپنے روحانی مقام (Spiritual Status) کو خراب نہ کریں۔ درگاہیں انسانوں کی اصلاح میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جو لوگ بدچلن اور بدراہ ہو چکے ہوتے ہیں درگاہیں ایسے لوگوں کو اچھائی کی طرف لانے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ تمام قسم کی روحانی امراض کا علاج درگاہوں پر حاضری سے ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ ان جگہوں پر اللہ کا کرمِ خاص ہوتا ہے اور عبادت و ریاضت ہو رہی ہوتی ہے۔

۲۳۔ معاشرتی مسائل کا حل

درگاہیں معاشرتی مسائل کے حل کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کے معاشرتی مسائل (Social Values) خود بخود ہی حل ہوتے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ باقاعدہ طور پر درگاہوں پر مخصوص مقاصد کے لیے حاضری دیتے ہیں اس طرح ان کے معاشرتی مسائل کا حل ہو جاتا ہے اور بگڑی سنور جاتی ہے۔ اس دنیا میں بہت سے معاشرتی مسائل ہیں جن کی وجہ سے لوگ پریشانِ حال ہیں۔ درگاہیں انسانوں کے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ انہیں سکون بھی دیتی ہیں۔ تمام قسم کے معاشرتی مسائل (All type of Social Problems) کا حل درگاہوں سے ممکن ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ روحانی علم بھی ساتھ ساتھ چلتا ہے اور مسائل بھی حل ہوتے جاتے ہیں۔ درگاہیں خدا کے کرم سے وابستہ ہوتی ہیں۔

۲۴۔ اخلاقی تربیت

درگاہیں انسان کی اخلاقی تربیت بھی کرتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر جانے کے عادی ہوتے ہیں ان لوگوں میں عاجزی کی خوبی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے اخلاق میں بھی مثبت تبدیلی (Positive Change) آتی جاتی ہے۔

Marfat.com

ویسے بھی نبی پاک (ﷺ) کا فرمان ہے۔ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔'' درگاہیں انسانوں میں تبدیلی برپا کرتی ہیں اور اخلاق میں بہتری لانے کا موجب ہوتی ہیں۔ درگاہوں پر مختلف لوگ حاضری دیتے ہیں جو مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اس طرح ان کے آپس میں تعلقات میں بہتری آجاتی ہے اور اخلاق سنور جاتے ہیں۔

درگاہی نظام انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب کرتا ہے اور ان کے اخلاق کو سنوارنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

۲۵۔ معاشی بہتری

درگاہیں معاشی بہتری میں بھی بڑا اہم رول ادا کرتی ہیں جو لوگ معاشی بدحالی کا شکار ہوتے ہیں وہ درگاہوں پر جا کر خدا سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعائیں خدا قبول فرمالیتا ہے اس طرح ان کی معاشی بدحالی، معاشی خوشحالی میں خدا بدل دیتا ہے۔

بہت سے لوگ معاشی الجھنوں کا شکار ہوتے ہیں اور مختلف وسیلوں کی تلاش میں سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ درگاہیں انہیں سچے وسیلوں کی طرف راغب کرکے ان کی معاشی عروج کا سبب بنتی ہیں۔ درگاہوں پر کی گئی دعائیں خدا کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں اور پریشانیاں رفع ہوجاتی ہیں۔ معاشی بدحالی خوشحالی میں بدل جاتی ہے۔

۲۶۔ جسمانی بیماریوں سے چھٹکارہ

درگاہی فیض میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس سے تمام قسم کی جسمانی امراض ختم ہوجاتی ہیں۔ جوں جوں انسان درگاہوں پر حاضری دیتا ہے تو اس کی جسمانی بیماریوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ درگاہوں پر شفاء کی روحانی لہریں عروج پر ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے جسمانی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر جا کر مختلف

Marfat.com

جسمانی امراض کے لیئے دعا کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے درگاہیں بڑا اہم رول ادا کرتی ہیں۔ تمام قسم کی روحانی امراض کا حل اور خاتمہ درگاہی روحانی قوتوں کے ذریعے ممکن ہے جو کہ درگاہوں پر کارفرما ہوتی ہیں۔

۲۷۔ کردار سازی

درگاہیں انسان کی کردار سازی بھی کرتی ہیں۔ جو لوگ اچھے کردار کے مالک نہیں ہوتے درگاہی فیض کے ذریعے ان کے کردار میں مثبت تبدیلی (Positive Changes) بھی لائی جا سکتی ہے۔ وہ لوگ اپنی اصلاح کر لیتے ہیں درگاہی روحانی لہریں مخصوص قسم کی روحانی کیفیت رکھتی ہیں۔ ان میں اصلاح بھی موجود ہوتی ہے اور کردار سازی بھی۔ جو لوگ درگاہی بزرگوں سے وابستہ ہوتے ہیں ان کے کردار بھی بڑے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ بدکاری یا بدکرداری ان کے روحانی مقام (Spiritual Status) کے خلاف ہوتی ہے۔ عام طور پر نیکوکار لوگ ہی درگاہوں کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ خدا کا ایسے لوگوں پر خاص کرم ہوتا ہے۔

۲۸۔ ذہنی ترقی

درگاہی فیض ذہنی ترقی کا موجب بھی ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان کے ذہن بڑے صاف ہوتے ہیں۔ روحانی لہروں کے اثرات کی وجہ سے ذہن میں روحانی لہریں سرایت کر جاتی ہیں اور انسان ذہنی طور پر تر و تازہ محسوس کرتا ہے۔ ذہن میں نئی نئی چیزیں اور معلومات آتی ہیں جو انسان کو ترقی کی طرف گامزن کرتی ہیں۔ درگاہی فیض روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ذہنی ترقی کا موجب بھی ہے۔ درگاہوں پر روحانی لوگوں کی حاضریاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ بھی کچھ روحانی لہریں ہوتی ہیں۔ جو مختلف اذہان پر اثر انداز ہو کر ذہنی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔

Marfat.com

۲۹۔نفسیاتی امراض کا خاتمہ

کچھ لوگ نفسیاتی امراض (Psychological Problems) میں مبتلا ہوتے ہیں اور پریشانِ حال رہتے ہیں۔انہیں اپنی پریشانیوں کی وجہ سے کچھ کیفیات لاحق ہو جاتی ہیں۔جنہیں نفسیاتی مسائل کا نام دیا جا سکتا ہے۔یہ نفسیاتی امراض کسی نہ کسی واقعہ یا حادثہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔جو لوگ آپس کے باہمی تعلقات میں توازن نہیں رکھتے اور اپنے معاملات کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں ایسے لوگوں کو مختلف قسم کی پریشانیاں لاحق ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔جو کسی نہ کسی ایکشن (Action) یا ری ایکشن (Reaction) کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ان امراض کا تعلق انسانی ذہن سے ہوتا ہے۔درگاہی فیض کی یہ خوبی ہے کہ اس سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ ممکن ہوتا ہے۔

۳۰۔لاعلاج امراض کا علاج

درگاہی فیض سے لاعلاج امراض کا علاج ممکن ہے۔جن لوگوں کو لاعلاج امراض لاحق ہو جاتی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ درگاہی فیض سے فیض یاب ہوں اور اپنے آپ کو لاعلاج امراض سے بچائیں۔لاعلاج امراض عام طور پر کسی نہ کسی روحانی پکڑ کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ایسے لوگوں کی بہت سی روحانی امراض خود بخود ہی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔لاعلاج امراض میں ایڈز' کینسر وغیرہ کی امراض شامل ہوتی ہیں اس کے علاوہ کچھ امراض وراثتی بھی ہوتی ہیں۔درگاہی روحانی فیض کے ذریعے ان امراض کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔

۳۱۔آفات وبلیات سے چھٹکارہ

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کو مختلف آفات و بلیات سے چھٹکارہ حاصل ہو جاتا ہے۔جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے رہتے ہیں۔ان لوگوں کی

آفات وبلیّات کٹتی جاتی ہیں اور معاملات میں بہتری ہوتی جاتی ہے۔ جوں جوں انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ آفات وبلیّات بھی انسانوں کے ساتھ ساتھ ہی کام کرتی ہیں۔ ان تمام قسم کی بلیات کا توڑ حل درگاہی حاضری میں موجود ہے۔ کیونکہ آفات و بلیّات کی کیفیت اور درگاہی فیض کی کیفیت ایک دوسرے کے متضاد قوتیں ہیں۔ حاضری کی وجہ سے یہ دونوں قوتیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ ان قوتوں کے ٹکراؤ سے درگاہی قوتیں اپنی قوت کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۳۲۔ ہوائی فضائی کیفیت کا ادراک

درگاہی فیض کا یہ خاصا ہے کہ انسانوں کو فضائی مخلوق کے بارے میں روشناس کر دیا جائے۔ درگاہی روشنیاں بڑی قوت کے ساتھ انسان پر اثر انداز ہو جاتی ہیں اور انہیں فضائی مخلوق کے متعلق بھی آگاہ کرتی ہیں۔ جو لوگ فضائی مخلوق کا ادراک نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ درگاہوں پر حاضری دیں اور درگاہی روحانی فیض کے مطابق اپنا انداز اپنائیں تا کہ درگاہی بزرگ کی نظرِ خاص طالب پر پڑے اور اس کا دل بھی روحانی روشنی سے روشن ہو جائے۔ اس درگاہی روشنی ملنے کے بعد انسان میں ایسی قوتیں کارفرما ہو جاتی ہیں کہ انسان ہوائی اور فضائی مخلوق کو بڑے احسن طریقہ سے دیکھ سکتا ہے اس میں پیرومرشد کا بھی بڑا کمال ہوتا ہے۔

۳۳۔ روحانی اسباق کی دہرائی

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کے روحانی اسباق خود بخود چلنا شروع ہو جاتے ہیں کچھ لوگ روحانی اسباق (Spiritual Lessons) کی دہرائی کے لیے مختلف درگاہوں کا سہارا لیتے ہیں۔ جو لوگ صاحب درگاہ کے پاس جا کر ذکر اذکار کرتے ہیں ایسے لوگوں کی روحانی طور پر حفاظت صاحب درگاہ ہی کرتے ہیں اور اللہ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ روحانی اسباق کی دہرائی کے لیے درگاہیں بڑا اہم

Marfat.com

کردار ادا کرتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر جا کر اسباق کی دہرائی کرتے ہیں انہیں زیادہ روحانی طاقتوں کا حصول ہوتا جاتا ہے اور خطرہ بھی نہیں ہوتا ہے ورنہ عام جگہوں پر روحانی حملہ (Spiritual Attack) کے امکانات (Chances) ہوتے ہیں۔

۳۴۔تلاوت کلام پاک

درگاہوں پر حاضریاں دینے والے اکثر قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں میں خالص قرآنی فیض ہوتا ہے وہ صرف اور صرف قرآنِ کریم کو ہی اپنا شعار بناتے ہیں اور اسی پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ درگاہیں بھی قرآنی تعلیمات کو فروغ دینے کا ذریعہ ہیں۔ جتنے بھی درگاہی بزرگ ہوتے ہیں وہ قرآنِ کریم سے محبت اور الفت رکھتے ہیں۔ جو لوگ ان درگاہوں پر جا کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں درگاہی روحانی قوتیں ایسے لوگوں پر اثر انداز ہو کر انہیں حقیقت کی طرف راغب کر لیتی ہیں۔ اس طرح انہیں حقیقت اصلیہ (Ultimate Reality) سے آگاہی ہو جاتی ہے۔

۳۵۔نیکی اور راست بازی کی خوبی

درگاہی فیض کی ایک خوبی نیکی اور راست بازی ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں ان لوگوں کے ذہن بڑے شفاف اور اچھے ہوتے ہیں۔ گمراہی ان کے نزدیک تک نہیں آتی جس کی وجہ سے درگاہی فیض کی تاثیر ہوتی ہے۔ درگاہی فیض سے فیض یاب لوگ اچھائی کی طرف راغب ہوتے ہیں اور برائی سے بچتے اور دوسروں کو بھی بچاتے ہیں۔ یہ لوگ نیک اور پارسا بھی ہوتے ہیں۔ عبادت و ریاضت ان کا خاصا ہوتا ہے۔ درگاہیں انسانوں کو اچھائی کی طرف راغب کر کے نیک نیت بنا دیتی ہیں۔ حق اور باطل میں فرق کرنے کی تمیز بھی درگاہوں سے ملتی ہے کیونکہ ان پر اللہ کے کرم کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) کام کر رہی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

۳۶۔جادوٹونوں کی کاٹ

درگاہوں پر جانے والوں کے بداثرات ختم ہو جاتے ہیں۔تمام قسم کے جادو ٹونوں کی کاٹ کی کیفیت درگاہوں پر موجود ہوتی ہے۔جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں ان کے خلاف چلنے والے تمام علوم باطل ہو جاتے ہیں۔درگاہی روحانی قوتیں حرکت میں آجاتی ہیں۔جن لوگوں پر اثراتِ بد یا جادوٹونوں کے اثرات ہوں ان کی دھلائی ہو جاتی ہے۔درگاہی روحانی فیض مخصوص قسم کا فیض ہوتا ہے۔جس میں جادوٹونوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔اکثر لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا حالانکہ درگاہوں پر روحانی فیض کی تقسیم کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے اور مختلف قسم کے جادوٹونوں کے اثرات کا تدارک ہوتا رہتا ہے۔جوں جوں انسان درگاہوں کی طرف رغبت کرتا ہے روحانی منازل آسان ہوتی جاتی ہیں اور روحانی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

۳۷۔روحانی علم کی تقسیم

درگاہوں پر روحانی علوم کی تقسیم کا سلسلہ بھی جاری و ساری رہتا ہے۔جو لوگ روحانیت سے لگاؤ رکھتے ہیں۔انہیں چاہئے کہ وہ درگاہوں پر حاضریاں دیں اور روحانی علوم مستفید ہوں۔جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان پر اللہ کا کرم خاص ہوتا ہے۔درگاہی روحانی طاقتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔اور روحانی علم کی منتقلی کا وسیلہ بنتی ہیں۔عام علم تو عام شخص سے بھی سیکھا جا سکتا ہے لیکن عام شخص سے سیکھے ہوئے علم میں اصل رنگ درگاہی فیض سے ہی ملتا ہے۔اس میں مرشد کا بھی بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔

۳۸۔قربِ الٰہی کا موجب

درگاہیں قربِ الٰہی کا موجب ہوتی ہیں۔کیونکہ درگاہوں پر خدا کے خاص بندے حاضری کے لیے جاتے ہیں اور قرآنِ کریم پڑھتے ہیں اس طرح روحانی

Marfat.com

قرآنی لہریں (Quranic Spiritual Waves) انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ درگاہی فیض میں بھی قربِ الٰہی کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان درگاہوں سے جو فیض نصیب ہوتا ہے وہ قربِ الٰہی کی طرف انسان کو راغب کرتا ہے اور نیکی کرنے کا جذبہ بڑھاتا ہے۔ ایک انسان میں وہ تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو کسی خدا کے خاص بندے میں ہوتی ہیں۔ درگاہیں انسانوں کو نیک اعمال کی طرف لے آتی ہیں اور قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

۳۹۔ جائز حاجات کی تکمیل

درگاہوں پر حاضریاں دینے والوں کی جائز حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ ان لوگوں کی تمام قسم کی پریشانیاں رفع ہو جاتی ہیں اور جائز حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ سب کرم اللہ کی رضا اور خوشنودی سے ہوتا ہے۔ درگاہوں پر حاضری دینے والوں کے عقیدے اور ان کی محبت کی وجہ سے درگاہ کے بزرگوں کی نظرِ خاص ہو جاتی ہے جو صرف اور صرف خدا کے کرم سے ہی ہوتی ہے۔ جب خدا کا کرم ہو جاتا ہے تو تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور تمام قسم کے جائز معاملات حل ہوتے جاتے ہیں۔ درگاہوں پر روحانی طاقتوں (Spiritual Powers) کی بھرمار ہوتی ہے۔ اس طرح جائز حاجات تکمیل پا جاتی ہیں۔

۴۰۔ خشوع و خضوع کی کیفیت

درگاہوں پر خشوع و خضوع کی کیفیت برپا ہو جاتی ہے۔ درگاہوں پر مختلف روحانی لوگ حاضری دیتے ہیں۔ جو کہ مختلف قرآنی علم پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہاں پر ایک خاص قسم کی روحانی کیفیت ہوتی ہے جو خشوع و خضوع کا باعث بنتی ہے۔
اگر درگاہوں پر خشوع و خضوع کی کیفیت نہ ہو تو لوگ بوریت محسوس کرنے لگیں گے اور حاضری بھی کم ہو جائے گی۔ کچھ روحانی لوگ خشوع و خضوع کے حصول

کے لیے درگاہوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہ درگاہیں انسانوں کے لیے باعث شفاء اور باعثِ کرم ہوتی ہیں۔ جو لوگ ان درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں ان پر اللہ کا کرم ہوجاتا ہے اور خشوع وخضوع کی کیفیت بھی برپا ہوجاتی ہے۔

۴۱۔ مخصوص روحانی روشنی

درگاہوں پر روحانی روشنی کی مختلف لہریں (Different Spiritual Light Waves) کام کررہی ہوتی ہیں۔ یہ روحانی روشنی مختلف انداز میں مختلف لوگوں پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اس روحانی روشنی (Spiritual Light) سے مستفید ہوکر روحانی معالج (Spiritual Healers) بن جاتے ہیں اور کچھ روحانی پیشوا بھی اس روحانی روشنی کی وجہ سے بنتے ہیں۔ درگاہی روحانی فیض کی بڑی برکتیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ ان درگاہوں پر خلوصِ نیت سے حاضری دیتے ہیں ان پر ان درگاہوں کے روحانی فیض کے اثرات وقوع پذیر ہوکر مختلف قسم کی روحانی روشنیاں تقسیم کرتے ہیں۔ جو حاضرین کے لیے باعثِ کرم ہوتی ہیں۔

۴۲۔ روحانی علم کی منتقلی

روحانی علم کی منتقلی کا بہترین ذریعہ درگاہیں ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری کی غرض سے آتے ہیں اور ان کا مقصد بھی روحانی علم کا حصول ہو تو ایسے لوگوں کو روحانی طاقتیں منتقل (Spiritual Powers Transfer) ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں روحانی علم صرف اور صرف قرآنی علم ہے۔ قرآنی علم (Quranic Knowledge) سب سے اعلیٰ اور ارفع علم ہے۔ کیونکہ ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ ہے اور اس کی اقدار (Values) بھی اسلامی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں ان کے مسالک اور ان کی زندگیاں اسلامی اقدار (Islamic Values) کے عین مطابق ہوتی ہیں جو لوگ درگاہوں پر حاضری

Marfat.com

دیتے ہیں انہیں روحانی علم منتقل ہوتا جاتا ہے۔

۴۳۔عشق رسول ﷺ

ہر وہ شخص جو مسلمان ہو اس پر لازم ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مکمل اطاعت کرے۔ اگر اطاعت میں کسی قسم کی بھی کمی ہوگی تو روحانیت میں فرق آ جائے گا۔ روحانی لوگ عام طور پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق اور لگن رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جو لوگ آپ ﷺ سے سچی لگن والے ہوتے ہیں انہیں خالص روحانی فیض نصیب ہوتا ہے۔ یہ فیض ایسا فیض ہوتا ہے جو نہ کبھی ختم ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کمی آ سکتی ہے کیونکہ یہ فیض ہر طرح سے کامل و اکمل ہوتا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو توحید پرست تو بہت گزرے اور یہاں تک کہ عبادت گزار ہوئے۔ جن کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن روحانیت سے خالی رہے اور شیطان بن گئے۔ دوسری طرف عاشق رسول ﷺ ولی اور قلندر بن گئے۔ اس لیے اللہ پاک نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے پیارے رسول ﷺ کو لازمی قرار دیا اس کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ جو کہ خدا کے کرم کے خاص بندے ہوتے ہیں۔

۴۴۔صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لگن

درگاہی صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لگن پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں وہاں پر مختلف محفلیں منائی جاتی ہیں اور اشعار پڑھے جاتے ہیں جن میں صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کی تعریف کی جاتی ہے اور ان سے لگن کا درس دیا جاتا ہے۔ اس طرح صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی سچی محبت انسان کو راہ راست پر لے آتی ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے۔“ جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی پیروی کی اور ان سے لگن کا اظہار کیا خداوند کریم نے اسے روحانی روشنی سے

Marfat.com

نوازا درگاہیں ہمیں صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے محبت اور لگن کا درس دیتی ہیں اور انسان آگے بڑھتا جاتا ہے اور روحانی مراتب بلند ہوتے جاتے ہیں۔

۴۵۔ آلِ رسول ﷺ سے محبت

جن لوگوں نے آلِ رسول ﷺ سے محبت کو اپنا شعار بنایا ان کی دینی دنیاوی اور اخروی زندگیاں سنور گئیں اور وہ راہِ حق کی طرف گامزن ہو گئے۔ درگاہیں انسانوں میں حُب آلِ رسول ﷺ کی خوبی پیدا کرتی ہیں۔ جو لوگ بھی درگاہوں پر حاضری دینے کے عادی ہوتے ہیں انہیں ان پاک اور طاہر روحانی ہستیوں سے بھی فیض نصیب ہوتا ہے جو کہ ہر نقطہ نظر سے خالص اور اکملِ فیض ہوتا ہے۔ جو بھی روحانی شخصیت اس دنیا میں آئی ہے اسے روحانی ادراک ان پاک ہستیوں کی وجہ سے ہی ہوا کیونکہ ان کا روحانی فیض ہر طرح سے کامل اور اعلیٰ ہے۔ جو لوگ ان سے دور بیٹھ کر بھی محبت کرتے ہیں انہیں بھی فیض مل جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ معصومین ہیں اور طاہرین بھی۔ ان سے بڑھ کر کسی کا بھی روحانی فیض نہیں۔ ان کا ڈنکا عرش و فرش میں بجتا ہے۔ خدا ان کے وسیلہ سے ہر طرح کا کرم کر دیتا ہے اور روحانی عروج بخشتا ہے۔

۴۶۔ بین الاقوامی روحانی سوجھ بوجھ

درگاہیں عالمی روحانی سوجھ بوجھ بھی دیتی ہیں۔ دنیا میں جو لوگ روحانی عروج رکھتے ہیں ان کے بارے میں روحانی معلومات (Spiritual Information) مل جاتی ہیں۔ درگاہی روحانی فیض کا یہ بھی خاصا ہے کہ جو لوگ اس فیض کی قدر و منزلت کو نہیں سمجھتے انہیں یہ فیض نصیب نہیں ہوتا۔ حالانکہ درگاہی روحانی فیض بین الاقوامی روحانی تصور (International Spiritual Understanding) کا ذریعہ ہوتا ہے۔ درگاہی طاقتوں کا عالمی معاملات میں بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جس طرح جناب مرحوم ذوالفقار علی بھٹو جو کہ وزیر اعظم پاکستان

Marfat.com

بھی رہ چکے ہیں ان کے ساتھ بھی درگاہی روحانی فیض کی خالص تاثیر تھی جس کی وجہ سے وہ دنیا میں غالب رہے اور بین الاقوامی شہرت پائی۔ اسی طرح قائداعظم محمد علی جناح کو درگاہی فیض حاصل تھا۔ جتنی بھی معروف شخصیات گزری ہیں ان کے ساتھ درگاہی روحانی فیض ضرور وابستہ تھا۔

۴۷۔ پیشگوئی کی خوبی

درگاہی فیض کا یہ خاصا ہے کہ اس فیض میں پیش گوئی کی خوبی جنم لیتی ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور اپنے مرشد کی ہدایات کے مطابق اسباق دہراتے ہیں انہیں روحانی فیض نصیب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پیش گوئی کی خوبی بھی جنم لیتی ہے اور انسان کو نئی نئی معلومات ملتی جاتی ہیں۔ ان معلومات کی روشنی میں وہ دینی دنیاوی تمام قسم کے فیصلے بہتر طریقہ سے کرسکتا ہے۔ درگاہی فیض میں پیش گوئی کی خاصیت درجہ اتم ہوتی ہے۔ درگاہوں سے وابستہ لوگوں کو بہت سی روحانی پیش گوئیاں ہوتی رہتی ہیں ان پیش گوئیوں کی روشنی میں وہ لوگوں کے معاملات کو دیکھتے ہیں اور ان کے مسائل کا حل نکالتے ہیں۔

۴۸۔ حلال اور حرام میں تمیز

درگاہیں انسانوں میں بہت سی تبدیلیوں کا باعث ہوتی ہیں۔ اس طرح انسانوں میں مثبت تبدیلیاں (Positive Changes) آجاتی ہیں اور وہ حرام و حلال کے فرق کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ رزق حلال کمانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ حرام روزی سے پرہیز کرتے ہیں۔ ویسے بھی ''رزق حلال عین عبادت ہے۔'' اگر رزق حلال کے ساتھ ساتھ قرآنی روحانی علم پڑھا جائے اور یہ علم مخصوص جگہ مثلاً درگاہوں پر جا کر پڑھا جائے تو روحانی قوتیں منتقل ہوتی جاتی ہیں اور انسان میں حلال وحرام کا فرق واضح کرنے کی خوبی بھی پیدا ہوتی جاتی ہے۔

۴۹۔حق وباطل کی پہچان

روحانی فیض حق و باطل کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضریاں دیتے رہتے ہیں انہیں حق و باطل کی پہچان ہو جاتی ہے۔اس روحانی روشنی میں بہت سی چیزیں انسان کے سامنے ظاہر ہوتی ہیں۔اس طرح انسان میں حق و باطل کی پہچان کی خوبی پیدا ہو جاتی ہے وہ غلط راہوں کو چھوڑ کر حقیقی راہوں کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔ایک انسان میں جتنے بھی عیب ہوں ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ درگاہی حاضری کچھ لوگوں میں حقیقی روحانی ادراک کا باعث ہوتی ہے۔انسان کو ان وسیلوں کا ادراک ہو جاتا ہے جو وسیلے سچے اور حتمی ہوتے ہیں۔

۵۰۔دینِ حق کی تبلیغ

درگاہیں دینِ حق کی پہچان اور روحانی ادراک (Spiritual Perception) کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ جو لوگ درگاہی فیض سے آراستہ ہوتے ہیں انہیں دینِ حق کی روشنی مل جاتی ہے۔ وہ دوسرے لوگوں پر ظلم و ستم نہیں کرتے۔مخلوقِ خدا سے پیار کرتے ہیں۔ دینِ حق کا پرچار پیار محبت اور خلوص سے کرتے ہیں۔ درگاہی نظام بڑا شفاف نظام ہوتا ہے۔لیکن اس میں کچھ غلط لوگ اپنی غلطیوں کی وجہ سے بگاڑ کا موجب ہوتے ہیں۔ حالانکہ درگاہی فیض خالصتاً بےضرر فیض ہوتا ہے۔ اس فیض سے مختلف مذاہب کے لوگ بھی فیض یاب ہو سکتے ہیں اور اس طرح وہ اپنا مذہب چھوڑ کر مذہب اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ درگاہی فیض کی اپنی خاص قوت ہوتی جو غیر مسلموں کو بھی کھینچ رہی ہوتی ہے۔اور دینِ حق کی پہچان کروا رہی ہوتی ہے۔

۵۱۔ درگاہی روحانی طاقتوں کا فہم

درگاہوں پر حاضری دینے سے درگاہی طاقتوں کا ادراک اور فہم بڑھ جاتا ہے جو لوگوں میں روحانی طاقتوں سے متعلق آگاہی کا موجب بنتی ہیں۔ درگاہی طاقتوں کی مختلف نوعیات ہوتی ہیں جو لوگ درگاہوں پر جاتے ہیں انہیں ان نوعیات سے متعلق آگاہی ہوتی جاتی ہے۔ جوں جوں انسان درگاہوں کی طرف رغبت بڑھاتا ہے درگاہی قوتیں بھی انسان کی طرف مائل ہوتی جاتی ہیں اور اس طرح انسانوں پر اثر انداز ہوتی جاتی ہیں۔ ان کی وجہ سے روحانی فہم میں بھی بہتری آتی جاتی ہے۔ جوں جوں انسان بڑا ہوتا جاتا ہے اس کے تجربات اور مشاہدات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے روحانی عروج ملتا جاتا ہے اور قوتِ فہم ادراک میں بہتری ہوتی جاتی ہے۔

۵۲۔ روحانی راز کھل جاتے ہیں

روحانی راز کھل جاتے ہیں اور بہت سی معلومات ملتی جاتی ہیں۔ انسان کو پوشیدہ اور مخفی معلومات ملتی ہیں جو بعد میں حقیقت کا روپ دھار لیتی ہیں۔ درگاہی فیض سچا فیض ہوتا ہے۔ درگاہی معلومات حقیقی معلومات (Real Informations) ہوتی ہیں۔ بعض چیزیں مخفی ہوتی ہیں لیکن درگاہی بزرگ ان مخفی چیزوں کو انسان کے سامنے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس طرح بہت سے روحانی راز کھل کر سامنے آ جاتے ہیں اور روحانیت فروغ پاتی رہتی ہے۔ یہ انسان جو نظارہ کر رہا ہوتا ہے۔ اسی منظر کو جب دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کی بڑی عزت افزائی ہوتی ہے۔

۵۳۔ روحانی رہنمائی ملتی ہے

درگاہیں انسان کو روحانی رہنمائی (Spiritual Guidance) بھی دیتی ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر جا کر حاضری دیتے ہیں یہ درگاہیں اُن پر اثر انداز ہوتی ہیں اور انہیں ہر برائی سے روکتی ہیں اور اچھائی کی طرف گامزن کرنے کی سعی کرتی

Marfat.com

ہیں۔ درگاہوں پر روحانی لہروں (Spiritual Waves) کا زور ہوتا ہے یہ روحانی لہریں انسان کو اچھائی کی طرف راغب کرتی ہیں اور برائی سے بچنے کا طریقہ بھی بتاتی ہیں۔ بہت سے لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں لیکن درگاہی روحانی فیض ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔ یہ فیض مخصوص لوگوں کو ملتا ہے اور رہنمائی بھی ہر ایک کو میسر نہیں آتی بلکہ مخصوص لوگوں کو ملتی ہے۔

۵۴۔ ذکر کے مختلف طریقوں سے آگاہی

درگاہی فیض کی یہ خوبی ہوتی ہے۔ اس میں مختلف اذکار چلتے ہیں اور روحانی فیض تقسیم ہوتا ہے۔ ہر درگاہ کی اپنی مخصوص کیفیت ہوتی ہے جو کہ روحانی پس منظر (Spiritual Background) کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ ہر درگاہی بزرگ کی اپنی روحانی کیفیت کے ساتھ ذکر کا انداز بھی مختلف ہوتا ہے۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے رہتے ہیں انہیں مختلف اذکار کی روحانی لہریں (Spiritual Waves) ملتی رہتی ہیں اور روحانی علم کی تقسیم مختلف اشخاص میں ہوتی رہتی ہے۔

۵۵۔ بزرگان دین کی روحانی قوتوں سے آگاہی

درگاہی فیض سے مختلف بزرگوں کے روحانی پس منظر (Spiritual Background) سے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی قوتوں (Spiritual Powers) کا بھی ادراک ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بزرگانِ دین کے پاس جاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ روحانیت کے بھی طالب ہوتے ہیں۔ روحانی طلب کے لیے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ روحانی غذا درگاہی فیض میں ہوتی ہے۔ درگاہیں روحانی غذا کا مرکز ہوتی ہیں اور اس غذا کو عمدگی کے ساتھ ہضم کرنے کا ذریعہ بھی۔ مختلف درگاہیں مختلف روحانی قوتیں رکھتی ہیں۔ ہر درگاہ کی تاثیر بھی الگ تھلگ ہوتی ہے۔ درگاہوں پر حاضری سے درگاہی قوتوں کے ادراک میں آسانی ہو

Marfat.com

جاتی ہے کچھ قوتیں جلدی ہوتی ہیں اور کچھ جسمانی کیفیت رکھتی ہیں۔

۵۶۔اولیاء اللہ سے محبت بڑھتی ہے

درگاہوں پر حاضریاں دینے والوں کے دلوں میں بزرگانِ دین کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور اولیاء کرام سے لگن کا جذبہ پروان چڑھتا جاتا ہے۔ درگاہی فیض انسان کو مختلف اولیاء کرام سے بھی روشناس کرواتا ہے۔ تمام اولیاء کرام کی روحانی قوتیں کبھی بھی مردہ نہیں ہوتیں بلکہ یہ قوتیں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ ان کے اثرات انسانوں پر نمودار ہوتے رہتے ہیں اور کیفیات برپا ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح عام لوگوں کے دلوں میں بھی اولیاء کرام سے محبت کا جذبہ بڑھتا جاتا ہے۔ جوں جوں انسان بزرگانِ دین کی درگاہوں پر حاضری دیتا جاتا ہے اس طرح روحانی ادراک میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اولیاء کرام سے محبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ درگاہیں روحانی ادراک کے ساتھ ساتھ انسان کو خیر اور محبت کا درس بھی دیتی ہیں اور انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا ذریعہ بھی ہیں۔

۵۷۔تفرقہ بازی کا خاتمہ

درگاہوں پر مختلف مذہب و مسالک کے لوگ حاضریاں دیتے ہیں اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پیار بھی کرتے ہیں جس کی وجہ سے تفرقہ بازی کی فضاء میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ درگاہی لوگ تفرقہ بازی سے پرہیز کرتے ہیں۔ کسی کے خلاف کیچڑ نہیں اچھالتے اور نہ ہی مذہبی منافرت کی بات کرتے ہیں۔ یہ لوگ کسی کو بھی نقصان پہنچانے کے حق میں نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کے اخلاق لوگوں کے ساتھ اچھے ہوتے ہیں۔ اپنے مذہب و مسلک کی تبلیغ عمل سے کرتے ہیں اور لوگوں کو تفرقہ بازی سے نکال کر راہِ حق پر گامزن کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

۵۸۔نیک اعمال کی طرف رغبت

درگاہوں پر حاضری دینے والوں کی رغبت نیک اعمال کی طرف ہوتی ہے۔ یہ لوگ خود بھی نیک اعمال کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیک اعمال کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ جو لوگ ان کے قریب جاتے ہیں وہ بھی تمام برائیاں چھوڑ کر اچھائیوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ درگاہی روحانی تاثیر انسانوں میں خوف خدا کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور ان میں نیکی کو فروغ دیتی ہے۔ اگر کوئی بدشخص بھی ان جگہوں پر خلوصِ نیت سے حاضری دے تو اس کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔

۵۹۔شرک بدعت سے پاک عبادتی انداز

درگاہی لوگ شرک و بدعت سے پاک عبادت کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی بھی شرک نہیں کرتے۔ کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ روحانی لوگوں کی رغبت شرک کی طرف ہوتی ہے حالانکہ شرک بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر کوئی شخص روحانی ہے تو شرک اس کے قریب بھی نہیں آ سکتا اور نہ بدعت جنم لے سکتی ہے۔ لیکن اپنے گردونواح کے لوگوں سے پیار محبت کرنا کوئی شرک نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کے پاؤں کو بوسہ دے لیتا ہے یا دبانا شروع کر دیتا ہے یا قدم بوسی کرتا ہے۔ یہ کوئی سجدہ نہیں ہوتا۔ سجدہ صرف اور صرف خداوندِ کریم کی بارگاہ میں ہوتا ہے اس خدا وحدہ لاشریک کی ذات کے سوا کسی کا بھی سجدہ جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔ اگر کوئی شخص سجدہ کرتا ہے تو یہ غلط ہے اس کے برعکس اپنے بزرگوں سے پیار محبت اور تابعداری اور عاجزی کا انداز اختیار کرنا نہ شرک ہے نہ بدعت۔ اپنے آباء واجداد اور بڑوں کی عزت اور تکریم کرنا اچھی روحانی طاقتوں کی منتقلی کی علامت ہے۔ درگاہیں انسانوں کو روحانی لوگوں کا ادب سکھاتی ہیں اور روحانی طاقتوں کی منتقلی کا ذریعہ بھی ہیں۔

۶۰۔ارکانِ اسلام کی پابندی

درگاہی روحانی طاقتیں ارکانِ اسلام کی پابند ہوتی ہیں۔ جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں انہیں بھی یہ طاقتیں متاثر کرتی ہیں اور ارکانِ اسلام کی طرف رغبت دلاتی ہیں اور ان میں مثبت تبدیلی (Positive Change) لانے کا ذریعہ ہیں۔ جو لوگ ارکانِ اسلام کی پابندی نہیں کرتے ان کے دلوں میں یہ خوفِ خدا کی خوبی پیدا کرتی ہیں اور سچا مسلمان بنانے میں مدو معاون ثابت ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل تو ہیں لیکن وہ ارکانِ اسلام کی پابندی نہیں کرتے بلکہ نام کے مسلمان ہیں۔ درگاہی فیض کا یہ خاصا ہے کہ لوگوں کو راہِ حق کے ساتھ ساتھ ارکانِ اسلام کی طرف بھی بلاتی ہیں۔

۶۱۔دینی و دنیاوی اور اُخروی زندگی پر اثرات

درگاہی فیض میں وہ تمام خوبیاں ہوتی ہیں جو ایک انسان کو اعلیٰ مقام کی طرف راغب کرتی ہیں۔ جوں جوں انسان درگاہی نظام کی فضیلت کو سمجھتا جاتا ہے اس کی ادراکی کیفیت بہتر ہوتی جاتی ہے۔ اسلام میں دین اور دنیا کا الگ الگ تصور نہیں اس لیے درگاہیں بھی دین و دنیا کا الگ تصور نہیں دیتیں۔ دین و دنیا کو آپس میں مربوط کرتی ہیں۔ دینی اور دنیاوی معاملات میں بہتری کا موجب ہوتی ہیں۔ درگاہوں کے اثرات انسانوں کی اُخروی زندگیوں پر بھی ہوتے ہیں۔ جو لوگ درگاہوں پر حاضری دیتے ہیں اور روحانیت سے لوگوں کے معاملات کو دیکھتے ہیں ان لوگوں کی بھی درگاہیں بن جاتی ہیں۔ یہ بھی اللہ کے کرم کی بات ہے۔ لوگ ان درگاہوں سے فیض یاب ہوتے جاتے ہیں۔ اللہ ان کی مرادیں پوری کرتا جاتا ہے اور اخروی زندگی بھی سنورتی جاتی ہے۔

المختصر میں تو یہ کہوں گا کہ روحانیت کے حصول کے لیے اور روحانی فیض کے

Marfat.com

پھیلاؤ کے لیے درگاہوں کی بڑی اہمیت ہے۔اس فیض کی برکت سے دینی، دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابیاں ہی کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔وہ تمام معاملات اور مسائل جوانسانی زندگی میں درپیش آتے ہیں درگاہی فیض سے ان کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔

Marfat.com

درگاہی بزرگ اور انکی پڑھائیاں

(Shrines Spiritual Personalities and Their Recitations)

یہ باب خاص طور پر اُن زائرین کیلئے اہم ہے جو حصولِ روحانیت کیلئے یا کامل مرشد کی تلاش کیلئے مختلف درگاہوں پر حاضریاں دیتے ہیں اور وہاں پر اپنی ذاتی سمجھ یا کسی کتاب یا کسی بھی دوسرے افراد کی بتلائی ہوئی پڑھائیوں میں مشغول رہتے ہیں تاکہ روحانیت کو فروغ حاصل ہو۔ مگر مسلسل ذکرواذکار اور حاضریوں کے باوجود اکثر لوگوں کو خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ روحانی علم حاصل کرنے کی صلاحیت میں کمی اور صاحبِ دربار کی باطنی و روحانی کیفیات اور ان کے ذکرواذکار کے بارے میں ناواقفیت ہوتی ہے۔ روحانیت کے متلاشی یہ لوگ بغیر رہنمائی کے مسلسل کوشش کرتے ہیں لیکن بجائے فائدہ کے بعض اوقات الٹا ان کے معاملات میں نقصان شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ درگاہ پر حاضری کیلئے صاحبِ درگاہ کی روحانی کیفیت کو سمجھا جائے اور اس کی مرضی اور خوشنودی کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے تاکہ طالب کو اپنا مقصد جلد حاصل ہو۔

یہاں پر میں برصغیر پاک و ہند کے ان مشہور اولیاء اکرامؒ کا تذکرہ کروں گا جن کی زیارت سے روحانی ترقی بلکہ ہر معاملہ میں کامیابی ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان اولیاء کرام کے مخصوص اوراد و اذکار کا تذکرہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں تاکہ قرآنی روحانی علم کے فیوض و برکات عام لوگوں تک واضح ہوتے چلے جائیں اور ہر بزرگ کی روحانی پڑھائی کا ادراک بھی ہوتا جائے۔

۱۔ حضرت سیّد لال شہباز قلندرؒ

صوبہ سندھ کے شہر سہون شریف کی یہ عظیم روحانی ہستی جو خالص آلِ رسول ﷺ کی نسلِ پاک سے ہے۔ آپ کی روحانیت بڑی قوی اور مضبوط ہے۔

Marfat.com

روحانی علم کے حصول میں آپ کا مقام برصغیر میں سب سے بلند و اعلیٰ ہے۔ کیونکہ آپ کو نسباً محمد و آلِ محمد ﷺ کا قرب حاصل ہے۔ آپ خالص قرآنی تاثیر کے مالک ہیں۔ لاکھوں افراد آپ کے روضہ اقدس پر حاضری دیتے ہیں۔ آپ کی زیارت گاہ پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کی عظمت قلندرانہ ہے۔ دھمال اور لوگوں میں روحانی حاضریاں وہاں دیکھنے کو ملیں گی۔ آپ کے روضہ اقدس پر خاص اللہ کا کرم ہوتا ہے اور لوگوں کے تمام جائز معاملات پر اثر انداز ہونے والی خالص کیفیات موجود ہوتی ہیں۔ اس روضہ اقدس پر روحانیت کی تلاش میں جو لوگ سرگرداں ہوتے ہیں ان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ آپ کے روضہ سے روحانیت حاصل کرنے کی خواہش اور تمنا رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے اندر خالص حبِ آلِ رسول ﷺ کو اجاگر کریں اور دل و دماغ کو روشن رکھیں۔ عاجزی و انکساری سے حاضری کریں۔ ادب و احترام کا نہایت خیال رکھیں اور روحانی علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کریں کیونکہ یہاں پر لاعلاج بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ جیسا کہ دل اور کینسر وغیرہ جتنی بھی لاعلاج بیماریاں آپ کے ہاں حاضری دینے سے ختم ہوسکتی ہیں۔

آپ کا پسندیدہ ذکر "اللہ ھو اور نادِ علی" ہے درودِ پاک بھی آپ کے قُرب کیلئے بڑا مجرب ہے۔ آپ کی ذات روحانیت میں بڑی جلالی اور آنے والے کے ہر معاملے خواہ وہ روحانی ہو یا دنیاوی پر زبردست اثر انداز ہوتی ہے۔ آپ ہر معاملہ میں جلد اثر کرنے والی کیفیات کے حامل ہیں۔ اسی لئے آپ کی زیارت گاہ پر لوگوں کا زیادہ دیر رکنا ممکن نہیں ہے۔ ہر وقت آنا جانا لگا رہتا ہے۔ آپ روحانی پرواز کی قوت اس حد تک رکھتے ہیں کہ اپنے ارادت مندوں کے معاملات میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ خواہ وہ دنیا کے کسی کونے پر ہوں۔ آپ کا سالانہ عرس مبارک شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ لاکھوں افراد شرکت کرتے ہیں۔ آپ کی روحانی طاقت صوفیاء اکرامؒ

Marfat.com

میں بڑی منفرد اور خاص ہے۔ آپ کے روضہ اقدس پر حاضری سے بندہ کی روحانیت میں بڑا عروج اور نکھار پیدا ہوسکتا ہے۔ رکا ہوا علم دوبارہ شروع ہوسکتا ہے۔ آپ کی روحانیت بے مثل و بے مثال ہے۔ آپ کی منقبت مولائے کائنات کی عظمت میں۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ اَللّٰہُ وَاللّٰہُ الْعَالِمُ

یَا اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ۔ یَا وَکِیْلُ یَا جَلِیْلُ

اِلَّا اللّٰہُ۔ اِلَّا اللّٰہُ یَا عَالِیُّ یَا قُدُّوْسُ

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ

الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ

۲۔ حضرت بُو علی قلندرؒ

ہندوستان کے شہر پانی پت کی دوسری عظیم روحانی ہستی جو کہ اپنی روحانیت میں کمال درجہ رکھتے ہیں۔ آپؒ نے ۴۰ سال پانی میں روزانہ کھڑے ہوکر "یا علیؑ یا علیؑ" کا وِرد کیا۔ بارگاہِ خداوندی سے التجا کی کہ "اے خدا! مجھے مولائے کائنات کی بُو یعنی آپؑ کا قرب اور وصال عطا فرما"۔ آپ نے مولائے کائنات کی شان میں

Marfat.com

منقبت بھی ارشاد فرمائی ہے۔ مولائے کائنات ؓ کے ساتھ عشق و محبت کی وجہ سے آپ دوسرے قلندر کہلائے ہیں۔ آپ کے روضہ اقدس کی حاضری بھی روحانیت کے حصول کیلئے بڑی مفید ہے۔ زائرین وہاں آپ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔ آپ کی بھی نسبت آلِ رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ کے روضہ پر حاضری کیلئے ضروری ہے کہ آپ کی روحانی کیفیات اور ذکر و اذکار پر غور کیا جائے تا کہ طالب کو جلد اپنا مقصد حاصل ہو۔ حصولِ روحانیت کیلئے اس بات پر خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ صاحبِ دربار کی روحانی طاقت کا اندازہ اور وہاں سے علم حاصل کرنے کا خصوصی روحانی انداز کیا ہے۔ حضرت مشرف الدین المعروف بوعلی قلندر سرکارؒ نے بڑی مشقت و محنت سے اللہ کی معرفت کو پایا۔ آپ نے ان ہستیوں کی معرفت حاصل کی جن کی معرفت اللہ کی معرفت ہے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ اس علم کی تگ و دو میں گذرا لیکن اس کے باوجود آپ نے بہت سے لوگوں کو روحانی فیض عطا کیا۔ آپ کا روحانی فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔ آپ کے قلندرانہ انداز کی روحانی کیفیات آپ کے عقیدت مندوں کے روحانی اور دنیاوی معاملات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ آپ کی روحانی طاقت میں بڑی تیزی اور نفاست ہے۔ آپ ایک اچھی قوی کیفیت کے مالک درویش ہیں۔ آپ کی روحانی طاقتوں یعنی روحانی کیفیات کو کہیں بھی بیٹھ کر محسوس بلکہ ان کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ آپ سے بھی روحانی فیض حاصل کرنے کا بہتر انداز حبِ آلِ رسول ﷺ ہے۔ اسی لئے ایسے افراد جو روحانیت میں معرفتِ آلِ رسول ﷺ رکھتے ہیں۔ ان کیلئے آپ کی ہستی کمال کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ یَا حَلِیْمُ یَا شَکُوْرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا
لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ
بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ
يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ
يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِيُّ

۳۔ حضرت رابعہ بصریؒ

آپؒ کا مقام بھی عبادت و ریاضت، زُہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت بلند ہے۔ آپؒ رات بھر عبادت میں مشغول رہتی تھیں اور دن بھر اپنے مالک کی نوکری میں مصروف رہتی تھیں۔ آپؒ کے بارے میں مشہور ہے جب آپؒ ارادہ حج کیلئے روانہ ہوئیں تو آپؒ نوافل ادا کرتی گئیں۔ بعض جگہوں پر تو یہاں تک آیا ہے کہ آپؒ ہر ایک قدم پر دو نفل ادا کرتی تھیں۔ آپؒ نے ساری زندگی اللہ کی عبادت و ریاضت میں گزاری۔ اتنی سخت محنت کے ساتھ آپؒ نے خدا کو یاد کیا کہ آپؒ کا مقام قلندرانہ انداز میں شمار کیا جانے لگا۔ آپؒ کی روحانی کیفیات لوگوں کیلئے باعث شفاء ہیں۔ عبادت الٰہی اور زُہد و تقویٰ کی بناء پر آپؒ کی زبان مبارک میں اللہ نے تاثیر پیدا فرما دی۔ آپؒ نے بھی ان ہستیوں کی معرفت حاصل کی جن کی معرفت اللہ کی معرفت

Marfat.com

ہے۔آپ ؒ کی عبادت میں وردووظائف کا عمل دخل ہے۔آپ ؒ کی باطنی کیفیات میں بہت سے وردووظائف پائے جاتے ہیں۔

آپ ؒ نے خدا کے قرب کیلئے بے شمار وردووظائف کیۓ جس سے آپ ؒ اپنے وقت کی عابدہ وزاہدہ مشہور ہوئیں۔اللہ کی عبادت وریاضت سے بندہ کے اردگرد ایک روحانی سرکٹ بن جاتا ہے جس کی تاثیر سے بندہ لوگوں کے بعض معاملات میں اثرانداز ہوتا ہے۔جس سے بندہ کو اپنی روحانی قوت کا اندازہ ہوتا ہے۔اس لیے اس زمانے کے صوفیائے کرام ؒ آپ سے بڑے متاثر تھے آپ ؒ کی صحبت اختیار کرتے تھے۔درحقیقت یہ وہ زمانہ تھا جب تمام صوفیاء زیادہ تر عبادت وریاضت کو فوقیت دیتے تھے اور عملی زندگی کی نفی کرتے تھے۔جس کی مثال آپ کو بے شمار کتابوں میں ملے گی۔ عراق کے تمام صوفیاء زہدوتقویٰ' مراقبات' مشاہدات ومجاہدات کے معاملات اور سفرو مشقت میں رہتے اور لوگوں کا ان کے پاس آنا جانا رہتا اور دعائے خیر کرواتے۔یہ زمانہ روحانیت کا ابتدائی زمانہ تھا۔وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ روحانیت نے عملی شکل اختیار کرنی شروع کی۔جس کی مثال آپ کو برصغیر پاک وہند میں ملے گی۔ چونکہ یہاں میرا مقصد صرف صوفیاء کے روحانی انداز کو اجاگر کرنا ہے اس لئے اختصار سے کام لوں گا۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰہُ ھُوَ ھُوَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا وَاحِدُ

اَلۡوَکِیۡلُ اَلۡقَوِیُّ اَلۡمَتِیۡنُ اَلۡوَلِیُّ اَلۡحَمِیۡدُ

Marfat.com

اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِی اَلْمُعْطِی اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ
یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یَا اَللّٰہُ بَاقِیُ۔ یَا اَللّٰہُ الصَّمَدُ

۴۔ حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویریؒ

آپؒ کی ہستی لاہور میں ایک منفرد انداز کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپؒ نے علم روحانیت بڑی محنت سے حاصل کیا۔ دورانِ سفر مختلف بزرگانِ دین سے ملے۔ ایران، عراق، شام کی مشہور زیارات پر حاضری دی اور اپنے مرشدِ کامل کی اجازت اور حکم سے لاہور میں اپنا مسکن بنایا۔ آپؒ اسمِ بامسمہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ اور نماز روزہ کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپؒ کی عادت اور فطرت میں ذکرِ الٰہی شامل تھا۔ ذکر و فکر کے بادشاہ اور روحانی فلسفہ کے ماہر اور آنے والوں کو اسلامی روحانی معاملات کے سمجھانے اور ان کی مذہبی روحانی الجھنوں کے سلجھانے کے ماہر تھے۔ آپؒ نے تصوف پر بڑی ضخیم کتاب لکھی ہے جس سے آج تک لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں آپؒ نے روحانیت کو حاصل کرنے کے طریقے فلسفیانہ رنگ میں بتلائے ہیں۔ آپؒ کی اس کتاب کا پندرھواں باب پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں انہوں نے تمام مکاتب فکر کے صوفیاء اکرامؒ کا تذکرہ کیا ہے۔ آپؒ کو اللہ کی عبادت اور ذکر و فکر کا اتنا شوق تھا کہ آج آپؒ کے دربار پر وہی کیفیات چل رہی ہوتی ہیں۔ ساری ساری رات لوگ عبادت و ریاضت میں رہتے ہیں۔ آپؒ کا اندازِ روحانیت بڑا وسیع ہے۔ اللہ کی عبادت اور اللہ کا ذکر آپؒ نے بڑے اچھے انداز سے کیا اور لوگوں کو بھی اللہ کی عبادت و ریاضت کی طرف راغب کیا۔ تزکیہ و تصفیہ کی تلقین فرماتے۔ لوگوں کو پیار و محبت کا سبق دیتے صبر و رضا کی مثال تھے۔ آپؒ نے اس

Marfat.com

روحانی میدان میں بڑی شدید سختیاں برداشت کیں۔ آپؒ نے سفر کی مصیبتوں کو بھی بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ آپؒ کمال درجہ کے روحانی مقام پر فائز تھے۔ جتنے بھی لوگ داتا صاحبؒ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ حضور کی روحانی قوتوں کا ادراک حاصل کریں۔ آپؒ کے روحانی معیار کو سمجھیں اور اس معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ آپؒ ایک طویل عبادت کے قائل ہیں۔ اس لئے آپؒ سے جلد مستفید ہونے کیلئے آپؒ کی درگاہ پر علم پڑھنے کا انداز ٹھیک اور آپ کی رضا کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ آپؒ جلد از جلد علمی کمی کو پورا فرماسکیں اور انسان آج کل کے مشینی دور میں ایک عملی روحانی شخصیت بن کر ابھر سکے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَا اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوَ ھُوَ اَللّٰہُ ھُوَ ھُوَ ھُوَ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ

درود تُنَجِّیْنَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ

جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ

وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ

Marfat.com

اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

۵۔ حضرت بابا مسعود گنج شکرؒ

حضرت بابا مسعود گنج شکرؒ پاکپتن کی مشہور ومعروف روحانی ہستی ہیں۔ آپؒ کا روحانی مقام بہت بلند واعلیٰ ہے لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپؒ کے سالانہ میلہ میں شامل ہوتے ہیں۔ آپؒ سلسلہ چشتیہ کے عظیم روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ کا روحانی سفر بہت محنت ومشقت والا تھا۔ آپؒ بہت سخت عبادت گزار تھے۔ آپؒ نے اپنی روحانی ترقی بڑی عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ سے پائی۔ آپؒ کی اتنی عبادت و ریاضت کی وجہ سے آپؒ زہد الانبیاء کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؒ کا بھی روحانی انداز بڑا پرکشش ہے اور آپؒ کے روضہ مبارک پر آج بھی آپ کا روحانی فیض جاری وساری ہے۔ آپؒ کے روضہ مبارک پر ذکر وفکر قرآن خوانی اور عبادت و ریاضت اور نوافل وغیرہ کا دور دورہ رہتا ہے کیونکہ آپؒ اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت کو پسند فرماتے تھے۔ آپؒ نے خود ساری زندگی اللہ کی عبادت میں گزاری اور لوگوں کو بھی اسی چیز کی ترغیب دی۔ جو افراد آپؒ کے در پر حاضری دیتے تھے آپؒ ان کو اللہ کی عبادت، پنجگانہ نماز اور روزہ کی تلقین فرماتے تھے اور لوگوں کے معاملات کو بھی دیکھتے تھے اور ان کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل فرماتے تھے۔ برصغیر پاک وہند کے روحانی صوفیاء میں آپؒ کا بلند مقام ہے۔ آپؒ نے بھی اپنا روحانی علم دوسروں

Marfat.com

کو تقسیم کیا۔ یہاں تک کہ آپؒ نے اپنی زندگی میں بائیس (۲۲) افراد کو مقام قطب عطا فرمایا۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت صابر پیا کلیریؒ آپؒ کے نامور ترین خلفاء میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو بھی ایسی روحانی طاقت سے نوازا کہ آپؒ کے خلفاء نے بھی روحانیت میں ایک منفرد مقام حاصل کیا بلکہ پورے پاک و ہند میں شہرت وعزت پائی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا مقام ہر بندہ کے علم میں ہے۔ آپؒ کے مریدِ خاص حضرت خواجہ امیر خسروؒ نے ایسا روحانی مقام حاصل کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؒ نے اپنے مرشد کی عظمت میں بے شمار اشعار فرمائے ہیں۔ اور آپؒ کو اپنے مرشد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے بے پناہ محبت تھی۔ آپؒ اس جذب ومستی میں ہر لمحہ رہتے تھے۔ اور ایک پل بھی اپنے مرشد سے علیحدگی پسند نہیں فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا فرمانا تھا کہ اگر شریعت اجازت دیتی تو ہم دونوں ایک ہی لحد میں دفن ہوتے۔

حضرت بابا مسعود گنج شکرؒ اپنی محفل کو قوالی سے زینت دیتے تھے۔ آپؒ محفلِ سماع کو بہت پسند فرماتے تھے۔ پورے پاک و ہند سے قوال آپؒ کی چوکھٹ پر حاضری دیتے تھے۔ آپؒ کے نزدیک محفلِ سماع بھی روحانی علم کے حصول کا ذریعہ تھی۔ کائنات کی عظیم ہستیوں کی شان قوالی کے ذریعے سنتے تھے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْاَحَد

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْغَفَّارِ

اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْحَقِّ الْمُبِیْن۔
یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا وَالِیُ یَا مُتَعَالِیُ یَا اَللّٰہُ
ھُوَ ھُوَ اَللّٰہُ ھُوَ ھُوَ یَا عَظِیْمُ یَا مُجِیْبُ
ھُوَ ھُوَ ھُوَ یَا کَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ
اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ

۶۔حضرت سید میراں حسین زنجانیؒ المتوفی ۶۰۰ھ

سید میراں حسین زنجانیؒ کا شماران صوفیاء میں ہوتا ہے جن کی وجہ سے لاہور شہر میں اسلام کی روشنی پھیلی۔آپؒ کا تعلق بھی سادات گھرانہ سے تھا اور زنجان سے لاہور کی طرف آپؒ نے سفر کیا اور لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔اس زمانہ میں آپؒ کو اسلام کی تبلیغ کیلئے سب سے بڑا مسئلہ زبان کا درپیش آیا تھا۔اسی لئے آپؒ نے سب سے پہلے زبان سیکھی۔آپؒ نے اپنی روحانی و باطنی تعلیمات سے اہلِ لاہور کو روشناس کرایا۔آپؒ کا گھرانہ صوم وصلوۃ کا نہایت پابند تھا۔آپؒ نماز روزہ کے سخت پابند تھے ذکر وفکر میں مشغول رہتے تھے۔آپؒ نے زمانہ جہالت میں لاہور شہر میں قدم رکھا۔آپؒ کی زبانِ مبارک پر ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہتا۔آپؒ کے روضہ مبارک پر زائرین آپؒ کے روحانی فیض سے مستفید ہوتے ہیں۔آپؒ کا

Marfat.com

سالانہ عرس بھی منایا جاتا ہے۔ جس میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ آپ ؒ کا روضہ مبارک چاہ میراں جو کہ میراں دی کھوئی کے نام سے مشہور ہے' میں ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ لاہور میں جس مقام پر آپ ؒ کی رہائش تھی۔ وہاں لوگوں نے پانی کا کنواں کھدوایا تو پانی کھارا نکلا۔ آپ ؒ کو بلوایا گیا آپ ؒ نے کنویں پر کھڑے ہو کر اللہ کا کلام پڑھا اور دم کیا۔ پانی میٹھا ہو گیا۔ جس پر ہزاروں لوگ پانی پینے لگ گئے۔ آپ ؒ اکثر اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ اسمائے الٰہی کا ورد آپ ؒ کا معمول رہتا تھا۔ درودِ پاک خصوصی طور پر پڑھا کرتے اور لوگوں کو اس کی تلقین فرماتے تھے۔ ہر آنے والے کو نماز روزہ کی تلقین ضرور کرتے۔ پیار و محبت کی نصیحت اور ایک دوسرے سے بھائی چارے کی فضیلت کو ابھارتے تھے۔ آپ ؒ کے روضہ اقدس پر بیٹھ کر آپ ؒ کے روحانی کمالات سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا بَاسِطُ هُوَ اللّٰهُ

يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ السُّبُّوْحِ

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ يَا قَوِيُّ الْعَزِيْزُ

الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْوَدُوْدِ

الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ

Marfat.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الْمُغْنِیْ۔

۷۔حضرت سید میٹھا سرکارؒ

آپؒ کا اصل نام سید معین الدین ابی غفار حسینیؒ اور والد ماجد کا نام سید جمال الدینؒ تھا آپؒ بھی آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ہیں۔ چنگیز خاں کی قتل و غارت سے سادات کا یہ گھرانہ خوارزم سے ہندوستان آیا اور لاہور کو اپنا مسکن بنایا آپؒ کے والدِ گرامی بہت نیک بزرگ تھے۔ اس وقت ہندوستان پر سلطان شمس الدین التمشؒ کی حکومت تھی اہلِ لاہور آپؒ کے والدِ گرامی کے علم وفضل سے بہت متاثر ہوئے۔ آپؒ نے اپنے والد گرامی کے بعد آپؒ کی جگہ سنبھالی اور لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے مستفید کیا۔

آپؒ کا شمار اللہ کی برگزیدہ ہستیوں میں کیا جاتا ہے۔ آپؒ انتہائی شیریں زبان استعمال کرتے تھے۔ آپؒ کا اخلاق بہت بلند تھا اور یہی دوسروں کو تلقین فرماتے تھے۔ آپؒ کی شیریں زبان کی وجہ سے لوگ آپؒ کو میٹھا کے لقب سے یاد کرنے لگ گئے۔

آپؒ کا مزار اندرون لوہاری گیٹ محلہ سد مٹھا میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپؒ کا سالانہ عرس مبارک بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ جہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپؒ کے روضۂ مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کا تعلق زیادہ تر بیرونِ ممالک سے ہوتا ہے۔ آپؒ کی درگاہ پر حاضری سے لوگوں کے رزق اور بیرونِ ملک جانے کیلئے رکاوٹیں دور ہوتی ہیں۔

آپؒ کے اذکار میں سے زیادہ تر درودِ پاک اور ذکر الٰہی پایا جاتا ہے۔
آپؒ کے روضہ اقدس پر حاضری سے زائرین کے تمام معاملات پر اثر ہوتا ہے۔

چاہے وہ دنیاوی ہوں چاہے وہ روحانی ہوں۔ آپؒ کی روحانی کیفیات لوگوں کے معاملات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الْحَمِیْدِ

یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا بَدِیْعُ یَا بَاعِثُ یَا اَللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ

یَا قُدُّوْسُ یَا رَبُّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

یَا اَللّٰہُ یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِہٖ یَا عَلِیْمًا بِخَلْقِہٖ

اَلْکَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَکِیْمُ

۸۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ

آپؒ کا شمار سندھ کی عظیم روحانی ہستیوں میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا روحانی مقام بڑا بلند ہے۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ حق سچ کی بات کی ہے۔ آپؒ بڑے بہادر اور نڈر درویش گزرے ہیں۔ آپؒ نے اپنا صوفیانہ کلام بڑے شاندار انداز میں بیان کیا ہے۔ ہمیشہ لوگوں کو حقیقت کا درس دیا ہے۔ آپؒ کی ساری زندگی سادگی میں گزری۔ روزانہ لوگ آپؒ کے پاس حاضری کیلئے حاضر ہوتے اور اپنے

Marfat.com

معاملات پر غور کرواتے تھے۔آپ ؒ لوگوں سے بڑی سادہ زبان میں بات کرتے اور اللہ کے دین کی طرف رغبت دلاتے تھے۔آپ ؒ کے اندر عشقِ آلِ محمد ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ ؒ نے عظیم ہستیوں کی عظمت میں کئی اشعار ارشاد فرمائے ہیں۔اسی وجہ سے لوگوں کو آپ ؒ کی صحبت سے بے شمار فیض ملتا تھا۔آپ ؒ اپنے اخلاق اور اپنی روحانی قوتوں سے لوگوں کو اپنے قریب کرتے اور اپنے عمل اور کردار سے لوگوں کو متاثر کرتے تھے۔جس کی وجہ سے جوق در جوق لوگ آپ ؒ کے پاس آتے تھے۔آپ ؒ کی باتوں کو غور سے سنتے تھے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

آپ ؒ کی شاعری سے آپ ؒ کا روحانی انداز معلوم ہوتا ہے کہ آپ ؒ کس پائے کی معرفت کے مالک تھے۔آج بھی آپ ؒ کا روضہ لاکھوں لوگوں کی زیارت کا مرکز بنا ہوا ہے اور لوگ آج بھی آپ ؒ کے روحانی فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔سالانہ عرس کے موقع پر آپ ؒ کے روضہ کی شان اور نرالی ہوتی ہے۔پورے ملک سے لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے اور ہر طرح کی روحانی لہریں موجود ہوتی ہیں۔آپ ؒ کے روضہ پر حقیقی قرآنی روحانی لہروں کا ایک تانا بانا ہوتا ہے۔وہ زائرین جو خصوصی طور پر روحانیت کے حصول کیلئے آپ ؒ کے روضۂ مبارک کی زیارت پر جاتے ہیں ان کو آپ ؒ کے روحانی انداز سے مستفید ہونے کیلئے آپ ؒ کے روضۂ پر حاضری کے انداز کو سمجھنا اور اپنے اندر حقیقی روحانی کیفیات کو رکھتے ہوئے نہایت ادب و احترام سے بیٹھنا اپنی سوچ کو صحیح سمت کی طرف لگانا ضروری ہے۔تاکہ زیادہ سے زیادہ آپ ؒ کی توجہ حاصل ہو سکے۔کیونکہ آپ ؒ کا انداز بھی قلندرانہ ہے۔آپ ؒ درحقیقت حق سچ کے درویش ہیں۔اس لئے آپ ؒ کی درگاہ پر حاضری کیلئے ضروری ہے کہ آپ ؒ کے روحانی انداز کو سمجھا جائے آپ ؒ نے اپنی زندگی میں بے شمار انداز میں اپنے رب کی عبادت کی ہے۔ آپ ؒ ہر وقت اللہ کی پاک ہستیوں کی محبت اور قربت دل میں رکھتے ہوئے ہمہ وقت

Marfat.com

اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ اسمائے اللہ نے آپؒ کو ایک بلند روحانی مقام عطا فرمایا ہے۔

آپؒ کا روحانی علم آنے والے زائرین کے تمام دنیاوی اور دینی معاملات پر بااثر ہے۔ بے شمار لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَا اَللہُ سُبحَانَ ذِی الجَلَالِ وَالاِکرَامِ۔

یَا اَللہُ سُبحَانَ ذِی القُوَّۃِ المَتِینِ

اَللہُ یَا کَافِیُ یَا وَافِیُ یَا سُبحَانُ یَا حَنَّانُ

اَللہُ اَللہُ یَا شَکُورُ یَا غَفُورُ

یَا اَللہُ سُبحَانَ ذِی الفَضلِ العَظِیمِ

یَا اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ۔

المُؤَخِّرُ الاَوَّلُ الاٰخِرُ الظَّاھِرُ البَاطِنُ۔

۹۔ حضرت شاہ جیونہؒ

آپؒ جھنگ شہر کی عظیم روحانی ہستی ہیں جو پنجاب کے دوسرے روحانی صوفیاء اکرامؒ میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ آپؒ کے روضہ سے آپؒ کے روحانی علم اور آپؒ کی باطنی کیفیات اور تجلیات کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپؒ جلالی اور صاف گو

Marfat.com

بزرگ گزرے ہیں۔آپ ؒ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔اسی لئے آپ ؒ پیدائشی ہی روحانی کیفیات کا ادراک رکھتے تھے۔اعلیٰ نسب کی وجہ سے آپ کی رغبت ہر وقت عبادتِ الٰہی میں رہتی تھی۔ذکر و فکر کی کثرت اور رات بھر اللہ کی عبادت اور نوافل میں مشغول رہتے تھے۔آپ ؒ کے روحانی انداز سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوتا تھا۔آپ ؒ کی روحانی توجہ سے پہلے آنے والے لوگوں کی جسمانی بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔آپ ؒ سے لوگوں کی تکلیفیں برداشت نہیں ہوتی تھیں۔غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔آپ ؒ کی کوشش ہوتی تھی کہ آنے والے کے مسئلہ کا فوری حل ڈھونڈا جائے۔آپ ؒ کی بھی روحانی کیفیات ایک قلندرانہ انداز سے کم نہیں ہیں۔آپ ؒ کے روضہ کا انداز تمام بزرگانِ دین سے مختلف ہے کہ آپ ؒ کی قبر مبارک پر چھت اور گنبد نہیں ہے۔یہ ایک منفرد انداز ہے جس سے آپ ؒ کی روحانی شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔

آپ ؒ کے روضہ پر حاضری دینے سے روحانیت کو اچھی تقویت ملتی ہے۔ آپ ؒ کا روضہ روحانیت کے حصول کیلئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔اس روحانی ذریعے سے مستفید ہونے کیلئے ضروری ہے کہ آپ ؒ کے روضہ پر حاضری دینے سے پہلے آپ ؒ کے آباء و اجداد اور آپ ؒ کی روحانی تعلیمات کو سمجھا جائے اور ان تمام معاملات جو آپ ؒ کی زندگی میں روزمرہ کے معمولات میں تھے۔ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔

حاضری میں غلطی کی صورت میں بلاوجہ پڑھائی یا غیر ضروری حاضری آپ ؒ کی گرفت کا موجب ہو سکتی ہے۔لہذا درگاہوں پر حاضری کا کوئی نہ کوئی سبب ہونا چاہئے۔بندہ کیلئے ضروری ہے کہ ایسی درگاہیں جو اللہ کے خاص کرم میں ہوتی ہیں اور جو بزرگانِ دین خصوصی بااثر روحانی طاقتیں رکھتے ہیں ان کی درگاہوں پر بامقصد

Marfat.com

حاضری دی جائے۔ تا کہ مقصد جلد حاصل ہو۔ یہ نہ ہو کہ بہتری کی بجائے تنزلی کی طرف چلا جائے۔ ایسی حاضریوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

آپ ؒ کے روضہ اقدس پر گرمیوں میں سخت گرمی کا انداز ہوتا ہے۔ لوگ ننگے پاؤں آپ ؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔ ہزاروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آپ ؒ کی روحانی طاقت ہر مسئلہ پر با اثر ہے۔ آپ کے روضۂ مبارک پر حاضری دینے سے ذہنی، جسمانی، معاشرتی، معاشی سکون ملتا ہے۔ اور قربِ آلِ رسول ﷺ کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ رونے کی کیفیات کا انداز بھی ایسی ہستیوں کے مقامات پر حاضری دینے سے ہو جایا کرتا ہے۔ ایسی کیفیات بہت مفید ہوتی ہیں جن سے بے شمار مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب ان مقامات پر اپنے مصائب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دعا یا عبادت یا رونے کی کیفیت آتی ہے۔ تو اس میں کوئی بھی مانگی ہوئی دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اللہ کی برگزیدہ ہستیوں کے روحانی مقامات پر مانگی گئی دعائیں اللہ درست کرتا ہے۔ دعاؤں کے قبول ہونے کے انداز کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بس انسان کے مانگنے کا انداز صحیح ہو تو دعائیں ان کے وسیلے سے جلد مستجاب ہوتی ہیں۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو روحانی معاملات پر غور نہیں کرتے جن کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

آپ ؒ کی درگاہ پر ہر قسم کے لوگ حاضری دیتے ہیں ہر مکتبہ فکر کا بندہ حاضری دیتا ہے۔ آپ ؒ کے سالانہ عرس پر آپ کے روضہ کا انداز نرالا ہوتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضری دیتے ہیں۔ محفلِ سماع ہوتی ہے نعت خوانی اور تلاوت ہوتی ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ

یَااَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا بَاسِطُ یَا قَادِرُ یَا سُبْحَانُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ اَللّٰہُ حَسْبِیْ رَبِّیْ مُرَبِّیْ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ

اَلْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ

اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مٰلِکُ الْمُلْکِ

اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ التَّوَّابُ اَلْمُنْعِمُ

۱۰۔ حضرت سلطان باہوؒ

شورکوٹ میں پیدا ہونے والی بلند پایہ ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ ؒ کا تعلق اعوان فیملی سے ہے اور آپ ؒ کا شجرہ نسب ۲۹ واسطوں سے ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ملتا ہے۔ آپ ؒ کا روحانی مقام بھی بلند و اعلیٰ ہے۔ ایام طفولیت سے ہی آپ ؒ سے روحانیت ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھی۔ آپ ؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ؒ شیر خوارگی کے زمانہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں سارا دن دودھ نہیں پیا کرتے تھے اور آپ ؒ کی ابتدائی تعلیم تربیت والدہ محترمہ نے فرمائی۔ آپ ؒ کی حالات زندگی میں آیا ہے کہ سن رشد کو پہنچنے کے بعد رات خواب

Marfat.com

میں امام الاولیاء حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ نے آپ ؒ کو نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا۔ حضرت محمد ﷺ نے آپ ؒ کو روحانی طور پر بیعت فرمایا۔ آپ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ مقامات اور درجات حاصل ہوئے جو بیان سے بالاتر ہیں۔

آپ ؒ نے اوائل عمری میں بہت مجاہدہ کیا۔ انتہائی سخت ذکر وفکر کے باوجود آپ ؒ کی والدہ محترمہ نے آپ ؒ کو ظاہری مرشد تلاش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ ؒ نے اپنی والدہ کے کہنے پر مرشد کی تلاش جاری کردی۔ مرشد کی تلاش کرتے ہوئے آپ ؒ دہلی میں اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ روحانی کشف کے ذریعے آپ ؒ کے مرشد جناب سید عبدالرحمٰن قادریؒ نے ایک شخص کو آپ ؒ کی تلاش میں بھیجا۔ آپ ؒ اس کے ساتھ آئے اور آپ ؒ کے حضور حاضر ہوئے۔ سید عبدالرحمٰن قادریؒ نے آپ ؒ کو بیعت فرمایا۔ آپ ؒ نے اپنے مرشد کی بے انتہا خدمت کی۔ آپ ؒ اپنے مرشد سے بہت متاثر تھے۔ آپ ؒ کو اپنے مرشد پاک سے بے انتہا محبت تھی۔ تقریباً اٹھارہ (۱۸) سال اپنے مرشد کی خدمت میں گزارے۔ آپ ؒ نے اپنے کلام میں مرشد کی عظمت اور فضیلت کو اجاگر کیا ہے۔ آپ ؒ نے روحانیت کی ابتداء وانتہا صرف اور صرف مرشد کے قدموں میں رکھی ہے آپ ؒ کا سارا کلام دنیا کی نفی اور مرشد کی ہر ممکن خدمت اور ادب کے بارے میں ہے۔

آپ ؒ مشاہدہ حق میں مسرور، جمال دوست میں محو اور انوار الٰہی کی تجلیات میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ ؒ کی فقیری کا انداز ایسا تھا کہ آپ ؒ ہر چیز سے بے نیاز تھے۔ کئی دفعہ آپ ؒ نے کھیتی باڑی کی۔ لیکن فصل نہیں کاٹی۔ ہمیشہ توکل پر گزارا کرتے تھے۔ آپ ؒ نے بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں۔ اور بلند پایہ شاعر بھی تھے۔

آپ ؒ نے اپنی زندگی میں اللہ کا ذکر بہت کیا۔ آپ ؒ ذکر الٰہی کے بادشاہ گزرے ہیں۔ ''اللہ ھو اور ھو'' کا ذکر آپ ؒ کا پسندیدہ ذکر تھا۔ آپ ؒ نے لوگوں کو

Marfat.com

روحانیت کھول کھول کر سمجھائی ہے۔ آپ ؒ کا کلام ''ابیات باہو'' پڑھنے کے بعد کوئی عقلمند انسان روحانیت میں غلطی نہیں کرسکتا۔ آپ ؒ نے اپنے کلام میں روحانیت کے حصول کیلئے سب سے ضروری جس بات پر توجہ دلائی ہے وہ کامل مرشد ہے کیونکہ ہر ایک کا مرشد کامل نہیں ہوتا۔ بغیر کامل مرشد کے روحانیت پروان نہیں چڑھ سکتی۔ جیسا کہ ایک شعر میں آپ ؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

مرشد جنہاں دا کامل باہو کنڈی لگدے تر کے ہو

یعنی جس آدمی کا مرشد کامل ہے عرفانِ حق انہیں ہی ملے گا۔ ہر ایک کا ضروری نہیں مرشد کامل ہو۔ یعنی مرشد کامل ہونا ضروری ہے۔ آپ ؒ نے اپنے کلام میں کامل مرشد کی بے شمار نشانیاں بیان کی ہیں۔ جس سے متلاشیانِ حق کو کامل مرشد کی نشاندہی ہوتی ہے۔ آپ ؒ ایک باضابطہ کامل و مکمل درویش گزرے ہیں۔ آپ ؒ کے روضہ اقدس پر آج بھی لاکھوں افراد اطمینانِ قلب حاصل کرتے ہیں۔ جانے والے زائرین پر آپ ؒ کا روحانی اثر لازمی ہوتا ہے اور اکثر افراد کا رُکا ہوا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ ہزاروں افراد ذکری کیفیت کو مضبوط کرنے کیلئے آپ ؒ کے روضہ کی زیارت کرتے ہیں۔ آپ ؒ کا روضہ علمی حیثیت رکھتا ہے۔ روحانی علم کی منتقلی کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر روحانی علم حاصل کرنے کی صلاحیت قوی ہو تو آپ ؒ کے روضہ پر حاضری کا لطف آتا ہے۔ آپ ؒ کا روضہ خصوصی طور پر ذکر و فکر کی آماجگاہ ہے۔ کیونکہ آپ ؒ خود عبادت و ریاضت کے عادی تھے۔ عبادت و ریاضت ذکر و فکر آپ ؒ کا مشغلہ تھا۔ ایسے لوگوں کو پسند فرماتے ہیں جو دلوں میں دوسروں کے بارے کوئی ملامت نہیں رکھتے۔ منافق اور حاسد کو اپنے نزدیک نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ دنیا طلبی سے منع فرماتے اور اللہ کی طرف توجہ مبذول کرواتے تھے۔ ایک دوسرے سے بھائی چارہ کی تلقین کرتے تھے۔ آپ ؒ کے پسندیدہ ذکر میں سب سے زیادہ ''ھو اور

Marfat.com

اللہ ھو" کا ذکر ملتا تھا۔ یہ اذکار بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ آپ ؒ نے اپنے کلام میں درجہ بہ درجہ ذکری کیفیات اور روحانی درجات کا بیان فرمایا ہے۔ اپنی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اس روحانی ترقی کا بیان آپ ؒ کے کلام سے ملتا ہے۔

آپ ؒ سلطان العارفین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ ؒ کا سالانہ عرس مبارک بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے بلکہ ہر وقت آپ ؒ کی زیارت کیلئے لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ہر طرح کے لوگ اور ہر قسم کے مسائل آپ ؒ کے دربار پر پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ ؒ کی زیارت سے بندہ کی روحانیت کو تقویت ملتی ہے۔ دل و دماغ کو سکون ملتا ہے۔ سینہ کے امراض دور ہوتے ہیں۔ تزکیہ و تصفیہ کی منزلیں طے ہوتی ہیں۔ عرفان حق حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہی روحانی انداز اپنایا جائے تو جانے والے کی روحانی کیفیات میں کمال کی بہتری اور کامیابی ملتی ہے۔ اپنے مرشد کامل کے حکم سے اگر ایسی درگاہوں پر حاضری دی جائے تو کمال درجے کی ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے جو زائرین کسی روحانی سسٹم سے اگر منسلک ہیں تو انہیں چاہئے اپنے سسٹم کے مطابق حاضری دیں۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

هُوَ اللهُ اَللهُ يَا مَحْمُودُ يَا كَرِيمُ

هُوَ اللهُ هُوَ يَا غِيَاثُ يَا مُغِيثُ يَا اَللهُ

هُوْ هُوَ اَللهُ يَا عَزِيزُ يَا حَكِيمُ يَا رَافِعُ

اَللهُ هُوَ سُبْحَانَ اللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

Marfat.com

يَا رَحْمٰنُ يَا دَائِمُ يَا حَمِيْدُ يَا عَزِيْزُ
يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا خَبِيْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ اللّٰهُ اَللّٰهُ هُوْ هُوْ هُوَ اللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اِلَّا اللّٰهُ
اَللّٰهُ هُوْ هُوْ هُوْ يَا وَافِيْ يَا خَفِيُّ يَا اَللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوْ هُوْ هُوَ اَللّٰهُ

۱۱۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن شریف

آپؒ زبردست صوفی شاعر اور عاشقِ رسول ﷺ بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ کو نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ آپؒ ہر وقت آپ ﷺ کی عظمت بیان کرتے رہتے تھے۔ آپؒ نے اپنے کلام میں اپنی روحانی عقیدت جو آپؒ کو ان کی ذات بابرکات سے تھی بیان فرمائی ہے۔ آپؒ کا روحانی تعلق چشتیہ سلسلہ سے تھا۔ محفلِ سماع کو بہت پسند فرماتے تھے۔ خود بھی شاعر تھے اور اپنی شاعری راگ راگنیوں میں کہنے کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔

سماع کی محفلیں بڑے شوق سے کرواتے تھے اور ہزاروں لوگ آپؒ کی محفل میں شامل ہوتے تھے۔ آپؒ دورانِ محفل وجدانی کیفیت میں رہتے تھے۔ اکثر وجد میں آجایا کرتے تھے۔ آپؒ کا انداز وجد نرالا اور محفل کو اور زینت بخش دیتا تھا۔ وجدانی کیفیت میں آپؒ کے منہ سے جو نکلتا پورا ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

صوفی یار محمد آپ ؒ کے خاص مرید ہیں۔ کھڑی شریف میں ان کا دربار ہے۔ آپ ؒ کی والدہ نے جب اپنے بیٹے کو خواجہ صاحب کا مرید کروایا تو آپ ؒ نے بچے سے نام پوچھا۔ جب بچے نے اپنا نام یار محمد بتلایا تو آپ ؒ وجد کی حالت میں آ گئے۔ اس طرح آپ ؒ نے تین بار نام پوچھا تو بعد میں آپ ؒ نے بچہ کو سینہ سے لگایا۔ اسی وقت روحانی علم عطا کر دیا یعنی آپ ؒ کو بچہ کے نام سے ایسی محبت پیدا ہوئی کہ آپ ؒ نے روحانی علم ایک بچہ کو عطا فرمایا۔ صوفی یار محمد سرکار بھی ایک اللہ کے برگزیدہ بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ ؒ نے لاہور شہر میں دھرم پورہ کے مقام پر اپنا مسکن بنایا۔ آپ ؒ کے خلیفہ صوفی جان محمد صاحب تھے۔ جن کا روضہ ہنجر وال میں موجود ہے۔ یعنی خواجہ غلام فرید سرکار کی روحانی و باطنی تجلیات کافی آگے تک پھیلیں۔ آپ ؒ کے روضہ اقدس پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضری دیتے ہیں اور اپنی منتیں مانتے ہیں۔ آپ ؒ کے دربار پر مانگنے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آپ ؒ کی روحانی قوت ایسی ہے کہ آپ ؒ کے روضہ کی طرف جانے والے زائرین کے معاملات پر اثر ہوتا ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

یَا اَللّٰہُ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمَانُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا مَنَّانُ

یَا اَللّٰہُ یَا دَائِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ

Marfat.com

یَا کَافِیُ یَا رَجَائِیُ یَا عَزِیزُ عَزِیزًا

۱۲۔ حضرت سخی سرور سرکار ؒ

ڈیرہ غازی خان کے قریب عظیم ترین روحانی بزرگ حضرت سخی سرور سرکار ؒ کا روضہ اقدس ہے۔ برصغیر کے بلند پایہ لوگوں میں آپ ؒ کا شمار باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے۔ آپ ؒ سخاوت میں بڑے مشہور ہیں۔ آپ ؒ کی روحانی طاقت بڑی مضبوط ہے اور لوگوں پر اثر انداز ہونے والی کیفیات موجود ہوتی ہیں۔

آپ ؒ کا سالانہ میلہ بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں افراد آپ ؒ کے سالانہ عرس میں شامل ہوتے ہیں۔ تقریباً سات (۷) یوم تک آپ ؒ کا دربار پُر رونق رہتا ہے۔ ہر مکتبہ فکر کے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ آپ ؒ کے روضہ اقدس پر دورانِ میلہ وجدانی عورتیں دھمال ڈالتی ہیں جو ایک وجدانی منظر ہوتا ہے۔ آپ ؒ کے روضہ پر دورانِ میلہ بڑی سختی ہوتی ہے۔ لنگر عام ہوتا ہے۔ آپ ؒ بہت مضبوط روحانی بزرگ ہیں۔ آپ ؒ لوگوں پر بڑے باا ثر ہیں۔ آپ ؒ کا روحانی اثر بڑا تیز اور دوررس ہے۔ آپ ؒ ہر معاملہ پر باا ثر ہیں۔ آپ ؒ کی روحانی طاقت بہت زیادہ ہے۔ آپ ؒ اپنے ارادت مندوں پر ہر جگہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ خواہ وہ کہیں بھی ہوں آپ ؒ زبردست قلندرانہ حیثیت کے مالک ہیں۔

آپ ؒ سخی دل درویش ہیں۔ ہمدردی پیار محبت بلکہ ہر صفت آپ ؒ میں موجود تھی۔ لوگ آپ ؒ کی شخصیت سے بڑے متاثر تھے۔ آپ ؒ کی روحانیت کا اثر لوگوں کے دلوں پر اس طرح ہوتا تھا جو بھی آپ ؒ کی خدمت میں ایک دفعہ حاضر ہوا وہ آپ ؒ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپ ؒ کے گن گاتا تھا۔ آپ ؒ کی شائستہ زبان اور بلند اخلاق کی وجہ سے آپ ؒ لوگوں میں بڑے مشہور ومعروف ہو گئے۔ لوگ طرح

Marfat.com

طرح کے مسائل لے کر آپ" کے پاس آتے تھے۔ آپ" ان کا حل کلام الٰہی کے ذریعے لوگوں کو بتلاتے اور آپ" کی دعا میں تاثیر ہوتی تھی۔ آپ" کی دعائیں اللہ کی بارگاہ میں مستجاب ہوتی تھیں۔ آپ" اللہ کی برگزیدہ ہستی تھے۔ آپ" کی روحانی کیفیات آپ" کے روضہ اقدس پر رواں دواں ہوتی ہیں۔ ان حقیقی روحانی لہروں کی وجہ سے وہاں اللہ کا کلام پڑھا جاتا ہے۔ ذکر وفکر کیا جاتا ہے۔ آپ" بھی قلندرانہ رمز کے بزرگ تھے۔ پنجتن گھرانہ سے آپ" کو بے حد عشق تھا۔ آپ" نے اپنی زندگی میں ذکر الٰہی بہت کیا۔ زیادہ تر آپ" "اللہ ھو" کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ آپ" سانس کی تمام پڑھائیاں کرتے تھے۔ بڑے جوش وخروش والی روحانی تجلیات آپ" کے اندر موجود تھیں۔ آج بھی آپ" کے روضہ مقدسہ پر حاضری سے آپ" کی روحانی روشنی ملتی ہے روحانیت میں بے انتہا فروغ ملتا ہے اور روحانی الجھنیں دور ہوتی ہیں۔ غلط علم پڑھنے والے اور دوسرے کے معاملات کو علم کے ذریعے غلط کر دینے والوں کو ایسی درگاہوں سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ روحانیت کے متلاشی افراد کو چاہئے کہ آپ" کی زیارت کیلئے اپنے اندر آپ" کی محبت اور آپ" کا قرب حاصل کرنے کیلئے جنون کی حد تک شوق اور انتہائی عاجزی وانکساری پیدا کریں تا کہ آپ صاحب دربار کی توجہ کا مرکز بنیں۔ آپ کو روحانیت میں فروغ حاصل ہو اور ایسا مشاہدہ ومجاہدہ حاصل ہو جس سے آپ دوسروں کو فائدہ دے سکیں۔

حضرت سخی سرور" بڑی باکمال روحانی ہستی ہیں۔ آپ" مضبوط روحانی علم کے مالک ہیں آپ" کے علم کا اثر لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ آپ" کے در سے کوئی خالی نہیں جاتا۔ آپ" ہر ایک کے دامن کو اپنی سخاوت سے بھر دیتے ہیں۔ علم والے کی علمی پیاس اور بیمار کیلئے شفائے کامل اور رزق کیلئے تمام رکاوٹیں دور فرماتے ہیں۔ یہ ایسے مقامات ہوتے ہیں جہاں سے آپ" کی دعاؤں میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور بارگاہ

Marfat.com

الٰہی میں قبولیت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ایسے قلندرانہ مقامات پر عام انسان کی رسائی خدا کی حدوں تک ہوجاتی ہے۔ انسان ان کے وسیلہ جمیلہ سے اپنے مسائل میں بہتری پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر روحانی تاثیر بہت زیادہ ہوتی ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَااَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوْ ھُوْ

یَااَللّٰہُ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

یَارَزَّاقُ یَاخَالِقُ یَافَائِقُ یَاصَادِقُ

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ

اَللّٰہُ ھُوْ یَاخَالِقُ یَامُحِیْطُ یَابَاسِطُ

یَااَللّٰہُ یَاغَفُوْرُ یَاشَکُوْرُ یَاوُدُوْدُ یَاوَھَّابُ

یَااَللّٰہُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاظَاھِرُ یَابَاطِنُ یَااَللّٰہُ

اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْھَادِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیْ

Marfat.com

۱۳۔حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ؒ

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ؒ ملتان میں ایک ایسی روحانی ہستی ہیں جو انفرادی حیثیت کی حامل ہیں۔آپ ؒ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی ؒ کے خلیفہ خاص تھے جن کا مزار بغداد میں ہے۔آپ ؒ نے سیر و سیاحت اور مختلف مقامات پر حاضریاں دیں۔حسب و نسب سے آپ ؒ کو قریشی اسدی ہاشمی کہا جاتا ہے۔ہاشمی خاندان سے تعلق کی وجہ سے آپ ؒ کو بہت روحانی مقام حاصل ہے۔

آپ ؒ خالص روحانی رمز کے بزرگ ہیں۔آپ ؒ کے روضہ سے آپ ؒ کی روحانی شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔آپ ؒ کی روحانی کیفیات اور روحانی تاثرات باکمال ہیں۔جتنے بھی زائرین آپ ؒ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں آپ ؒ ہر ایک پر انفرادی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔آپ ؒ کی زیارت سے زائرین کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

آپ ؒ کے قرب میں اللہ کی عبادت اور ذکر و فکر سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔خدا کی معرفت کے دریچے کھلتے ہیں۔

آپ ؒ کے قرب سے روحانیت کی طریقت کا اندازہ ہوتا ہے۔بندہ کی روحانی کیفیات مزید مضبوط ہوتی ہیں۔چونکہ آپ ؒ اللہ کی برگزیدہ ہستی ہیں اور آپ ؒ نے اپنی زندگی میں بڑی شدت سے اللہ کی عبادت کی ہے۔اس لئے آپ ؒ کی قبر مبارک پر اس عبادت کی روحانی لہروں کی موجودگی کا احساس ایک روحانی انسان کو ہوتا ہے۔جس سے اس کے روحانی محور میں مضبوطی آتی ہے۔اور آپ ؒ کے روحانی علم کی تاثیر وہاں پر روحانی انداز میں دوسروں میں منتقل ہوتی ہے۔

آپ ؒ کے روحانی علم کا اندازہ آپ ؒ کی عبادت و نوافل سے لگایا جا سکتا

ہے۔آپ ؒ نے لوگوں کو اللہ کی عبادت کے علاوہ تمام انسانوں کو اپنے کردار سنوارنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔آپ ؒ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔آپ ؒ کے آستانہ پر آنے والوں کو لنگر کھلایا جاتا تھا۔آپ ؒ بہت مخیر اور دنیا کی رغبت سے بے پرواہ تھے۔آپ ؒ نے ہمیشہ سادگی اور قناعت کے ساتھ زندگی گزاری۔آپ ؒ خوراک کم کھاتے لیکن غذا کا انداز قوی ہوتا تھا۔آپ ؒ ہر آنے والے خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو خاطر تواضع فرماتے تھے۔اوائل عمری میں آپ ؒ روزے باقاعدگی سے رکھتے تھے۔قرآنِ پاک کی تلاوت روزانہ فرماتے تھے۔

تحمل و بردباری' ذوق وشوق' بے ہوشی و مدہوشی اور استغراق آپ ؒ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَللّٰہُ ھُوَ یَااَللّٰہُ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

یَااَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَااَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْاَحَد

یَااَللّٰہُ یَا لَطِیْفُ یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْمُعِزّ

اَلْاَحَدُ الصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ

Marfat.com

يَا اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا دَيَّانُ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ

۱۴۔ حضرت میاں شیر محمد سرکار ؒ

میاں شیر محمد سرکار ؒ شرق پور شریف کی بڑی عظیم روحانی ہستی ہیں۔ آپ ؒ کا روحانی محور بڑا مضبوط ہے۔ آپ ؒ بہت ذکر فکر والے روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ آپ ؒ شریعت کے بڑے پابند اور باضابطہ بزرگ ہیں۔ آپ ؒ اپنے عقیدت مندوں اور ارادت مندوں پر اپنا روحانی اثر ورسوخ بہت زیادہ رکھتے تھے۔ آپ ؒ کا روحانی اثر اتنا زیادہ ہوتا تھا کہ آنے والا تھوڑے ہی عرصے میں آپ ؒ کا معتقد و مرید بن جاتا تھا اور اپنا حلیہ بھی اپنے مرشد کی طرح بنا لیتا تھا۔ چونکہ آپ ؒ شرعی انداز روحانیت کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اسی لئے زیادہ تر لوگ آپ ؒ کے پاس آپ ؒ کے روحانی انداز کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ؒ اصول میں بڑے سخت اور طبیعت میں بڑے نرم بزرگ ہیں۔ آپ ؒ کے مزاج میں حلیمی کا عنصر بدرجہ اتم تھا۔ لوگ آپ ؒ کی تقریروں اور خطبات سے بہت متاثر ہوتے تھے۔ آپ ؒ لوگوں پنجگانہ نماز روزہ زکوٰۃ کی تلقین فرماتے تھے۔

پیار و محبت کو اجاگر کرنا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری اور اتباع، حق سچ سے آگاہی، سادگی، قناعت پسندی اور تمام اچھے خصائص لوگوں میں منتقل کرنا آپ ؒ کے معمول میں شامل تھا۔

آپ ؒ کی ساری زندگی شریعت کے انداز میں گزری۔ آپ ؒ کے جتنے بھی عقیدت مند ہیں۔ سب نے آپ ؒ کے روحانی انداز کو اپنایا۔ آپ ؒ کا روحانی انداز

Marfat.com

بہت قوی تھا۔آپ ؒ بڑی جلدی آنے والے پراثرانداز ہوتے تھے۔آپ ؒ کے روحانی اثر ہی کی وجہ سے آپ ؒ نے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں کواپنا روحانی فیض عطا کیا۔جو بھی آپ ؒ کے در پر حاضر ہوا اس کو آپ ؒ کا قرب اور آپ ؒ سے روحانی علم ضرور حاصل ہوا۔آپ ؒ جب بھی لاہور تشریف لائے حضور داتا صاحب ؒ کی حاضری بہت پسند فرماتے تھے۔سب سے پہلے حضور داتا گنج بخش ؒ کی حاضری دیتے اس کے بعد اپنے معمولات میں مصروف ہوتے تھے۔آپ ؒ اپنے مریدوں میں کم ہی جایا کرتے تھے۔

آپ ؒ روحانی علم دینے میں بڑے قوی بزرگ ہیں۔آپ ؒ نے بے شمار لوگوں کو روحانی علم سے نوازا۔جس میں سے عظیم روحانی ہستیاں درج ذیل ہیں۔

۱۔ سید اسماعیل شاہ ؒ کرماں والے اوکاڑہ

۲۔ سید نور الحسن شاہ بخاری ؒ کیلیانوالے

۳۔ سید رحمت علی شاہ ؒ کنگھ شریف

آپ ؒ کے خلفاء نے بھی روحانی میدان میں بہت بلند مقام پایا۔آپ ؒ کے خلفاء میں سب سے زیادہ ان تین ہستیوں کی عظمت بڑی بلند و بالا ہے۔ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے مزارات پر حاضریاں دیتے ہیں۔ان تمام مزارات سے روحانی ترقی ملتی ہے اور ہر بندہ کو روحانی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ان تمام خلفاء میں ان کے مرشد کامل کا رنگ جھلکتا ہے۔آپ ؒ نے ان تمام ہستیوں کو بڑا روحانی علم نوازا اور مختلف علاقوں میں ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

ان ہستیوں نے آپ ؒ کے فیض کو بڑے احسن طریقے سے نبھایا اور آج اللہ نے ان تمام ہستیوں کے مقامات کو آنے والے زائرین کیلئے باعثِ شفاء اور باعث کرم بنادیا۔

Marfat.com

میاں شیر محمد سرکار ؒ نے مرشد کامل کی نشاندہی بڑے باکمال انداز میں بیان فرمائی ہے کہ

۱۔ تاثیر وتاثر

۲۔ کشف وکرامات

۳۔ تصرف

ان تینوں خصوصیات کا حامل انسان کامل مرشد ہوتا ہے۔یعنی آپ ؒ کے فرمان کے مطابق کوئی بھی روحانی انسان اس وقت اپنے آپ کو کامل مرشد نہیں کہلوا سکتا' نہ مرید کر سکتا ہے اور نہ کسی کو علم دے سکتا ہے جب تک وہ ان تین صفات سے متصف نہ ہو۔

آپ ؒ کے پسندیدہ روحانی انداز ویسے تو بے شمار ہیں لیکن آپ ؒ ''اللہ ھو یارحمٰن یارحیم یاکریم اور درود پاک درود ابراہیمی'' کو پسند فرماتے تھے۔آپ ؒ کی ذکری کیفیات بڑی بلند ہیں۔آپ ؒ ذکرالٰہی کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں۔آپ ؒ کی درگاہ سے آپ ؒ کے روحانی انداز کو سمجھنا اور ان کو حاصل کرنا مشکل ہے۔اس لئے زائرین کیلئے ضروری ہے کہ وہ آپ ؒ کی درگاہ پر باوضو اور نہایت ادب وآداب کا خاص خیال رکھیں۔تاکہ آپ ؒ کی روحانی توجہ طالب پر بڑھ سکے۔

درگاہوں پر روحانی علم حاصل کرنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ ہر صاحب درگاہ کی روحانی کیفیت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔میاں شیر محمد سرکار ؒ کا روحانی انداز بڑا نفیس اور صاف ہے۔آپ ؒ ادب وآداب کے انداز کو بہت پسند فرماتے ہیں۔لیکن شرعی انداز اپنا کر آپ کے روحانی انداز سے زیادہ مستفید ہوا جاسکتا ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

ھُوَ اللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
یَا اَللّٰہُ وَافِیُ یَا دَیَّانُ یَا خَالِقُ یَا اَللّٰہُ
یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ ھُوَ اَللّٰہُ ھُوَ ھُوَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبحَانَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ
یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ ھُوَ اَللّٰہُ ھُوَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبحَانَ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ۔
اَللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
یَا اَللّٰہُ کَافِی۔ یَا اَللّٰہُ شَافِی۔ یَا اَللّٰہُ مُعَافِیُ۔

۱۵۔حضرت بابا عباس شاہ رحمتہ اللہ علیہ

آپ ؒ قلندرانہ انداز کے روحانی بزرگ گزرے ہیں۔آپ ؒ عظیم روحانی ہستیوں کی معرفت رکھتے تھے اور بلند انداز فکر کے مالک تھے۔آپ ؒ کے اندر مجذوبیت کا روحانی انداز بھی پایا جاتا تھا۔آپ ؒ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات حقیقت پر مبنی ہوتی تھی۔آپ ؒ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ میں نے فلاں دن اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جانا ہے۔آپ ؒ نے اپنے اعلان کے مطابق ہی وفات پائی اور بہت سے لوگ پہلے ہی جمع تھے۔جنہوں نے یہ

Marfat.com

کرامت دیکھی آپ ؒ کے پاس ہر وقت کتے بیٹھے رہتے تھے اور لوگ انہیں مختلف قسم کی اشیاء پیش کرتے تھے جس کتے کو وہ حکم دیتے وہی آ کر اپنا حصہ لے جاتا آپ ؒ کا مزار پتوکی میں موجود ہے جہاں ہر سال میلہ لگتا ہے اور بہت سے لوگ حاضری دیتے ہیں اللہ ان کی امیدیں پوری کر دیتا ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ اللّٰهُ هُوْ هُوْ هُوَ اَللّٰهُ

سُبْحَانَ ذِی الْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ

يَا سَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا نَافِعُ يَا رَافِعُ

يَا اَللّٰهُ يَا غُفْرَانُ يَا غَافِرُ يَا صَابِرُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

يَا كَافِیُ يَا وَافِیُ يَا سُبْحَانُ يَا حَنَّانُ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا شَافِیُ يَا عَافِیُ يَا وَافِیُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمِ

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا طَاهِرُ يَا قَرِيْبُ

۱۶۔حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ

آپؒ کا روضہ اقدس کراچی شہر کلفٹن میں واقع ہے آپؒ مدینۃ المنورہ میں تولد ہوئے۔آپؒ کا شجرہ نسب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔آپؒ کو عباسی دورِ حکومت میں سندھ کے علاقہ میں شہید کردیا گیا۔آپؒ کے ارادت مندوں نے آپؒ کو کراچی کے ساحل کے قریب اونچے ٹیلہ پر مدفن کیا۔اور وہیں سے آپؒ کا روحانی فیض جاری ہوا۔آپؒ کا شمار بہت پہلے کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔آپؒ آلِ رسول ﷺ اور اولادِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونے کے ناطے خالص برگزیدہ ہستی گزرے ہیں آپؒ نے دین کی حقیقت اور اس کے نفاذ کیلئے اپنی جان قربان کردی۔آپؒ کی شہادت کربلا کے واقعہ سے تقریباً سینتیس (۳۷) یا اڑتیس (۳۸) سال بعد میں ہوئی۔

اعلیٰ حسب نسب کی وجہ سے اللہ نے آپ کو عظیم طاقت سے نوازا تھا۔آپؒ کی روحانیت کا مقام بدرجہ اتم تھا۔آپؒ نے لوگوں کو ہمیشہ دین کی حقیقت کی تلقین فرمائی۔دشمنوں سے پروانہ وار لڑتے ہوئے آپؒ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔آپؒ کی درگاہ پر اب بھی لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔آپؒ کے روضے کی حاضری سے بندہ کے تمام مسائل حل ہوتے ہیں۔آپؒ کی جائے مدفن پر اللہ کا خاص کرم ہے۔

آپؒ کے روضہ اقدس پر ذہنی' جسمانی' روحانی سکون ملتا ہے۔آپؒ کائناتی روحانی حقیقی طاقتوں کی متحمل ہستی ہیں۔کوئی ایسا معاملہ نہیں جو آپؒ کی دسترس سے باہر ہو۔پانی کی قلت کی وجہ سے آپؒ کی دعاؤں سے وہاں میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوا جو آپؒ کے فیض کی علامت ہے۔آپؒ حق سچ کی علامت ہیں۔آپؒ

Marfat.com

کی زیارت نے لوگوں کے روحانی علوم میں بہتری اور چمک پیدا ہوتی ہے کیونکہ آپ ؒ کی تربت پر اللہ کی کرم نوازی ہے۔ آپ ؒ نے آج تک بے شمار روحانی ہستیوں کو حقیقی روحانی فیض سینہ بہ سینہ عطا فرمایا ہے۔ جس سے لاکھوں کروڑوں کے دل اللہ کے نور سے منور ہوئے۔ اور اسلام کی تبلیغ میں آسانی ہوئی۔ آپ ؒ کا قرب اللہ کے قرب کی زندہ مثال ہے۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبحَانَ الْحَقِّ الْمُبِیْن

یَا سَامِعُ یَا شَافِعُ یَا وَاسِعُ یَا نَافِعُ یَا رَافِعُ

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا

لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ

بِعَظَمَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِنُبُوَّتِکَ

یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ بِوِلَایَتِکَ

یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

Marfat.com

یَا اَللّٰہُ سُبْحَانَ ذِی الْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

۱۷۔حضرت جیئے شاہ نورانیؒ (نورانی نور۔ ہر بلا دور)

حضرت جیئے شاہ نورانیؒ کا روضہ مبارک پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے پہاڑوں کی بلندیوں پر واقع ہے۔ آپؒ ان بلند پہاڑوں کی طرح ایک بلند و اعلیٰ روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ کی روحانی طاقتوں کا اندازہ آپؒ کی زیارت سے ہی ہوتا ہے آپؒ باکمال اور بے انتہا روحانی طاقت کے مالک ہیں۔ آپؒ کی روحانی قوتیں بے مثل بے مثال ہیں۔ آپؒ کے روضہ کی زیارت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپؒ کے اس بلند و بالا روحانی مقام کی وجہ سے آپؒ کے بعد کے آنے والے روحانی لوگوں نے آپؒ کی زیارت سے اپنے روحانی محور کو مضبوط کیا اور آپؒ سے بے شمار بزرگوں نے روحانی فیض حاصل کیا۔ آپؒ کی طرف سفر کرنے والے لوگ کمال کی روحانی لذتوں سے سرشار ہوتے ہیں۔ آپؒ نے روحانیت کے حصول کیلئے بڑی سخت محنت کی۔ آپؒ نے انہیں پہاڑوں میں اللہ کی عبادت اور اس کی بندگی میں وقت گزارا۔ آپؒ کا روحانی انداز فکر بڑا بلند اور ہر عام و خاص کیلئے مفید ہے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب بھی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کرم سے ملتا ہے اس لیے آپؒ خاندانی لحاظ سے ایک مایہ ناز بزرگ ہیں۔

آپؒ کی زیارت کیلئے سفر کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے باوجود لوگ روزانہ جوق در جوق آپؒ کی قدم بوسی کیلئے حاضری دیتے ہیں۔ آپؒ کی زیارت کرنے والوں میں زیادہ تر لوگ روحانی علم کے حصول اور روحانی پیچیدگیوں

Marfat.com

کے حل کیلئے حاضری دیتے ہیں۔ آپ ؒ کا روحانی انداز قلندرانہ ہے۔ قلندری طریقت کے لوگ زیادہ تر وہاں حاضری دیتے ہیں۔ علم کے حصول کیلئے لاتعداد فقراء صلحاء اور درویش منش لوگ مختلف علاقوں سے پیدل آپ ؒ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ روحانی منازل کی تکمیل کیلئے اکثر لوگ سب سے پہلے سیہون لال شہباز قلندر ؒ حاضری دیتے ہیں اور وہاں سے پیدل نورانی نور کا سفر کرتے ہیں۔ آپ ؒ کے روضہ کی زیارت کرنے کے بعد لاہوت لامکاں کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔ لاہوت لامکاں بھی آپ ؒ کی عبادت گاہ ہے۔ آپ ؒ نے اس مقام پر چلہ کشی فرمائی ہے۔

درحقیقت آپ ؒ اہلِ بیت اطہار کی اعلیٰ روحانی فضیلتوں سے روشناس ہیں۔ اس لیے آپ ؒ کی زیارت سے طاہرین کی معرفت عطا ہوتی ہے جس سے انسان کو اخروی ازلی ابدی زندگی عطا ہوتی ہے۔ آپ ؒ باا ثر روحانی طاقت کے مالک ہیں۔ ہر قسم کا مسئلہ آپ ؒ کی حاضری سے دور ہوتا ہے۔ آپ ؒ کا روضہ روحانیت کی ایک ایسی آماج گاہ ہے جس سے انسان کو ہر قسم کی روحانی لذت عطا ہوتی ہے۔ مراقبہ، مشاہدہ، مجاہدہ، لطائف ستہ اور ایسی تمام روحانی اصطلاحات کی تکمیل ہوتی ہے۔ بلاواسطہ روحانی اصلاح ہوتی ہے۔ ان تمام روحانی کیفیات کا اثر ہر انسان کی روحانی کیفیت کے مطابق ہوتا ہے۔ اعلیٰ روحانی اقدار دیکھنے کو ملتی ہیں۔ آپ ؒ کے قرب سے خالص آل رسول ﷺ کی اعلیٰ روحانی روشنی ملتی ہے۔ آپ ؒ خدا کے خاص اولیاء کے قرب کا وسیلہ ہیں۔ آپ ؒ کا وسیلہ انسان کو روحانی معراج عطا کرتا ہے۔ اکثر لوگوں پر آپ ؒ کی زیارت سے رونے کی کیفیات وارد ہوتی ہیں۔

لاہوت لامکاں پر آپ ؒ کی عبادت و ریاضت اور ذکر الٰہی سے آپ ؒ کو خدا

Marfat.com

کی عظیم اور لازوال روحانی ہستیوں سے آشنائی ہوئی۔ اس مقام لاہُوت کو ایک اعلیٰ روحانی درجہ حاصل ہوا اور آئندہ کیلئے ہر متلاشیانِ حق کیلئے وہ مقام روحانی روشنی کا ذریعہ بنا۔ ہزاروں بزرگان طریقت نے اس مقام لاہوت لامکاں سے روحانی فیوض وبرکات حاصل کیں۔ جس سے اُن کے دل نور قرآنی سے جگمگا اٹھے اور آگے لوگوں کو یعنی ہر خاص وعام کو یہ روحانی علم منتقل ہوا۔

آپ ؒ کے روضہ مبارک پر لوگوں میں حاضریاں اور وجدانی روحانی کیفیات دیکھنے کو ملیں گی۔ آپ ؒ کا روضہ جانے والے لوگوں کی تمام آفات وبلیّات اور تمام روحانی' دنیاوی' معاشی' اخلاقی رکاوٹوں کیلئے باعث شفاء ہے۔ آپ ؒ کے قرب کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے آپؒ کے خلیفہ جناب حضرت محبت فقیر سرکارؒ کی حاضری دی جائے۔ پھر آپؒ کے روضہ اقدس کی زیارت کرنے کے بعد لاہوت لامکاں کی زیارت ہو اس مقام سے واپسی پر پھر نورانی نور کی روحانی نورانی لہروں سے مستفید ہوا جائے۔ آخر میں دوبارہ الوداعی سلام آپؒ کے مرید خاص حضرت محبت فقیرؒ کی زیارت کی جائے۔ آپؒ کی زیارت کیلئے سارا سفر ایک سخت مرحلہ ہے لیکن اس سفر میں آپؒ کی روحانی اعلیٰ کیفیات کو مدنظر رکھا جائے۔ باوضو اور ذکر فکر اور یادالٰہی میں زیادہ سے زیادہ وقت گزرا جائے۔ آپ ؒ کے روضہ مبارک پر رات رکنا بھی ایک روحانی ترقی کی علامت ہے۔ جس سے آپؒ کے خاص روحانی قرب وجوار میں رہا جاسکتا ہے۔ آپؒ ایک صاف شفاف روحانی مقام رکھتے ہیں اور اسی طرح لوگوں کی بھی رہنمائی فرماتے ہیں۔ انسان کی ہر بلا مصیبت اور پریشانی جاتی رہتی ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

هُوَ هُوَ هُوَ اللّٰهُ هُوَ اللّٰهُ هُوَ هُوَ هُوَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِيْمِ
يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
يَا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ
يَا مُبْدِئُ يَا عَلَّامُ يَا حَلِيْمُ يَا مُعِيْدُ
يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ هُوَ هُوَ هُوَ اللّٰهُ هُوَ
هُوَ هُوَ اللّٰهُ هُوَ هُوَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اِلَّا اللّٰهُ

۱۸۔ حضرت شمس الدین محمد بن ملک تبریزیؒ

آپؒ کا نامِ نامی محمد بن ملک ہے۔ شمس تبریزیؒ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپؒ چھٹی صدی ہجری میں مرجع خاص وعام اور حضرت شیخ سلہ باف کے خلیفہ و جانشین تھے۔ آپؒ نے روحانی معاملات کو بڑے اچھے انداز میں اپنایا اور اس میں جستجو کی۔ جس سے آپؒ کے دل و دماغ میں روحانی تڑپ بڑھتی گئی۔ آپؒ کے روحانی اندازِ فکر میں ترقی ہوئی اور آپؒ کا روحانی مقام بلند ہوتا گیا۔ آپؒ ایک بلند حوصلہ

Marfat.com

اور مضبوط روحانی انداز کے بزرگ گزرے ہیں۔ آپ ؒ نے ذکر الٰہی میں بہت محنت کی اور باطنی کیفیات جو بندہ پر اس کی عبادت کے لحاظ سے اثر انداز ہوتی ہیں کو قوی کیا۔ جس سے آپ ؒ کے اندر روحانی چمک پیدا ہوئی۔ آپ ؒ کا انداز فکر صوفیانہ اور عاجزانہ تھا۔ آپ ؒ ہر وقت اللہ کے ذکر اور اس ذات کے قرب و وصال میں رہتے تھے۔ جس سے آپ ؒ کا اثر ہر خاص و عام پر تھا۔ لوگ جوق در جوق آپ ؒ کے پاس آتے اور روحانی فیض سے مستفید ہوتے۔ آپ ؒ کا جلالی انداز لوگوں میں بڑا مقبول تھا۔ آپ ؒ حیران کن روحانی انداز کے مالک تھے۔ آپ ؒ کی ہر بات سچی ہوتی اور جس مسئلہ پر غور فرماتے اس کا حل بھی بتلاتے تھے۔ آپ ؒ نہایت کشف و کرامت رکھنے والے بزرگ تھے۔ تاثیر و تاثر کا انداز بھی آپ ؒ کے اندر ایک اعلیٰ حیثیت رکھتا تھا۔

آپ ؒ زیادہ تر عملی زندگی پر زور دیتے تھے اور ہر ایک کیلئے آپ ؒ کا یہی درس ہوتا تھا۔ آپ ؒ خود اسی بات کا حکم دیتے جس پر خود عمل بھی کرتے تھے۔ آپ ؒ لوگوں کو اخلاقیات کا درس دیتے اور لوگوں میں پیار و محبت کی تلقین فرماتے۔ علمی تضاد کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ ؒ لوگوں کے مسائل کا حل روحانیت کے ذریعے پسند فرماتے تھے۔ آپ ؒ نے اپنی روحانی روشنی لوگوں میں پھیلائی جس سے آپ ؒ کا مقام روحانیت عام ہوا اور لوگوں میں شناسائی ہوئی۔ آپ ؒ نے اپنے اسی حقیقی روحانی انداز سے ہی عظیم عالم دین حضرت مولانا رومؒ کو روحانی فیض سے نوازا۔ آپ ؒ نے مولانا رومؒ کے تمام مکتوبی علم کو رد کرتے ہوئے اپنے روحانی مقام کو ظاہر کیا۔ جس سے آپ ؒ کا قلب روشن ہوا اور آپ ؒ کے اندر روحانی کیفیات وارد ہوئیں۔ جس سے آپ ؒ ایسے مست ہوئے کہ آپ ؒ سب کچھ چھوڑ کر حضرت شاہ شمس الدین تبریزی ؒ کے گرویدہ ہوئے اور آپ ؒ نے مکتوبات کی طرف توجہ ہٹائی اور آپ ؒ سے حقیقی روحانی

Marfat.com

طاقتیں حاصل کیں۔ حضرت مولانا روم ؒ کے روحانی مقام سے کون آدمی واقف نہیں ہے۔ آپ ؒ نے اپنے مرشد کی عظمت میں بے شمار اشعار فرمائے۔

حضرت شاہ شمس الدین تبریزؒ حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے والہانہ عشق و محبت رکھتے تھے۔ آپ ؒ کے شعری انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ؒ نے اپنا روحانی سفر حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی قربت وانابت سے طے کیا۔ آپ ؒ کے دل و دماغ میں محبت علیؓ واردرہتی تھی جس سے آپ ؒ کو ایک عظیم مقام حاصل ہوا۔ آپ ؒ کے نزدیک اعلیٰ روحانیت کا حصول اسی وقت ممکن ہے کہ بندہ جب تک اہل بیت رسول ﷺ کی محبت میں نہیں آجاتا۔

آپ ؒ کی زیارت سے لوگوں کے تمام منفی روحانی اثرات ختم ہوتے ہیں اور آپ ؒ کا روضہ خدا کے قرب کی زندہ مثال ہے۔ آپ ؒ کی زیارت سے آپ ؒ کے روحانی انداز کا اندازہ ہوتا ہے۔ زائرین آپ ؒ کے ہاں روحانی انداز میں حاضری دیں تاکہ روحانی ترقی ہو۔ روحانی ترقی انسان کیلئے اتنی ضروری ہوتی ہے جتنی اس کو زندہ رہنے کیلئے خوراک۔ اسی لئے یہ درگاہیں روحانی غذا کا ذریعہ ہیں۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

یَا كَافِیُ یَا رَجَائِیُ یَا بَارِیُ یَا ذَكِیُّ

یَا دَیَّانُ یَا خَالِقُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

یَا حَمِیْدُ یَا عَزِیْزُ یَا طَاهِرُ یَا قَرِیْبُ

Marfat.com

یَا مُبْدِیُ یَا عَلَّامُ یَا حَلِیْمُ یَا مُعِیْدُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

۱۹۔ حضرت امام بری سرکارؒ

حضرت امام بری سرکارؒ کا روضہ مبارک اسلام آباد کے ایک قریبی گاؤں میں واقع ہے۔

آپؒ نسب کے لحاظ سے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آلِ رسول ﷺ کی نسلِ پاک ہونے کی وجہ سے آپؒ کی روحانی قدر و منزلت بڑی زیادہ ہے۔ آپؒ کا روحانی مقام بڑا بلند اور اعلیٰ ہے۔ آپؒ نے اپنی روحانی زندگی کا آغاز اوائل عمری سے کیا۔ آپؒ کا بچپن سے رجحان عبادت و ریاضت کی طرف تھا۔ اسی لئے آپؒ کی تربیت آپؒ کے بزرگوں نے اعلیٰ پیمانہ پر کی۔ شروع ہی سے آپؒ روحانیت سے رغبت رکھتے تھے۔ آپؒ زہد و تقویٰ عبادت و ریاضت اور دوسرے دینی معاملات میں اتنے منہمک رہتے کہ آپؒ کی کئی کئی راتیں اسی انہماک میں گزر جاتیں۔ آپؒ نے اپنی زندگی بڑی نفاست سے گزاری۔ آپؒ طبیعت میں بڑے حلیم اور وضع داری کے قائل تھے۔ آپؒ اخلاق کے ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ آپؒ سے چھوٹی عمر میں ہی اللہ کے لطف و کرم کا اظہار ہوتا تھا۔ آپؒ کے آباء واجداد کو آپؒ پر بڑا ناز تھا۔ آپؒ نے اللہ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی میں زندگی گزاری اور اللہ کا قرب اپنی محنت سے حاصل کیا۔

Marfat.com

روحانیت میں آپؒ کا مقام دنیا سے پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ آپؒ اپنے نسب کے اعتبار سے ایک کمال درجے کے روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ کی روحانی طاقت بڑی قوی اور بے مثل و بے مثال ہے۔ آپؒ ایک با اثر روحانی کیفیات کا کمال رکھتے ہیں۔ آپؒ کے روحانی کمالات کا اظہار آپؒ کی زیارت سے آج بھی لوگوں پر ہو رہا ہے۔ آپؒ کی زندگی میں آپؒ نے ہر آنے والے کو اپنی نورانی روحانی طاقت سے مرعوب کیا اور لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ آپؒ کے علم اور آپؒ کی طبیعت کا اثر تھا کہ لوگ آپؒ سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ آپؒ کا انداز لوگوں سے پیار و محبت اور ہر آنے والے کی خدمت کرنا اور تمام دینی دنیاوی معاملات میں لوگوں کی راہنمائی کرنا تھا۔ آپؒ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حقیقی اور اصلی تعلیمات کو لوگوں کے آگے پیش کیا۔

آپؒ کا روحانی رنگ اصل اور خالص ہے اور آپؒ کا قرب ہر جانے والے کیلئے قرب الٰہی کا موجب بن سکتا ہے۔ آپؒ کے روضہ مبارک کی زیارت سے ہر آنے والے کی جائز طلب پوری ہو سکتی ہے۔ لاکھوں افراد آپؒ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور آپؒ کے روحانی فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپؒ نے اپنی زندگی خالص لوگوں کی خدمت اور انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قریب لانے میں گزاری۔ آپؒ نے روحانی علم حاصل کرنے کیلئے سفر بھی کیا۔ حج بیت اللہ کی زیارت اور نبی کریم ﷺ کے روضہ کی بھی قدم بوسی کی۔ دوران سفر آپؒ نے اپنے روحانی محور کو مضبوط کرنے کیلئے مزید روحانی سفر کیا اور ایران، عراق، شام اور دوسرے ممالک سے ہوتے ہوئے اسلام آباد کے ایک قریبی گاؤں میں تشریف لے آئے۔ آپؒ کی روحانی ڈیوٹی جہاں آپؒ کی زیارت ہے لگائی گئی۔

جتنے بھی زائرین آپ ؒ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں سب آپ ؒ کے روحانی فیض سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ ؒ کی زیارت سے ذہنی، جسمانی، اخلاقی، روحانی اور تمام قسم کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ آپ ؒ کے روضہ مبارک کی زیارت سے سائلین کی تمام روحانی رکاوٹیں بھی دور ہوتی ہیں۔ جن جن کے معاملات میں رکاوٹ ہوتی ہیں وہ اللہ کے کرم و فضل سے دور ہوتی ہیں۔ تمام قسم کی آفات و بلیّات کا حل اور کالے جادو کے علم کا اثر آپ ؒ کی زیارت سے ختم ہو سکتا ہے۔ آپ ؒ کا روحانی محور بڑا مضبوط ہے۔

آپ ؒ ایک ایسی روحانی ہستی ہیں کہ آپ ؒ کا اثر آج کل کے تمام معاملات پر ہوتا ہے۔ آپ ؒ اللہ کے خاص بزرگ ہیں۔ آپ ؒ کا روحانی درجہ بلند و اعلیٰ ہے۔ آپ ؒ روحانی علم حاصل کرنے والے کی روحانی رہنمائی بھی فرماتے ہیں۔ روحانیت کے متلاشیوں کی روحانی الجھنیں دور فرماتے ہیں۔ اور آپ ؒ کے ہاں حاضری سے اعلیٰ روحانی ترقی ملتی ہے۔ زائرین کو چاہیئے کہ آپ ؒ کے روحانی علم سے مستفید ہونے کیلئے آپ ؒ کے خالص روحانی پہلو کو مدنظر رکھیں۔ نہایت ادب و احترام سے حاضری دی جائے۔ آپ ؒ کے نسب طبیعت اور آپ ؒ کی اعلیٰ روحانی کیفیات کو مدنظر رکھا جائے تاکہ آپ ؒ کی نظر کرم مسائل پر ہو سکے۔

برصغیر پاک و ہند میں آپ ؒ ایک واحد روحانی بزرگ ہیں جن کو امام کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ امامت قرآنِ پاک میں ایک اعلیٰ روحانی قرآنی مقام ہے۔ اس لحاظ سے آپ ؒ کی روحانی انفرادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک عقلمند کیلئے آپ ؒ کی زیارت بڑی مفید اور فائدہ مند ہے۔ روحانیت کے طالب اگر آپ ؒ کی زیارت کریں تو ان پر آپ ؒ کی زیارت سے اللہ کی خالص روحانی لہریں آشکار ہو سکتی ہیں۔ آپ ؒ کا روضہ مبارک روحانیت کی ایک بہت بڑی درسگاہ ہے۔ جس میں تمام قسم کے روحانی

Marfat.com

علوم کا ادراک حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن پاک کے خالص روحانی علم کے ادراک سے تمام دوسرے روحانی علوم جو مختلف مذاہب میں پائے جاتے ہیں ان کی تفہیم پیدا ہوتی ہے۔ کسی بھی درگاہ میں حاضری سے روحانی علم حاصل ہوتا ہے۔ آپؒ امام کے لقب سے مشہور ہوئے جس سے آپؒ کو انفرادی مقام حاصل ہوا۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْمُتَکَبِّرِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الْوَکِیْلِ الْکَفِیْلِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْکَرِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

۲۰۔ حضرت پیر مہر علی شاہ سرکارؒ

حضرت پیر مہر علی شاہ سرکارؒ کا بھی اسلام آباد کے قریب ہی ایک گاؤں میں روضہ مبارک ہے۔ آپؒ نے بھی روحانیت میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپؒ ظاہری و باطنی علوم کے ماہر تھے۔ کشف و کرامات کا اظہار آپؒ سے ہوتا تھا۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں دین الٰہی کی بے بہا خدمت کی اور لوگوں کو انسانیت کا سبق دیا۔ لوگوں میں خلوص نیک نیتی اور بھائی چارے کا درس دیتے تھے۔ قرآن پاک کی تفسیر و تشریح کے بھی ماہر تھے اور روحانیت میں بھی آپؒ کا کمال درجہ ہے۔ آپؒ نے ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور خدمت میں گزاری۔ آپؒ کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف یاد الٰہی اور لوگوں کو اللہ کی طرف رغبت دلانا تھا۔

آپؒ نے باعمل روحانی زندگی گزاری ہے۔ آپؒ نے ہمیشہ عملی روحانی زندگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسے تمام شرعی اصولوں پر پابند زندگی گزاری۔ آپؒ ذکرِ الٰہی کو بہت پسند فرماتے تھے اور ہر وقت اللہ کی یاد میں وقت گزارتے۔ آپؒ کا زمانہ وہ تھا جب دنیا جدید تقاضوں پر چل رہی تھی اسلام میں بے شمار بے ضابطگیاں رونما ہو رہی تھیں۔ آپؒ نے اس دور میں ہونے والی تمام خرابیوں کا مقابلہ کیا۔ خاص طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے خلاف آپؒ نے ایسی آواز بلند کی کہ سارے عالم اسلام نے آپؒ کو سراہا اور آپؒ نے منکر نبوت کو اپنے مقابلہ کیلئے للکارا تو وہ آپؒ کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہ ہوا کیونکہ آپؒ ایک بڑے فصیح و بلیغ مبلغ اور مفسر قرآن بھی تھے۔ آپؒ شرع کے تمام قوانین سے واقف تھے اور ساتھ ساتھ روحانی علم، معرفت و طریقت کے بھی علمبردار تھے۔ آپؒ کے اندر خاص علم روحانی ہونے کی وجہ سے آج آپؒ کی تربت پر ہزاروں لوگ حاضری دیتے ہیں۔ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کو نبی کریم ﷺ سے

Marfat.com

والہانہ عشق تھا۔ آپ" کو جو بھی روحانی مقام اور روحانی عروج حاصل ہوا وہ صرف اور صرف عشق مصطفیٰ ﷺ سے ہی ہے۔ جب آپ" کو دیدار مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوا تو آپ" کے منہ سے بے ساختہ اشعار نکلے۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
اے گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

آپ" نے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت وفضیلت میں پورا قصیدہ لکھا۔ جس کو بہت زیادہ شہرت ملی۔ آپ" ہر وقت عشق مصطفیٰ ﷺ میں سرشار رہتے۔ آپ" کی زندگی کا قیمتی سرمایہ عشق رسول ﷺ تھا۔ چونکہ آپ" کو کائنات کی عظیم ہستی سے باطنی روحانی طور پر خصوصی پیار ومحبت تھا۔ اس لیے اللہ نے آپ" کو باکمال روحانی عظمت سے نوازا۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا آپ" کے پاس آنا جانا رہتا۔ آپ" تمام آنے والوں کے تمام مسائل خواہ وہ روحانی ہوں، جسمانی ہوں، مذہبی ہوں، تمام قسم کے مسائل کا حل اپنے روحانی علم سے بتلاتے تھے۔

آپ" کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَااللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْغَفَّارِ

یَافَائِقُ یَاصَادِقُ یَاشَافِیُ یَاسَلٰمُ

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْقَوِیِّ الْعَزِیْزِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ

Marfat.com

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

اَلْمُهَيْمِنُ اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ

۲۱۔ حضرت بی بی پاک دامن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کائنات کی عظیم روحانی ہستیاں پاک و طاہر بیبیاں جن کا آخری مسکن تحصیل و ضلع لاہور' پاکستان میں شملہ پہاڑی کے پاس کوئین میری کالج کے پچھلی طرف ہے۔ میں آپؒ کے تاریخی پس منظر کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ تاریخی مکتوبات میں ان کے تاریخی حوالوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر لوگوں کی کثیر تعداد بی بی رقیہؓ پاکدامن کو حضرت علی المرتضیٰؓ کی دخترِ نیک بتلایا جاتا ہے۔ چونکہ ان بیبیوں کی نسبت اولادِ علی سے منسلک کی جاتی ہے آلِ نبی ﷺ اور اولادِ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپؒ کا حسب نسب ہے اس لیے آپؒ کی زیارت بڑی فضیلت رکھتی ہے۔ آپؒ کا علم' آپؒ کا تقویٰ' آپؒ کی پرہیزگاری' آپؒ کی عبادت و ریاضت اور پاکدامنی خالص قرآنی ہے۔ آپؒ کی زیارت پر خاص اللہ کے کلام کی برکت موجود ہوتی ہے اور جہاں خدا کے کلام کی خالص تاثیر ہو وہاں اللہ کے خاص کرم وفضل کی بات ہوتی ہے۔ آپؒ کی زیارت کو جانے والوں پر قرآنی روحانی راز افشاں ہوتے ہیں۔ ذہنوں کو روحانی طاقت میسر آتی ہے۔ تمام جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ آپؒ کے روضہ اقدس پر اخلاقیات کی تکمیل ہوتی ہے۔ تمام انسانوں کو روحانی شعور عطا ہوتا ہے۔ تمام انسانوں کی تمام قسم کی پیچیدگیاں پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

Marfat.com

آپؒ کے روضہ مبارک پر اللہ کا خاص احسان ہے۔ خدا کے قرب، خدا کی معرفت اور اس ذات کی حقیقت کی رسائی آپؒ کی زیارت ہے۔ روحانیت کے متمنی آپؒ کی زیارت کو حصول روحانیت کا وسیلہ بنائیں۔ آپؒ ایک مکمل و کامل روحانی درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ روشنی سے بندہ کو اللہ کی حقیقی معرفت عطا ہوتی ہے۔

جو ہستی پاک دامن کے لقب سے دنیا میں عزت اور شہرت پائے اس کے قرب سے ایسی ہی روحانی کیفیات کا ادراک ہوتا ہے۔

آپؒ کے روضہ مبارک پر ہر مکتبہ فکر کا انسان حاضری دیتا ہے اور اپنے اپنے نظریہ اور سوچ کے مطابق وہاں سے فیض حاصل کرتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں آپؒ کے زمانہ کے بعد میں ہر آنے والے روحانی بزرگ نے آپؒ کی درگاہ کو اپنا وسیلہ روحانی بنایا اور خالص روحانی قرآنی کیفیات میں قرب پایا۔ لاہور کے مشہور و معروف روحانی پیشوا حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویریؒ گھٹنوں کے بل آپؒ کی زیارت کیلئے جاتے تھے۔ آپؒ کی درگاہ پر آپ سرکارؒ کی نشست کا نشان بھی موجود ہے۔ آپؒ کو داتا لقب صرف اور صرف آپؒ کی قربت اور انابت سے ہی ملا۔ اس کے علاوہ بے شمار دوسرے بزرگان دین نے آپؒ کے ہاں حاضریاں دیں اور آگے آنے والے ہر روحانی بندہ کو ان کی حاضری کی تلقین فرمائی۔

آپؒ کا انداز روحانیت بڑا پر کشش اور لطیف ہے۔ ہر قسم کی روحانی کیفیات کا منظر آپؒ کی تربت پاک پر رواں دواں ہے۔ روحانیت حاصل کرنے والے کو خالص روحانی اصلاح ملتی ہے۔ جس سے اسے اپنے روحانی میدان میں تقویت ملتی ہے۔ درود پاک کا ورد آپؒ کی زیارت اور آپؒ کے روحانی قرب کیلئے ایک وسیلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے دین کی فہم اور ادراک رکھتے ہیں اور ان میں روحانی فہم و ادراک کا بھی عنصر موجود ہوتا ہے تو وہ آپؒ کے قرب سے لطف

Marfat.com

اندوز ہوتے ہیں۔ آپؒ کے در اقدس کی حاضری سے اعلیٰ روحانی روشنی ملتی ہے۔ روحانیت میں فہم و ادراک پیدا ہوتا ہے۔ آپؒ کی زیارت گاہ پر خدا کی عظیم ترین روحانی قرآنی ہستیوں کی روحانی کیفیات کا اعلیٰ ترین سرکٹ موجود ہوتا ہے۔ آپؒ کے روضہ کی حاضری سے ان عظیم ہستیوں کی زیارات اور ان کے روحانی علم تک دسترس حاصل ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک کی شفائی کیفیات بندہ کے وجود پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ حضرت محمد ﷺ و آلِ حضرت محمد ﷺ کا قرب و وصال حاصل ہوتا ہے۔ بندہ کی ذہنی، دماغی اور روحانی قوتیں مضبوط ہوتیں۔ جن لوگوں میں نظری کیفیات ہوتی ہیں ان کو وہیں عظیم ہستیوں کی زیارات ہوتی ہیں۔ روحانی علم کا انتقال نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ زائرین کیلئے ضروری ہے خاص طور پر وہ زائرین جو حصول روحانیت کیلئے جاتے ہیں انہیں چاہئے کہ آپؒ کی زیارت کو مقام روحانیت سمجھیں۔ نہایت ادب و احترام کے ساتھ آپؒ کی تربت پر حاضری دیں۔ اگر کوئی اپنے پیر و مرشد کے حکم یا اجازت سے جائے تو اس طالب کیلئے ضروری ہے کہ اپنے مرشد کے تصور کو ثابت رکھتے ہوئے اور اس کی بتلائی ہوئی پڑھائی اور مرشد کے بتلائے ہوئے انداز حاضری کے مطابق پیش ہو۔ تاکہ آپؒ کی پاک و پاکیزہ طاہر روحانی کیفیات کا ادراک سائل پر جلد ہو سکے اور اپنی دلی مراد کو پہنچ سکے۔ اور لوگوں کیلئے باعث شفاء بن سکے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ

یَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

Marfat.com

اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

۲۲۔ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ

ضلع لاہور کی اس بزرگ ہستی کا مزار اقدس لاہور ہوٹل کے قریب ہے۔ آپؒ سلسلہ قادری سے منسلک تھے۔ آپؒ کا روحانی مقام ایک درجہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؒ کا خاندانی لحاظ حضرت امام تقیؒ کی اولاد سے ہے۔ آپؒ کے آباءواجداد ایران کے شہر کرمان سے ہجرت کرنے کے بعد برصغیر پاک و ہند میں آئے۔ یہاں پر آپؒ کے آباؤ اجداد نے دین کی خدمت کی اور ہزاروں بے دین افراد کو اسلام کی روشنی دی۔ اعلیٰ حسب نسب کی وجہ سے آپؒ کا روحانی انداز بھی بڑا منفرد اور قوی حیثیت رکھتا ہے۔ روحانیت میں آپؒ کو حضرت پیران پیر غوث الاعظمؒ سے بڑی والہانہ عقیدت تھی۔ آپؒ جس شخص کو اپنی ارادت یعنی بیعت میں لیتے تھے اسے غوث پاکؒ کی فوراً زیارت کروادیتے تھے۔ آپؒ کے روحانی' وجدانی انداز سے سلسلہ قادری کو بڑی تقویت اور حیثیت ملی۔ آپؒ نے اپنے روحانی علم کی ابتداء اپنے ہی خاندانی جد امجد حضرت داؤد بندگیؒ سے کی۔ جن کی روحانی قدر و منزلت علیحدہ طور پر لکھوں گا۔ آپؒ کی عقیدت اور ارادت میں آپ نے روحانی تربیت پائی۔ آپؒ کے مرشد پاک کو بھی آپؒ سے والہانہ پیار تھا۔ آپؒ نے اپنے خاندانی حساب کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؒ کو قرآن پاک کی خالص تاثیر عطا فرمائی۔ حضرت ابوالمعالی سرکارؒ اپنے مرشد کا بہت ادب رکھتے تھے۔ آپؒ نے اپنی ساری روحانی زندگی اپنے مرشد کامل کی تلقین و نصیحت میں گزاری۔

Marfat.com

ہر سال آپؒ کا سالانہ میلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں زائرین آپؒ کی زیارت کیلئے آتے ہیں اور اپنے من کی مرادیں پاتے ہیں۔ آپؒ کے روضہ مبارک کا گنبد بھی حضرت غوث الاعظمؒ کے روضہ اقدس کے گنبد کی طرح ہے۔ آپؒ کے روضہ پر اللہ کا بڑا کرم وفضل ہے۔ خدا کی رحمت سے آپؒ کی زیارت گاہ پر لوگوں کی دلی مرادیں پوری ہوئیں ہیں۔

آپؒ اپنی روحانی طبیعت میں جلالی کیفیات رکھتے ہیں۔ آپؒ کی روحانی کیفیات سے حاضری دینے والوں کے معاملات میں بڑی شدت سے اثر ہوتا ہے۔ ذکر وفکر' عبادت وریاضت' زہد وتقویٰ ہر بزرگ کی مانند آپؒ کا بھی شیوہ رہا ہے۔ آپؒ اپنے روضہ پر آنے والے کے انداز ادب اور احترام کو دیکھ کر اپنا روحانی قرب عطا فرماتے ہیں۔ اس لئے حصول روحانیت میں جانے والے زائرین کو چاہئے آپؒ سرکار کی زیارت کیلئے انتہائی ادب واحترام کا خاص خیال رکھیں۔ باوضو ہو کر پاک و صاف حالت میں بیٹھنا چاہئے۔ آپؒ کا روحانی انداز کچھ ایسا ہے کہ خواتین کو آپ کے روضہ یعنی زریں مبارک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اس لیے بعض خواتین بزرگان دین کی زیارت پر انداز حاضری کو مدنظر نہیں رکھتیں اور مسائل حل ہونے کی بجائے مزید پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے ہر انسان بڑے شوق اور محبت سے مختلف درگاہوں پر حاضری دیتا ہے لیکن بغیر سمت اور تربیت کے درگاہوں پر حاضریاں انسانی زندگی میں بگاڑ پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو بالکل غسل' طہارت اور پاکی وپلیدی کا خیال نہیں رکھتے۔ حالانکہ درگاہیں انسان کے ہر مسئلہ پر مثبت انداز میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ خود سے بلا وجہ پڑھائیاں' ورد ووظائف اور ذکر وفکر بغیر کسی مرشد کے آپؒ کے روضہ اقدس پر صحیح نہیں ہے۔ اس سے بہتر ہوتا ہے کہ فاتحہ اور دعا کے بعد خاموشی سے ادب کے ساتھ بیٹھا جائے تا کہ صاحب دربار کے روحانی انداز

میں محبت کا انداز پیدا ہو سکے اور مسائل کے اندر روحانی تاثیر پیدا ہو۔ آپؒ صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند بزرگ گزرے ہیں۔ لوگوں سے آپؒ بڑے پیار سے پیش آتے تھے۔ اور لوگوں کے مسائل بڑے غور سے سنتے تھے اور قرآن وسنت کے مطابق ان کا حل فرماتے تھے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً

ترے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے

كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ لَكَكٍ

ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے

تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ تَحْكِي

یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار

مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ كَفَاكَ

ہو کہ جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اُونٹ پروردگار

مَا بِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ

کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کے مطابق تمام رنج اور مصیبتوں سے

يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

اے ستارے تو ثبات اور بقاء و روشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

اَللّٰهُ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ

اَلنَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْحَفِيْظِ

الْوَالِىْ الْمُتَعَالِىْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْعِمُ

۲۳۔ حضرت مادھولال حسین شاہ قلندرؒ

آپؒ کا روضہ مبارک' باغبانپورہ ضلع لاہور میں ہے۔ آپؒ اپنے زمانہ کے بڑے مشہور و معروف روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ کے روحانی انداز میں انفرادیت کچھ اس لحاظ سے ہے کہ آپؒ ہر قسم کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے انسان سے پیار رکھتے تھے اور اسی انداز میں ہی لوگوں تک اسلام کی روشنی پھیلاتے تھے۔ آپؒ کی بھی روحانی تربیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ حضرت بہلول دریائی ؒ سے ہوئی۔ حضرت شاہ حسینؒ کی ولادت ضلع لاہور کے علاقہ اندرون ٹکسالی گیٹ میں ہوئی۔ آپؒ کے والد ماجد کا نام نامی عثمان تھا۔ آپؒ کے والد بہت نیک بزرگ تھے۔ رزق حلال کی خاطر پارچہ بانی کا کام کرتے تھے۔

حضرت شاہ حسین ؒ کے دادا کلس رائے نے جو راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے فیروز شاہ تغلق کے عہد میں برضا و رغبت اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت شاہ حسین ؒ نے اپنی اوائل عمری میں تمام ظاہری علوم حاصل کئے اور پھر اشارہ غیبی کے تحت ایک درویش حضرت بہلول دریائی ؒ کے مرید ہوئے۔ جو حضرت امام بری شاہ لطیف سرکارؒ کے خاص مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت بہلول دریائی ؒ کا دربار اقدس چنیوٹ ضلع جھنگ میں ہے۔

Marfat.com

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

یَا کَافِیُ یَا وَافِیُ یَا سُبْحَانُ یَا حَنَّانُ
یَا رَزَّاقُ یَا خَالِقُ یَا فَائِقُ یَا صَادِقُ
اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ السَّمِیْعُ
اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ
یَا اَللّٰہُ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ یَا قَوِیُّ الْعَزِیْزُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ السُّبُّوْحِ

۲۴۔ حضرت شاہ حسین سرکارؒ

حضرت شاہ حسین سرکارؒ اپنے زمانہ کے ایک صوفی منش بزرگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنی تمام روحانی فکری زندگی کو اپنی شاعری میں سمودیا ہے۔ آپؒ کا انداز روحانیت جوش وخروش والا ہوتا تھا۔ آپؒ ہر بات منہ پر کہہ دینے کے عادی تھے۔ دین اسلام کی تعلیم وتربیت کے دوران آپؒ پر ایسا روحانی اثر ہوا کہ آپؒ سالوں سال حالت مجذوبیت میں رہے۔ لیکن اس مجذوبیت کی حالت میں بھی امراء وسلطنت اور لوگوں کی کثیر تعداد نذر ونیاز اور دعا وبرکت کیلئے آتی تھی۔

آپؒ کا روحانی اثر امراء وسلطنت مغل شہزادوں پر بھی تھا۔ وہ آپؒ کے گرویدہ تھے۔ لیکن آپؒ نے عام سطح پر ہر قسم کے انسان سے محبت کی۔ آپؒ نے اپنی

Marfat.com

شاعری کے ذریعے صوفیانہ انداز فکر کو فروغ دیا۔ آپؒ پنجابی کے پہلے شاعر ہوئے جنہوں نے پنجابی میں کافیاں کہیں۔

آپؒ راگ راگنیوں کا پورا علم رکھتے تھے۔ اسی لئے آپؒ کی شاعری پڑھی جاتی ہے اور لوگوں میں کافی مقبول ہے۔ آپؒ خود سوز و گداز والی آواز رکھتے تھے اور گلی کوچوں میں اپنی شاعری کی صدا بلند کرتے تھے۔ لوگ آپؒ کے اس انداز سے بہت متاثر تھے۔ آپؒ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو خدا اور رسول ﷺ کی پیروی اور اقتداء کی تلقین فرمائی۔ بے نفسی اور فروتنی ان کا خاصہ تھا۔ چنانچہ ایک کافی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ہو بھی ہوا ہو او فقیرا، ہور بھی ہواں ہو
پاویں گا دیدار صحب دا، ہور بھی تیواں ہو

اس عجز و انکساری کے باوجود دنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی حکومتی شخصیت کے آگے نہ جھکتے تھے۔

آپؒ کی شاعری حصول روحانیت کیلئے ایک ذریعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپؒ نے اپنی تمام شاعری میں روحانی، انداز فکر اور تصوف کو کھول کر بیان کیا ہے۔ آپؒ باطنی تزکیہ و تصفیہ کے قائل بزرگ گزرے ہیں۔ یعنی جو شخص اپنے باطن کو تمام اخلاق رزیلہ خبیثہ سے پاک صاف نہیں رکھتا اس کے ظاہری صوم و صلوٰۃ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپؒ کو اپنی روحانی زندگی میں ایک ہندو لڑکے جو برہمن خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور جس کی عمر تقریباً سترہ برس تھی سے روحانی عشق ہوا۔ جس کا نام مادھولال تھا۔ حضرت شاہ حسینؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کے بعد وہ لڑکا مادھولال حسین کے نام سے مشہور ہوا۔ آپؒ کو اس سے اس قدر عشق و محبت تھی کہ ایک پل بھی جدا نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مادھو اپنے مرشد سے جدائی برداشت کرتے تھے۔

Marfat.com

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مادھولالؒ نے اپنے مرشد پاک سے کہا کہ میرے والدین نے آج گنگا جمنا جانا ہے۔ مجھے اجازت فرمائیں۔ آپؒ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ اگر میں تمہیں یہیں بیٹھ کر گنگا جمنا پر تمہارے والدین کو دکھادوں اور تمہارے والدین بھی تمہیں وہیں دیکھیں گے تو پھر؟ اس پر آپؒ نے مادھولال رام کو وہی بیٹھ کر گنگا جمنا میں ہندوانداز میں عبادت کروائی اور اس کے والدین نے بھی اپنے بیٹے کو عبادت کرتے دیکھا۔ اس پر مادھولال اتنا متاثر ہوا کہ مسلمان ہو گیا۔ آپؒ نے مادھو لال کا اسلامی نام محبوب الحق رکھا۔

آج دونوں بزرگان دین کی تربتیں مرجع خلائق ہیں' ہزاروں' لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپؒ کے میلہ پر آتے ہیں آپؒ کے سالانہ میلہ پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ دوران میلہ چونکہ آپؒ خود محفل سماع کو پسند فرماتے تھے۔ محفل سماع ہوتی ہے۔ دھمال اور ڈھول کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عورتوں مردوں کی کثیر تعداد ہونے کی وجہ سے عورتوں اور مردوں کیلئے علیحدہ علیحدہ دن آپؒ کی زیارت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔

آپؒ کی زیارت پر آگ کا مچ جلایا جاتا ہے جو سارا سال جلتا رہتا ہے۔ یہ ایک روحانی انداز ہے۔ جو آپؒ کی زیارت پر پایا جاتا ہے۔ فقیروں' رندوں اور راہ سلوک پر چلنے والوں کی ایک بھیڑ آپؒ کے روضہ اقدس پر رہتی ہے۔ اکثر فقراء وہاں پر ڈیرے جمائے بیٹھے ہیں۔ اور اپنی جذب و مستی کی روحانی لہروں کا اظہار جانے والے زائرین پر کرتے ہیں۔ پورے ملک سے ننگے فقیر اور مختلف روحانی انداز اپنائے ہوئے آپؒ کے سالانہ میلہ پر آتے ہیں۔ لنگر کا کھلا انتظام ہوتا ہے۔ آپؒ کے سالانہ میلہ پر ضلع لاہور میں مقامی چھٹی ہوتی ہے۔ اس طرح سے آپؒ کا میلہ ایک ثقافتی حیثیت بھی رکھتا ہے۔

آپؒ کے روضہ اقدس پر عشقیہ روحانی لہریں موجود ہوتی ہیں۔ جو زائرین پر اثر انداز ہو کر ان کی روحانی اصلاح کا موجب بنتی ہیں۔ آپؒ کا روحانی پس منظر

Marfat.com

آپؒ کے روضہ سے عیاں ہوتا ہے۔ متلاشیانِ حق کو چاہئے کہ آپؒ کی زیارت کیلئے آپؒ روحانی اندازِ فکر کے مدِنظر رکھا جائے۔ اگر اس کی فہم نہ ہو تو کسی ظاہری مرشد سے اصلاح لی جائے تاکہ حاضری فائدہ مند ہو۔ آپؒ کی روحانی قوت جسمانی بیماریوں پر اثر رکھتی ہے اور مختلف دوسرے دنیاوی معاملات بھی آپؒ کے روحانی اثر کے زیرِ سایہ ہوتے ہیں۔

مادھولال کی دکن سے واپسی سے ایک سال قبل حضرت شاہ حسینؒ رحلت فرما گئے۔ وصیت کے مطابق تدفین بمقام شاہدرہ، ضلع لاہور میں ہوئی۔ ساتھ ہی پیشن گوئی کی کہ ایک سال بعد میرا مادھو آئے گا میرے جسدِ خاکی کو یہاں سے نکال کر بمقام باغبانپورہ، ضلع لاہور میں دفن کرے گا اور وہی ہمارا جانشین ہوگا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ مادھو تقریباً ۳۵ سال تک آپؒ کے سجادہ نشین رہے۔ آپؒ اپنے مرشد کی قبر سے لپٹ لپٹ کر روتے رہتے تھے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الرَّحْمٰنِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْقَدِیْرِ۔

بَصِیْرٌ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ مُّرِیْدٌ مُّتَکَلِّمٌ

Marfat.com

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ

۲۵۔حضرت ترت مراد شاہ سرکارؒ

حضرت ترت مراد شاہ سرکارؒ کا روضہ اقدس بمقام لارنس گارڈن ضلع لاہور (جس کا موجودہ نام جناح باغ ہے) کے پچھلی طرف باغ کے اندر ہے۔آپؒ گیارہویں صدی ہجری کے ایک مضبوط روحانی بزرگ گزرے ہیں۔آپؒ حسب و نسب کے لحاظ سے سادات گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اسی لئے آپؒ کا روحانی انداز لوگوں پر بااثر ہے۔آپؒ کا روضہ مبارک جناح باغ کے اندر بڑے خوب صورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔سینکڑوں افراد روزانہ آپؒ کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔چراغاں کیا جاتا ہے۔نذر و نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔چونکہ آپؒ نے اپنی زندگی میں روحانیت کے حصول کیلئے اللہ کے ذکر و عبادت میں خاصہ وقت گذارا ہے۔اس لیے آپؒ قرآنی روحانی طاقتیں رکھتے ہیں۔آپؒ کی قبر مبارک پر اللہ کا فضل و کرم رہتا ہے۔لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔آپؒ کی زیارت دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔اللہ اپنی کرم فرمائی نازل فرماتا ہے۔اللہ کے بزرگ خواہ ظاہری زندگی میں ہوں یا اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہوں ان کی روحانی طاقت ہمہ وقت ان کے مقام پر متحرک رہتی ہے۔اہل نظر و اہل باطن کی روحانی طاقت جس کو زوال نہیں اپنے مقام پر موجود ہوتی ہیں اور آنے والے کے ہر معاملہ پر بااثر ہوتی ہے۔ہر درویش، فقیر یا صاحب طریقت کا روحانی انداز مختلف ہوتا ہے۔اس طرح اس کا انداز فیض بھی مختلف ہوتا ہے۔حضرت سید ترت مراد شاہ سرکار کا شمار ان بزرگان دین میں ہوتا ہے جو قلندرانہ رمز کی روحانی طاقتیں رکھتے ہیں۔

اسی لئے آپؒ کے روضہ مبارک پر بے شمار لوگوں کے مسائل حل ہوتے ہیں۔آپؒ آنے والے کے ہر مسئلہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔آپؒ کی زیارت سے

Marfat.com

اللہ کی خاص پاکیزہ ہستیوں کی محبت حاصل ہوتی ہے۔آپ ؒ کے روحانی فیض سے اللہ کے خاص قرب میں انسان چلا جاتا ہے۔آپ ؒ کا روحانی محور بڑا وسیع اور بلند ہے۔روحانی علم میں موجود رکاوٹیں آپ ؒ کی زیارت اور محبت سے دور ہو جاتی ہیں۔ آپ ؒ کی حاضری روحانی منزل میں اضافہ کرتی ہے۔بندہ کو صحیح روحانی اصلاح ملتی ہے۔روحانی گمراہی دور ہوتی ہے۔آپ ؒ کے روضہ اقدس پر موجود آپ ؒ کی روحانی کیفیات کا ادراک اور ان کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ زائرین بڑے عجز وانکساری کے ساتھ اور نہایت خلوص اور بے ریا ہو کر آپ ؒ کی زیارت کیلئے جائیں۔حسب توفیق وہاں پر نذر و نیاز دیں یا روحانیت کے حصول کیلئے پھولوں کا نذرانہ روحانی انداز کو بہتر اور مضبوط کرتا ہے۔کسی بھی درگاہ میں پھول پیش کرنا ایک روحانی انداز ہوتا ہے۔اس انداز سے بندہ کو صاحب دربار کی محبت اور روحانی تاثیر ملتی ہے۔روحانی معاملات کے علاوہ آپ ؒ سرکار ہر قسم کے دنیاوی معاملات پر باا ثر ہیں۔خاص طور پر آپ ؒ بچے بچیوں کے رشتے ناطوں کے معاملات پر بہت جلد اور تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ جن بچے بچیوں کے رشتے ناطوں میں رکاوٹیں یا شادی کے بعد آپس میں خوشحالی نہ ہو یا عورتوں کے دوسرے مسائل پر آپ ؒ کا روحانی اثر ہوتا ہے۔آپ ؒ بڑے سخی اور لقب کے لحاظ سے بھی ترت مراد شاہ ؒ سے مشہور ہیں۔جانے والے کی مراد جلد پوری کرنے والی ہستی ہیں۔آپ ؒ کے در سے مسائل بہت جلد حل ہوتے ہیں۔

آپ ؒ کا سالانہ میلہ بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔پورے باغ میں لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے آپ ؒ کی زیارت پر محفل سماع اور دھمال کے انداز کو بھی پسند کیا جاتا ہے۔قلندرانہ انداز فکر کے لوگوں کی گہما گہمی ہوتی ہے۔لنگر عام ہوتا ہے۔ٹولوں کے ٹولے دروازے سے آتے ہیں۔راتوں کو بسیرا کیا جاتا ہے۔میلہ کے دنوں میں آپ ؒ کے روضہ کا سماں بڑا دلکش اور پر لطف ہوتا ہے۔ہر طرف لوگوں میں حاضری

دینے کا جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ حضرت سید ترت مراد شاہ سرکارؒ کو اہل بیت رسول ﷺ سے بڑا عشق تھا۔ آپؒ خود بھی سیّد ہیں لیکن آپؒ کا روحانی محور پنجتن پاکؓ کی نظر کرم سے بڑا وسیع اور بلند ہے۔ آپؒ کے روضہ مبارک پر بھی بیدم شاعر کا ایک شعر کندہ ہے۔

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
حسنؓ و حسینؓ ، فاطمہؓ ، مصطفیٰ ﷺ، علیؓ

تصوف اور روحانیت میں آپؒ کا روحانی مقام بہت بلند ہے آپؒ کی بھی درگاہ حصول علم کیلئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مٰلِكُ الْمُلْكِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْعُیُوْبِ

اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مُقَلِّبَ الْقُلُوْب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

Marfat.com

۲۶۔ حضرت بابا شاہ جمال سرکارؒ

حضرت شاہ جمالؒ ۹۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت برصغیر پاک و ہند پر شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی حکومت تھی۔ آپؒ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالواحد کے تعلقات حاکم کشمیر سے خراب ہوگئے۔ جس کے باعث آپؒ کو کشمیر چھوڑنا پڑا۔ آپؒ نے وہاں سے سیالکوٹ ہجرت فرمائی۔ آپؒ قاضی بڈشاہی کی اولاد میں سے تھے۔ جو کشمیر میں ایک معزز خاندان کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس خاندان کے لوگ آج بھی کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت بابا شاہ جمال رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب حضرت سیدنا امام حسینؓ سے جا ملتا ہے۔

بچپن میں ایک درویش کامل کی نظر باطن سے آپؒ کا رجحان شروع سے ہی دینی امور کی طرف لگ گیا۔ آپؒ نے دینی تعلیمات حاصل کیں اور دینی علوم میں وہ کمال حاصل کیا کہ لوگوں کے نزدیک آپؒ کی علمی حیثیت مسلم ہوگئی۔ آپؒ کی ذات مسودہ صفات ظاہری و باطنی کمالات کی جامع اور صوری و معنوی حسن کی مظہر تھی۔ بلاشبہ آپؒ مظہر جلال اور منبع کمال تھے۔ حضرت بابا شاہ جمالؒ ۹۹۵ھ بمطابق ۱۵۸۷ء میں لاہور تشریف لائے۔ اچھرہ کے علاقہ (موجودہ شاہ جمال کالونی) میں یہاں آپؒ کا مزار مبارک ہے۔ مسند ارشاد فرمایا کہ حضرت بابا شاہ جمالؒ باکمال روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ کی خانقاہ پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ آپؒ لوگوں کو جھوٹ بولنے، کم تولنے اور دوسری منفی اقدار سے منع فرماتے تھے۔ ایک روز لاہور کے علاقہ چوک جھنڈا سے ایک غلہ فروش تیلی نامی شخص آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ نے اسے پورا تولنے کی نصیحت کی۔ جس پر وہ شرمندہ ہوا۔ اور روتے روتے آپؒ کا مرید ہوگیا اور یہی تیلی آپؒ کی تعلیم و تربیت سے ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہوا۔ آپؒ نے اسے اپنے سلسلہ کی خلافت عطا فرمائی۔ آج لوگ انہیں پیر حسن

شاہ ولی ؒ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ایبٹ روڈ ضلع لاہور (عقب تھانہ گوجر سنگھ) میں ان کا مزار ہے اور مرجع خلائق گاہ ہے۔

آپؒ کا قول ہے:

''ناجائز ذرائع سے ترقی حاصل کرنے کا قصد کبھی نہ کرو کیونکہ پہاڑ پر چڑھنا اور اترنا دونوں خطرناک ہیں۔''

آپؒ سلسلہ سہروردیہ سے منسلک تھے۔ ویسے آپؒ کو دوسرے سلاسل سے بھی فیض تھا۔ آپؒ اپنی روحانی زندگی میں ایک بااثر درویش گزرے ہیں۔ آپؒ کے شیخ طریقت حضرت شاہ لکر بیگؒ تھے۔

اللہ نے آپؒ کو حسن صورت اور حسن سیرت سے نوازا تھا۔ آپؒ انتہائی بااخلاق تھے۔ جو بھی آپؒ سے ایک بار ملاقات کرتا وہ آپؒ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپؒ کا انداز سخاوت بھی علاقہ میں مشہور تھا۔ لوگوں سے میل جول' پیار و محبت آپؒ کا وطیرہ تھا۔ آپؒ اکثر دوسروں کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کی تلقین فرماتے۔ آپؒ نے روحانی علم بڑی محنت اور مجاہدہ سے حاصل کیا۔ مختلف کتابوں میں آپؒ کی چلہ گاہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں آپؒ مختلف اوقات میں عبادت و ریاضت میں مشغول رہے ہیں۔

1- دمدمہ اچھرہ' ضلع لاہور جہاں آپؒ کا مزار مبارک ہے۔

2- شاہ جمال روڈ شیخوپورہ۔

3- شاہ رحمٰن (بھڑی شریف)۔

4- چلہ گاہ شاہدرہ' ضلع لاہور۔

5- ریاست چمبہ (ضلع گورداس پور بھارت)۔

قیام لاہور کے دوران آپؒ نے ایک اونچے ٹیلہ پر دمدمہ کی تعمیر کا کام

شروع کر دیا۔ اتفاقاً انہی دنوں اکبر بادشاہ کی بیٹی ایک محل تعمیر کروا رہی تھی۔ جس کی وجہ سے تمام معمار مصروف رہتے تھے۔ آپؒ نے رات کے وقت ان سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور اجرت بھی زیادہ دی۔ مولانا نامی مولف بزرگان لاہور نے لکھا ہے کہ جب یہ دمدمہ تیار ہو گیا تو شہزادی نے کہہ بھیجا کہ ایک درویش خدامست کیلئے زیبا نہیں ہے کہ وہ شاہی عمارت سے بلند عمارت تعمیر کرے۔ دوسری شکایت یہ ہے کہ آپؒ کی عمارت سے ہمارے محل میں نظر پڑتی ہے۔ جس سے بے پردگی کا اندیشہ ہے۔ یہ شاہی حکم سن کر بابا شاہ جمالؒ بہت مسکرائے اور کہا کہ ہم خود ہی اس کی بالائی منزلیں گرا دیں گے۔ لیکن ایک بات شہزادی سے کہہ دیں کہ یہ فقیر خانہ قیامت تک قائم و دائم رہے گا لیکن شہزادی کے یہ محل اور باغات بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔

حضرت بابا شاہ جمالؒ کے روضہ اقدس پر آج ہزاروں لوگوں کا ہجوم موجود رہتا ہے۔ لوگ آپؒ کے فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپؒ کی زیارت پر اللہ کا خاص کرم ہے۔ خدا کی تمام رحمتیں برکتیں آپؒ کی درگاہ پر نازل ہوتیں ہیں۔ آپؒ کی درگاہ پر قرآن خوانی' ذکر و اذکار' نوافل اور عبادت و ریاضت ہوتی رہتی ہے۔ آپؒ اللہ کے نہایت برگزیدہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپؒ نے ساری زندگی سادگی اور عاجزی سے گزاری ہے۔ آپؒ کی روحانی طاقت لوگوں کے معاملات پر بڑی موثر ہے۔ آپؒ نے ساری زندگی جو روحانی علم کمایا اُس کے فیض سے تمام حاضری دینے والوں کو نوازا۔ آپؒ کی دعاؤں سے بے اولاد لوگوں کو اللہ اولاد نرینہ عطا فرماتا ہے۔ تمام دوسرے دنیاوی معاملات میں بہتری اور روحانی رکاوٹوں کا حل آپؒ کی زیارت سے ہوتا ہے۔ سالانہ روحانی میلہ آپؒ کی درگاہ پر منعقد ہوتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔

دورانِ میلہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ آپؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔ دھمال

Marfat.com

اور ڈھول بجانے والے لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ آپ" روحانی انداز میں قلندرانہ رمز رکھتے ہیں۔ آپ" اللہ کے اچھے درویش منش صوفی بزرگ ہیں۔ آپ" کی درگاہ سے روحانی رمز میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور قربِ الٰہی عطا ہوتا ہے۔

آپ" کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْکَرِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْمُعِزِّ

۲۷۔ حضرت بابا شاہ کمال سہروردی"

آپ" بھی روحانی سلسلہ میں حضرت لکرا بیگ" کے مرید خاص تھے۔ آپ" نے تمام عمر درس وتدریس میں گزاری۔ آپ" کے شاگردوں میں حضرت مجدد الف ثانی"، حضرت ملا عبدالحکیم سیالکوٹی" اور نواب سعد اللہ خان" (وزیراعظم شاہ جہاں) بہت معروف ہیں۔

حضرت شاہ کمال سرکار" روحانیت میں کمال کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ" کی روحانی تاثیر بڑی موثر ہے۔ آپ" کا روضہ مبارک رحمٰن پورہ، ضلع لاہور میں واقع

Marfat.com

ہے۔ علاقہ کے لوگ اور دور دراز سے آنے والے لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ لوگ بڑے خلوص دل سے آپؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔ آپؒ کا روحانی فیض دوسرے صوفیاء کرامؒ کی طرح بااثر اور مؤثر ہے۔ آپؒ کی درگاہ پر حاضری سے زائرین کے ہر پہلو پر آپؒ کی روحانی نظر کرم ہوتی ہے۔ سکونِ قلب عطا ہوتا ہے۔ پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ آپؒ کی درگاہ سے روحانی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ آپؒ کا بھی سالانہ عرس منایا جاتا ہے۔ جس میں ہزاروں افراد آپؒ کی درگاہ پر شرکت کیلئے آتے ہیں۔ ذکر وفکر، عبادت وریاضت کی منزلیں طے ہوتی ہیں۔ مرد وخواتین کا رش آپؒ کے میلہ کے دن ہوتا ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ

يَا وَاحِدُ۔ يَا وَكِيْلُ يَا جَلِيْلُ يَا بَاسِطُ

يَا اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۝

يَا مُذِلُّ يَا نُوْرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

۲۸۔حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ (ڈیڑھ پنڈی المشہور رہنمائے قلندر)

حضرت خواجہ غریب نواز" حضرت بابا فیروز الدین" (کناری بازار والے) کے پیرومرشد جن کا روضہ مبارک ضلع لاہور کے ایک نواحی گاؤں ڈیڑھ پنڈی میں واقع ہے۔آپ" ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک عظیم روحانی بزرگ گزرے ہیں۔آپ" نے روحانی علوم کے حصول کیلئے بڑی سخت محنت کی۔آپ" نے اللہ کی عبادت اس تسلسل کے ساتھ کی کہ اللہ بزرگ و برتر نے آپ" کو ایک اعلیٰ روحانی مقام عطا فرمایا۔آپ" نے اپنے روحانی مقام کی قدرومنزلت کو پہچانتے ہوئے ہر آنے والے کو اپنے روحانی اور نورانی علم سے نوازا۔علاقہ کے لوگوں کے علاوہ دوردراز سے بھی لوگوں کا آنا جانا آپ" کے پاس لگا رہتا تھا۔آپ" لوگوں کے مسائل کو سنتے اور ان کے تمام مسائل کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں ان کا حل فرماتے تھے۔آپ" کا روحانی ادراک بہت قوی اور شاندار تھا۔آپ" خاص طور پر لوگوں کو اپنے روحانی اور قرآنی طاقت کے ذریعے لوگوں کو متاثر کرتے تھے۔آپ" کے روحانی علم کی بناء پر لوگ آپ" کے گرویدہ ہو گئے تھے۔آپ" کو اللہ نے ایسا علمی روحانی مقام عطا فرمایا کہ لوگ آپ" کی بہت زیادہ عزت اور ادب بجالاتے۔آپ" کی صحبت میں ہر آنے والا باادب ہوتا تھا۔ادب وآداب کا نہایت اعلیٰ معیار آپ" کی محفل میں دیکھنے کو ملتا تھا۔

لوگوں نے آپ" سے بے شمار روحانی فیض حاصل کیا تھا۔آپ" کے روحانی فیض کی ہی وجہ سے آج لوگوں کا ایک ہجوم آپ" کی زیارت کیلئے موجود ہوتا ہے۔آپ" کی درگاہ مسائل کے حل کے لئے مشعل راہ ہے۔آپ" روحانیت میں روحانی علم عطا کرنے والے اور بے شعور افراد کو روحانی شعور عطا کرنے والے ایک روحانی بزرگ ہیں۔آپ" ایک جلالی روحانی علم رکھنے والے بزرگ ہیں۔

آپ ؒ کی روحانیت میں بڑا روحانی جوش وخروش پایا جاتا ہے۔ روحانیت میں فہم رکھنے والوں کیلئے آپ ؒ کی درگاہ حصولِ علم کیلئے ایک درس کا ذریعہ رکھتی ہے۔ آپ ؒ قلندرانہ رمز رکھنے والوں کو قلندرانہ رمز میں رہنمائی فرماتے ہیں۔ اسی لئے آپ ؒ رہنمائے قلندر کے لقب سے مشہور ہیں۔ قلندرانہ رموز کے حامل فقراء باکمال روحانی مقام رکھتے ہیں۔ ایسے فقراء کی روحانی طاقت بڑی قوی ہوتی ہے اور وہ اسی قوی روحانی طاقت کی بناء پر ہر انسان کے ہر پہلو پر بااثر ہوتے ہیں۔ ان کی روحانی تاثیر میں کمال درجے کا انداز ہوتا ہے جو ہر انسان کی تمام قسم کی روحانی الجھنوں کو بہت باآسانی حل فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز ؒ کا بھی انہی فقراء میں شمار ہوتا ہے جو بااثر روحانی طاقت رکھتے ہیں۔

موجودہ دور میں آپ ؒ کی درگاہ پر لوگ آتے جاتے ہیں۔ آپ ؒ کے روضہ کی عمارت کا انداز بڑا خوبصورت ہے۔ جس کے اندازِ تعمیر سے آپ ؒ کے روحانی پس منظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ ؒ کی درگاہ پر صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ عمارت میں ایک خاص روحانی کشش پائی جاتی ہے۔ آپ ؒ کے آستانہ میں جا کر ہر روحانی شخص کا دل لگ جاتا ہے۔ مرد و خواتین آپ ؒ کی درگاہ پر بے شمار مسائل لے کر جاتے ہیں۔ جن کے مسائل کو آپ ؒ اپنے روحانی اثر سے حل فرماتے ہیں۔ رزق اور کاروبار کی رکاوٹوں میں آپ ؒ کی روحانی قوت بڑی کارفرما ہے۔ آپ ؒ کے روضہ پر حاضری سے رزق میں فراوانی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ ؒ مال و دولت نوازنے والے بزرگ ہیں۔ تنگی رزق سے چھٹکارا ملتا ہے۔ تنگ دستی دور ہوتی ہے۔ خوشحالی عطا ہوتی ہے۔

حضرت بابا فیروز الدین ؒ کناری بازار والے جو آپ ؒ کے خلیفہ خاص تھے آپ ؒ نے اپنے مرشد کی خدمت، محبت اور نہایت ادب سے باکمال روحانی مقام پایا ہے۔ آپ ؒ کا روضہ مبارک میانی شریف قبرستان ضلع لاہور میں واقع ہے۔ آپ ؒ

Marfat.com

نے بھی روحانیت کے حصول کیلئے اپنے مرشد کی چالیس سال خدمت کی۔ آپ ؒ نے اپنے مرشد کے وصال کے بعد اپنے مرشد کی درگاہ پر کئی سال حاضری دی۔ آپ ؒ کا انداز حاضری بڑا مؤدبانہ ہوتا تھا۔ آپ ؒ باہر سے ہی اپنے مرشد کی چوکھٹ پر سجدہ محبت بجالاتے تھے اور اپنے مرشد باکمال کی خدمت میں تازہ اور خوبصورت انداز میں پھول پیش کرتے تھے۔ آپ ؒ کافی دیر تک مرشد کی درگاہ پر گزارتے اور روحانی اکتساب سے فیض یاب ہوتے۔ آپ ؒ نے اپنے مرشد کی خدمت ان کی زندگی میں بھی بہت زیادہ کی۔ آپ ؒ روزانہ کناری بازار' مسجد وزیر خان' ضلع لاہور سے پیدل سفر ڈیڑھ پنڈی تک کرتے اور سارا دن اپنے مرشد کی خدمت میں گزارتے۔ پھر واپس آتے۔ آپ ؒ نے بھی اس روحانی میدان میں بڑی تگ ودو کی۔ جس سے اللہ نے بھی آپ ؒ کو ایک اچھا روحانی مقام عطا فرمایا۔

حضرت بابا فیروز الدین سرکار ؒ بھی اپنے مرشد کی طرح صدقات کا علم رکھتے تھے۔ آپ ؒ آنے والے کے کسی بھی مسئلہ کا حل صدقہ یا توڑ کاٹ کے ذریعے کرتے تھے۔ اللہ نے بہت سارے معاملات کیلئے انہیں دست شفاء عطا فرمائی تھی۔ آپ ؒ کناری بازار میں جوتوں کی سلائی کا کام بھی فرماتے تھے اور اسی چھوٹی سی دکان میں تشریف فرما ہوتے۔ لوگوں کا آنا جانا آپ ؒ کی دکان پر ہی ہو جاتا تھا۔ آپ ؒ وہیں لوگوں کے مسائل کو سنتے تھے اور کلام الہٰی کے ذریعے ان کا حل فرماتے تھے۔

آپ ؒ کا تعلق سلسلہ چشتیہ سے تھا۔ اسی لیے آپ ؒ کو محفل سماع سے بڑا شغف تھا۔ محفل سماع آپ ؒ کا پسندیدہ روحانی انداز تھا اور بڑے شوق اور محبت سے سنتے تھے۔ نذر نیاز اور لنگر کا انتظام آپ ؒ کی محافل میں عام ہوتا تھا۔ آج آپ ؒ کا سالانہ بلکہ سال میں 2 یا تین عرس مبارک منائے جاتے ہیں جو مختلف ہستیوں سے منسوب ہوتے ہیں۔ دوران میلہ ہزاروں افراد آپ ؒ کی محفل میں آتے ہیں دربار پر

Marfat.com

حاضری دیتے ہیں اور ہزاروں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ آپ ؒ کے روضے پر لوگ اُسی انداز میں آپ ؒ کا ادب کرتے ہیں جس انداز سے آپ ؒ نے اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ ؒ کی زیارت کو لوگوں کیلئے مقام ادب بنا دیا ہے۔ روحانیت میں یہ بہت ضروری ہے کہ جس طرح طالب اپنے پیر و مرشد کی خدمت اور محبت جس انداز سے کرے گا۔ اللہ اسے بھی اسی انداز کی محبت اور عقیدت عطا فرمائے گا۔

حضرت خواجہ ڈیرھ پنڈی ؒ المشہور رہنمائے قلندر اور ان کے خلیفہ خاص بابا فیروز الدین ؒ (کناری بازار والے) صدی کے عظیم روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ ان عظیم ہستیوں نے روحانیت کے ذریعے لوگوں کے معاملات کو دیکھا۔ اس لئے آج ان کی قبریں زندہ جاوید ہیں۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَلْمُحْصِیُ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِیُ اَلْمُمِیْتُ

اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

یَااَللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَاحِمُ الْمَسَاکِیْنَ

Marfat.com

۲۹۔حضرت بابا مسکین شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بابا مسکین شاہ ولیؒ کا روضہ مبارک کینٹ ضلع لاہور میں ہے۔ آپؒ اللہ کے برگزیدہ بزرگ گزرے ہیں۔آپؒ بڑے خیر و برکت والے روحانی بزرگ ہیں۔آپؒ کی درگاہ پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔خاص طور پر جمعرات کے دن بہت زیادہ لوگ آپؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔آپؒ کے روحانی خصائص اعلیٰ و ارفع ہیں۔عاجزی وانکساری پیار و محبت جیسی صفات آپؒ کی روحانیت میں ایک سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔غرباء سے پیار کرتے تھے۔بے سہارا اور یتیم لوگوں سے ہر ممکن محبت رکھتے تھے۔ان کی مدد کرنا اور ان کے دنیاوی مسائل پر غور و خوض کرنا آپؒ کی روحانی خصوصیت میں شامل تھا۔حضرت بابا مسکین شاہ ولیؒ اپنے زمانہ کے بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔آپؒ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اچھے روحانی انداز کو بلند کیا اور آپؒ نے ایک اچھے روحانی انداز کو اپنایا۔لوگوں کو جو روحانیت کے متلاشی تھے ان کو خالص روحانی کیفیات سے روشناس کرایا۔آپؒ کا فیض خواہ روحانی ہو خواہ دنیاوی ہو ہر خاص و عام کیلئے تھا۔

آپؒ کے روضہ اقدس پر اکثر لوگ قرآن خوانی و درود وظائف اور ذکر اذکار کرتے ہیں۔جس سے ان کے روحانی مسائل اور روحانی رکاوٹوں میں کمی ہوتی ہے۔جسمانی سکون حاصل ہوتا ہے کیونکہ آپؒ کے روحانی انداز میں اللہ کا خاص کرم شامل ہے۔خداوند قدوس نے آپؒ کے روضہ پر اپنی خاص نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی رضا شامل حال ہوتی ہے۔آپؒ کی اس قلندرانہ رمزکی روحانی کیفیات سے لوگوں نے آج تک فیض پایا ہے اور فیض حاصل کیا جاتا رہے گا۔ اللہ کے فقیروں کی قبریں اللہ کے کرم و فضل سے زندہ جاوید رہتی ہیں۔حضرت بابا مسکین شاہ ولیؒ ایک فطرت شناس بزرگ گزرے ہیں۔انہوں نے ہر لمحہ اللہ کی یاد

Marfat.com

میں گذارا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح طریقے سے اتباع کی اور لوگوں کو بھی ان کی پیروی کی تلقین فرمائی۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَلْوَکِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ

یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَا شَکُوْرُ یَا وُدُوْدُ یَا وَھَّابُ

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

یَا اَللّٰہُ یَا غُفْرَانُ یَا غَافِرُ یَا صَابِرُ یَا کَافِیُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

۳۰۔ حضرت میاں میر بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں میرؒ ۹۵۷ھ مطابق ۱۵۵۰ء میں سندھ کے قدیم شہر سیوستان (سہون) میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر ضلع دادو میں سکھر اور ٹھٹھہ کے درمیان واقع ہے ولادت کے وقت ان کا نام میر محمد رکھا گیا۔ والد ماجد کا اسم گرامی قاضی سائیں دتہ تھا۔ حضرت میاں میرؒ ۷ برس کی عمر میں یتیم ہو گئے۔ والدہ محترمہ نے جو اس دور میں رابعہ ثانی مشہور تھیں۔ مردانہ ہمت سے اپنے یتیم بچے کی پرورش و تربیت کی اور سلوک کی ابتدائی تعلیم سے آراستہ کیا۔ میر محمدؒ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو اپنی والدہ بی بی فاطمہ کی اجازت سے سندھ میں سلسلہ قادریہ کے عظیم صوفی بزرگ حضرت شیخ محمد

Marfat.com

سیوستانی" (۹۹۴ھ) کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔

حضرت شیخ سیوستانی پہاڑ کے ایک غار میں رہتے تھے اور وہیں یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت میاں میر" نے ان کی خدمت میں رہ کر علوم باطنی کی تکمیل کی اور سخت ریاضت ومجاہدہ میں مشغول رہے۔ پھر ایک روز آپ" کے مرشد کامل نے آپ" کو فرمایا کہ "میاں میر" اب تمہارا کام مکمل ہو چکا ہے تم جہاں چاہو سکونت اختیار کرو" چنانچہ مرشد کی اجازت سے لاہور تشریف لائے۔ وصال تک آپ" لاہور میں ہی رہے۔ آپ" کا سلسلہ طریقت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی" تک پہنچتا ہے۔

حضرت میاں میر بالا پیر سرکار" کی زندگی کا بیشتر حصہ عبادت وریاضت میں گزرا۔ آپ" کا معمول تھا کہ دن بھر جنگل میں یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ" اپنے مریدین کو بھی عبادت الٰہی کی تلقین فرماتے۔ آپ" سادہ زندگی گزارنے کے خواہاں تھے۔ آپ" باجماعت نماز ادا کرتے اور دوسروں کو بھی باجماعت نماز کی تلقین فرماتے۔ آپ" نے راہِ حق پر چلتے ہوئے لوگوں سے خالص پیار اور محبت کیا ہے۔ آپ" سفید لباس کو اکثر پسند فرماتے۔ عموماً سفید دستار اور کھدر کا کرتہ پسند فرماتے تھے۔ آپ" فرماتے تھے کہ لباس ایسا ہونا چاہئے جس سے آپ" کا کوئی مسلک واضح نہ ہوتا ہو۔

جہانگیر بادشاہ آپ" کی بہت زیادہ عقیدت کرتا تھا۔ اس نے آپ" سے التجا کی تھی کہ میں بوجہ مجبوری آپ" کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ" مناسب سمجھیں تو ناچیز کو اپنی زیارت کا شرف بخشیں۔ اس کی گزارش پر آپ" بادشاہ وقت جہانگیر سے ملاقات کیلئے گئے۔ اس نے آپ" کو نوازنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ" نے انکار فرمایا اختتام ملاقات پر اس نے آپ" سے استفسار کیا کہ آپ" مجھ سے کوئی خواہش کریں تو میں پورا کروں گا۔ آپ" نے فرمایا کہ اگر میں خواہش کروں تو پورا کرو گے؟ تو اس پر بادشاہ نے وعدہ کیا۔ آپ" نے فرمایا کہ اب مجھے رخصت کی

Marfat.com

اجازت دو۔ یہ سن کر بادشاہ نے آپؒ کو نہایت عزت وتوقیر کے ساتھ رخصت کیا۔

شہنشاہ شاہجہاں بھی دو مرتبہ آپؒ سے ملاقات کیلئے آیا۔ آپؒ نے شاہجہاں کو نصیحتیں فرمائیں کہ بادشاہ وقت کو عادل ہونا چاہئے اور اپنی تمام طاقت اپنی رعایا کے معاملات کو سنوارنے میں لگائے۔

داراشکوہ نے سکینۃ الاولیاء میں آپؒ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف کے بارے میں بڑی خوبصورت بات لکھی ہے کہ اگر اخلاق کو کسی انسان کی صورت نصیب ہوجائے تو وہ حضرت میاں میرؒ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوگا۔

آپؒ سادہ انداز کے درویش تھے۔ آپؒ کے حجرہ میں ایک سادہ قسم کا بوریا ہوتا تھا۔ جس پر تشریف فرما ہوتے۔ خواہ کوئی بادشاہ ہوتا' عام ہوتا یا خاص ہوتا اسی بچھونے پر بیٹھتا تھا۔ آپؒ کو دنیا کی کسی چیز سے لگاؤ نہیں تھا۔ آپؒ ہمیشہ رغبت الٰہی میں رہتے تھے۔ آپؒ لوگوں کو بہت کم بیعت کرتے تھے لیکن جب بیعت کر لیتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ کم خوری' کم خوابی' کم گوئی کی تلقین فرماتے تھے۔ آپؒ اکثر لوگوں کو فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ کی پہچان اور اس کا قرب کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اپنے آپ کو دنیا کی رغبت سے نکالنا پڑتا ہے۔

آپؒ کا وصال ۷ ربیع الاول ۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۵ء کو ہوا۔ حضرت میاں میرؒ کو موضع ہاشم پورہ' ضلع لاہور میں دفن کیا گیا۔ آجکل یہ علاقہ بستی میاں میر کے نام سے مشہور ہے۔ مزار کی تعمیر کا کام شہزادہ داراشکوہ نے شروع کیا۔ لیکن اس کے قتل کے بعد اس کی تکمیل اورنگ زیب عالمگیر نے کی۔ آج ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپؒ کی درگاہ میں حاضری دیتے ہیں۔ روحانی علم کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے آپؒ کا دربار اقدس آج مرجع خلائق ہے۔ آپؒ اپنے روحانی علم کی وسعت اور اعلیٰ روحانی کیفیات کے سبب لوگوں کے معاملات پر موثر ہیں۔

Marfat.com

آپ" شریعت کے پابند اور باطنی کیفیات میں ایک اعلیٰ ذکر وفکر عبادت و ریاضت کے پابند درویش تھے۔ آپ" نے اللہ کی عبادت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ جتنی بھی اللہ نے آپ" کو طاقت عطا فرمائی ساری کی ساری اپنے اس روحانی علوم کے حصول میں صرف کر دی۔ آپ" کو اللہ نے بلند روحانی درجہ عطا فرمایا۔ آپ" کی درگاہ پر بادشاہوں شہنشاہوں نے سجدہ ریزیاں کیں کیونکہ آپ" کی دعاؤں سے لوگوں کی بیماریاں دور ہوتی تھیں۔ آپ" روزانہ باقاعدگی سے لوگوں کے مسائل سنا کرتے تھے۔ خاص طور پر بیماریوں کے تمام قسم کے معاملات کو روحانی اندازِ فکر سے اور روحانی توجہ سے دور فرماتے تھے۔ آپ" کے پاس لاعلاج بیماریوں کے مریض شفائے کلی حاصل کر کے جاتے تھے۔ آپ" روحانیت کے باعمل درویش گزرے ہیں۔ آپ" نے اللہ کے قرب میں رہتے ہوئے اس روحانی علم کا استعمال لوگوں کے معاملات کے حل میں بھی کیا۔ آپ" کو ہر قسم کی روحانی کیفیات اور ان کے استعمال کا بخوبی ادراک حاصل تھا۔ آپ" خود سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ آپ" کی والدہ اکثر آپ" سے پوچھتی تھیں کہ بیٹا تم خود ہزاروں لوگوں کو خدا کے کرم سے شفا دیتے ہو۔ لیکن خود بیمار رہتے ہو۔ آپ" خاموش ہو جاتے تھے۔ فرماتے اماں حضور! یہ اس پروردگار کی رضا ہے کہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ وہ جس قسم کا سوال کرتے ہیں میں ان کو اللہ کے دیئے گئے علم کے مطابق جواب دیتا ہوں۔ جب کوئی میرے بتلائے ہوئے طریقہ پر عمل کرتا ہے تو خدائے بزرگ و برتر اس کو شفاء عطا کرتا ہے۔ اسی پر آپ" کی والدہ ماجدہ نے اگلے روز خود پردہ کی حالت میں دوسرے سائلوں کی طرح حاضری دی تاکہ وقت آنے پر میں بھی اپنے بیٹے کی شفاء کیلئے سوال کروں گی۔ جب آپ" کی باری آئی تو آپ نے حضرت میاں میر سرکار" سے کہا کہ میرا بیٹا بہت بیمار ہے۔ اس کو سانس کی بڑی تکلیف ہے۔ اس کا کوئی حل بتلائیں۔ آپ" نے فوراً سوال کرنے پر پانی دم

Marfat.com

کر کے دیا اور کہا جاؤ آپ اپنے بیٹے کو پلاؤ تندرست ہو جائے گا۔ آپ ؒ کی والدہ نے آپ ؒ کا ہی دم کیا ہوا پانی آپ ؒ کو پلایا تو حضرت میاں میر سرکارؒ کو آرام آ گیا۔ آپ ؒ کی شفاء سے آپ کی والدہ محترمہ کو بڑا قلبی سکون ملا۔ آپ ؒ کی والدہ سرکارؒ سے والہانہ پیار کرتی تھیں۔ آپ ؒ کی کوئی تکلیف یا پریشانی برداشت نہیں کرتی تھیں۔

یہ بزرگان دین کا انداز شفاء ہوتا ہے کہ ہر فقیر درویش اپنا علیحدہ انداز روحانیت رکھتا ہے طالبان کو چاہئے کہ آپ ؒ کی درگاہ پر حاضری کیلئے آپ ؒ کے روحانی پس منظر کو مدنظر رکھیں کیونکہ آپ ؒ کا روحانی سرکٹ بہت اعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔ آپ ؒ روحانیت کی بلندیوں کو چھونے والے اللہ کے برگزیدہ بزرگ ہیں۔

آپ ؒ کا سالانہ عرس مبارک بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ ؒ کے سالانہ میلہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ہر جمعرات کو آپ ؒ کی درگاہ پر لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ محفل سماع منعقد ہوتی ہے۔ ملک کے نامور قوال آپ ؒ کی حاضری کرتے ہیں۔ نذر نیاز اور لنگر کا اہتمام ہوتا ہے۔ ہر خاص و عام کیلئے یکساں برتاؤ ہوتا ہے۔ آپ ؒ کا احاطہ بہت بڑا ہے۔ آپ ؒ کے روضہ کی تعمیر کا انداز بڑا خوبصورت ہے۔ اپنے زمانہ کی بہترین درگاہوں میں سے ایک درگاہ ہے۔

آپ ؒ کا شمار لاہور کے ان بزرگان میں ہوتا ہے جن کو برج کی حیثیت حاصل ہے۔ لاہور میں چار برج بتلائے جاتے ہیں۔ جن میں

اول حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویریؒ دوم حضرت مادھولال حسین شاہؒ

سوم حضرت بابا شاہ جمال سہروردی چہارم حضرت میاں میر بالا پیرؒ کی ہستی آتی ہے۔

آپ ؒ بڑی باکمال ہستی ہیں۔ زائرین کو زیادہ سے زیادہ آپ ؒ کی درگاہ کی زیارت کرنی چاہئے۔ خاص طور پر روحانیت کی تلاش میں رہنے والے یا راہ سلوک پر چلنے والوں کیلئے آپ ؒ کی زیارت بڑی مفید اور فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ آپ ؒ کھلے

Marfat.com

دل سے روحانی علم تقسیم کرنے والے ہیں۔آپ" کا انداز روحانیت ہر خاص و عام کیلئے ہے۔آپ" صرف باطنی طور پر ان کی صفائی اور دوسروں کے بارے میں غلط خیالات اور بغض و کینہ جیسی بیماریوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے تھے۔
محفلِ سماع، دھمال ڈھول، ذکر و فکر، عبادت، ریاضت، قرآن خوانی، نذر و نیاز، لنگر اور فقراء، صوفیاء اور درویشوں کا جمعرات کو تانا بانا لگا ہوتا ہے۔ آپ" کی درگاہ پر کمال روحانی رنگ ہوتا ہے۔ جتنے بھی زائرین حاضری دیتے ہیں۔ان سب پر آپ" کی روحانی کیفیات کا اثر ہوتا ہے۔ جسمانی، روحانی، ازدواجی، اخلاقی، معاشرتی، جنسی، ذہنی سکون ملتا ہے۔آپ" کی زیارت لوگوں کیلئے باعث شفاء باعث کرم اور باعث رحمت ہوتی ہے۔

آپ" کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّکُوْرُ اَلْعَلِیُّ
اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ
یَا اَللّٰهُ یَا مُقِیْتُ۔ یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُغِیْثُ۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ
یَا اَللّٰهُ یَا رَزَّاقُ یَا خَالِقُ یَا حَنَّانُ اَللّٰهُ
یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَبِّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
یَا اَللّٰهُ یَا اَحَدُ یَا اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَا اَللّٰهُ وَافِیْ

Marfat.com

۳۱۔حضرت سیّد موج دریا بخاری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید موج دریا بخاریؒ ۹۴۰ھ مطابق ۱۵۵۳ء کو اُچ شریف صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ پاک و ہند پر اس وقت مغل شہنشاہ نصیرالدین ہمایوں کی حکومت تھی۔ حضرت سید موج دریا بخاریؒ صحیح النسب سیّد تھے۔ آپؒ کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے حضرت سید جلال الدینؒ سرخ بخاراؒ سے ہجرت کر کے متحدہ پاک و ہند تشریف لائے۔ کچھ عرصہ سکھر (سندھ) میں قیام فرمایا۔ پھر کئی سال اپنے پیرو مرشد حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کی خدمت میں رہے۔ مرشد کی وفات کے بعد اُچ شریف چلے گئے اور وہیں اقامت اختیار فرمائی۔ حتیٰ کہ ۹۷۵ھ میں حضرت موج دریا بخاریؒ ہجرت کر کے لاہور تشریف لائے اور مستقل طور پر لاہور رہائش اختیار کی۔

حضرت موج دریا بخاریؒ انتہائی سخی دل اور دریا دل تھے۔ اسی کے باعث وہ خلقت میں موج دریا کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؒ نے اپنی تمام جاگیر کی مکمل کمائی، آمدنی (جو شہنشاہ اکبر نے دی تھی) خلق خدا کی فلاح و بہبود کیلئے وقف کر دی۔ ضلع لاہور، موضع خاں فتا (متصل پھالیہ)، نواحِ بٹالہ ضلع گورداسپور میں آپؒ نے تین لنگر خانے تعمیر کروائے۔ جہاں دن رات غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ مسافر اور مقامی لوگ بھی اس سے مستفید ہوئے۔ آپؒ کا اندازِ بزرگی بڑا شاہانہ تھا۔ آپؒ نے تمام فقراء کیلئے مکانات بنوائے اور درویشوں اور مسافروں کیلئے مہمان خانے تعمیر کروائے اور کئی کنویں کھدوائے یہ سب عمارات ایک مربع میل کے احاطہ میں تھیں۔ جہاں آج کل آپؒ کا روضہ مبارک ہے۔

آپؒ بڑے کشف و کرامت والے بزرگ گزرے ہیں۔ تاثیر روحانی آپؒ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ آپؒ اعلیٰ خاندانی نسب کی وجہ سے آپؒ کے اندر خداتعالیٰ کے کلام کی تاثیر اور اس کا اظہار بڑے کمال درجہ کا تھا۔ آپؒ کا روحانی

ادراک بڑا مضبوط تھا۔ آپ ؒ کی زبان مبارک پر اللہ نے ایسی تاثیر عطا فرمائی تھی کہ جو بھی زبان مبارک سے فرمان جاری ہوتا اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرما دیتا۔ مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر نے جب چتوڑ قلعہ کی فتح کیلئے چڑھائی کی تو اس کو مسلسل ۵ یا ۶ ماہ کے محاصرہ کے باوجود فتح نصیب نہیں ہوئی۔ بادشاہ کے کچھ امراء نے مشورہ دیا کہ آپ اس زمانہ کے باکمال بزرگ حضرت سید میراں موج دریاؒ کی زیارت پر حاضر ہوں۔ ان کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ اللہ پورا فرماتا ہے۔ اس پر اکبر بادشاہ نے چند امراء آپ ؒ کی زیارت کیلئے بھیجے۔ آپ ؒ نے ان سے ملاقات کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم خود وہاں آئیں گے تو بات کریں گے۔ امراء سلطنت نے کہا جناب وہاں کیسے پتا چلے گا کیونکہ ہمارے خیمے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا۔

ہمارے آنے کی نشانی یہ ہے جس رات ہم وہاں پہنچیں گے ایک خطرناک آندھی طوفان آئے گا جس سے تمام محاصرہ والوں کے خیموں سے چراغ گل ہو جائیں گے۔ مشعلیں بجھ جائیں گی۔ خیمے اپنے مقامات سے اکھڑ جائیں گے۔ لیکن صرف ہمارے خیمہ کا چراغ اور خیمہ قائم و دائم ہی ہوگا۔ لہذا تاریخ میں لکھا ہے۔ ایسا ہی ہوا۔ جب اکبر بادشاہ کو پتا چلا تو وہ آپ ؒ کے خیمہ میں حاضر خدمت ہوا۔ بڑے باادب حاضر ہونے کی وجہ سے آپ ؒ نے دعا فرمائی اور اگلے دن ہی حملہ کا حکم صادر فرمایا۔ جس سے اکبر بادشاہ کو چتوڑ قلعہ جو ہندو راجپوتوں کا اعلیٰ ستون تھا۔ فتح ہوا۔ اکبر بادشاہ نے آپ ؒ کو بڑی جاگیر سے نوازا۔ آپ ؒ نے ساری زندگی اس جاگیر سے آنے والی ساری آمدنی غریبوں مسکینوں بیواؤں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی خدمت اور پرورش پر خرچ کی۔ آپ ؒ غریبوں کیلئے بڑے سخی دل تھے۔ آپ ؒ کی سخاوت آپ ؒ کی اعلیٰ نسبی کی وجہ سے مشہور تھی۔ لوگوں نے آپ ؒ کی ارادت سے دین و دنیا میں بہت فائدہ اٹھایا۔

حضرت میراں سیدّ موج دریا بخاریؒ ایک خالص روحانی ہستی ہیں۔ آپ ؒ کا

Marfat.com

روحانی وجود آج بھی لوگوں کیلئے وسیلہ نجات اور ذریعہ روحانی ہے۔ موج دریا روڈ پر واقع آپ ؒ کی زیارت گاہ آج لوگوں کیلئے راہ ہدایت کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ آپ ؒ کی زیارت سے رکے ہوئے ہر معاملہ میں روانی آتی ہے۔ یہ آپ ؒ کے موج کی بات ہے کہ کسی پر نظر کرم فرمادیں۔ آپ ؒ کی درگاہ پر لوگوں کا انداز حاضری بڑا مختلف ہوتا ہے۔ لوگوں کے نزدیک آپ ؒ کی روحانی طاقت بے مثل بے مثال ہے۔ بڑے باادب طریقے سے زائرین حاضری دیتے ہیں۔

تاریخ میں آپ ؒ کی بے شمار کرامات ملتی ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کمال روحانی طاقت رکھتے تھے۔ آپ ؒ کی روحانی طاقت بالخصوص روحانی علم کے عروج کیلئے مفید ہے۔ آپ ؒ روحانی علم کی تلاش میں چلنے والوں کیلئے ایک راہ چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا کی برکتیں آپ ؒ کی درگاہ پر نازل ہوتی ہیں۔ آپ ؒ کی روحانی طاقت تمام معاملات پر اثر رکھتی ہے۔ زائرین کیلئے ضروری ہے کہ آپ ؒ کی زیارت کیلئے جائیں تو اپنے اندر آپ ؒ کے روحانی قرب کو حاصل کرنے کیلئے اعلیٰ روحانی اقدار کو اجاگر کریں۔ بڑے باادب طریقہ سے حاضری دیں۔ آپ ؒ کی حضوری میں جتنی دیر بھی بیٹھیں۔ آپ ؒ کی خصوصی محبت اور توجہ کا محور بنیں۔ تا کہ آپ ؒ کی روحانی خصوصیات سے بندہ کے اندر کی کثافت جاتی رہے اور دل آئینہ کی طرح روشن ہو۔ کیونکہ آپ ؒ کی روحانیت کا تسلسل کائنات کی عظیم ہستیوں سے جاملتا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ؒ کی درگاہ بھی ایک سائل کیلئے وسیلہ نجات کا درجہ رکھتی ہے۔ باطنی خصوصیات سے فیض یاب ہونے کیلئے صاحب درگاہ کی روحانی تعلیمات اور اس کے آباء واجداد کے طور طریقوں اور انداز فکر کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ رشد و ہدایت، شریعت و طریقت، جود وسخا، فقر واستغناء، زہد واتقاء اور علم وعمل کا محور آپ ؒ کی ذات گرامی ہے۔ آپ ؒ کی ذات عالم باعمل اور کامل واکمل ہے۔ لوگوں کی

پریشانیوں کیلئے آپ ؒ کا وجود روحانی باعث تسکین ہے۔ ہر آنے والے سائل سے محبت کرنے والے نوازنے والے عطا کرنے والے اور دل کی مرادوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ ؒ کی عظمت میں لوگوں نے بے شمار اشعار آپ ؒ کی روحانی صفات کیلئے بولے ہیں۔ آپ ؒ کی موج آپ ؒ کے روحانی علم اور اپنے نسب کے مطابق بلند و اعلیٰ ہے۔

راہ ہدایت پر چلنے والوں کیلئے ہدایت کا سرمایہ ہیں اور راہ سلوک پر چلنے والوں کے لیے ایک روشن چراغ ہیں۔

آپ ؒ کا وصال ۱۷ ربیع الثانی ۱۰۱۳ھ مطابق ۱۶۰۴ء کو ہوا۔ وصال کے وقت حضرت بٹالہ ؒ سے تین کوس دور اپنی جاگیر میں رونق افروز تھے۔ وہیں غسل و کفن دیا گیا اور آپ ؒ کی وصیت کے مطابق آپ ؒ کے جسد خاکی کو لاہور لایا گیا اور موجودہ مقبرہ میں اس کی تدفین کی گئی۔

آپ ؒ کا عرس مبارک ہر سال اُن کی درگاہ پر باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ شرکت کے لئے آتے ہیں اور فیض یاب ہوتے ہیں۔

آپ ؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا بَاسِطُ يَا قَادِرُ يَا حَنَّانُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
يَا اَللّٰهُ يَا عَزِيْزُ يَا غَالِبُ يَا عَالِمُ يَا نَاصِرُ

۳۲۔حضرت شاہ عنایت قادری شطاریؒ

لاہور کے ایک مشہور روحانی بزرگ جن کا روضہ مبارک شاہراہ فاطمہ جناح پر مرجع خلائق ہے۔آپؒ کے والد گرامی کا نام پیر محمدؒ ہے۔جن کا تعلق باغبانپورہ کے آرائیں خاندان سے تھا۔آپؒ ایک عرصہ تک اپنے مرشدِ کامل کی خدمت میں رہے۔ روحانی تربیت کے مکمل ہونے کے بعد خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔اور ساتھ ہی قصور جانے کا حکم صادر فرمایا۔آپؒ لاہور سے قصور جا کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے۔جلد ہی آپؒ کی مقبولیت اتنی زیادہ ہوئی کہ سینکڑوں لوگ آپؒ کی زیارت کے لیے آنے لگے۔مؤلفِ اولیاء لاہور سے قصور کی طرف ہجرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قصور میں ایک مغنیہ کا شوہر فوت ہو گیا تو وہ ایک روز آپؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔حضرتؒ کی مجلس میں حاضر ہو کر اس نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور نئی زندگی احکامِ شریعت پر گزارنے کا وعدہ کیا۔چونکہ بیوہ ہونے کے باعث عورت بہت زیادہ مفلس ہو گئی تھی۔اس لیے اس نے حضرتؒ صاحب سے گذارش کی کہ مجھے آپ زنانہ لنگر خانے میں اپنی خادمہ رکھ لیں۔حضرت شاہ عنایت قادری سرکارؒ نے عورت کی اس بات کو منظور کر لیا۔اس وقت عورت اپنے مرحوم شوہر کی طرف سے امید سے تھی۔چھ ماہ کے بعد اس کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی۔عورت نے اپنی بچی

Marfat.com

کو دینی تعلیم دلائی۔ جب وہ بچی سنِ بلوغت کو پہنچی تو اس نے حضرت صاحبؒ سے گزارش کی کہ اپنے کسی خادم سے اس کا نکاح کر دیا جائے تاکہ میں اپنی باقی ماندہ زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع میں گزاروں۔ حضرت بابا شاہ عنایت قادریؒ نے اس عورت سے کہا کہ انتظار کرو تمہاری دخترِ نیک اختر سے شاہ عنایتؒ نکاح کا خواستگار ہوگا۔ یہ سن کر وہ عورت بہت خوش ہوئی اور اس نے اسے اپنی سعادت سمجھ کر اس بات کو قبول کر لیا۔ لیکن مغنیہ کے رشتے داروں کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے بہت شور مچایا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ بچی سے گانے بجانے کا کام لیں گے تو انہوں نے اس بات کو اس قدر اُچھالا کہ حاکمِ قصور نواب حسین خان تک رسائی حاصل کی اور اس کے کان بھرے۔ حاکم قصور پہلے ہی سے بابا عنایت شاہؒ کی شہرت سے خائف تھا۔ اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت بابا شاہ عنایت قادریؒ کو اپنے دربار میں بلایا اور کہا کہ یہ آپؒ جیسے بزرگ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ سرکارؒ یہ تو بہت گھٹیا لوگ ہوتے ہیں۔ حضرت بابا شاہ عنایتؒ نے فرمایا کہ توبہ کر لینے اور اسلامی اقدار کو اپنانے کے بعد کوئی بندہ گھٹیا نہیں رہتا۔ میں نے اس بچی سے نکاح قرآن وسنت کے مطابق کیا ہے۔ لیکن نواب حسین خان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ اس نے آپؒ کو قصور سے نکل جانے کو کہا۔ آپؒ نے کہا ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں میرا قصور میں رہنا اچھا نہیں لگتا تو میں یہ شہر چھوڑ دیتا ہوں۔ حاکمِ وقت کے کہنے پر آپؒ نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ اسی وقت قصور چھوڑ دیا۔ اہلِ قصور کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ روتے ہوئے آئے کہ آپؒ قصور ہرگز نہ چھوڑیں۔ لیکن آپؒ نے کسی کی نہیں مانی اور فرمایا کہ نواب حسین خان نے ہمیں قصور سے نکالا ہے۔ لیکن ہم نے اس کی جڑ دنیا سے ہی نکال دی ہے۔ چنانچہ چند روز کے اندر ہی نواب حسین خان سکھوں کی ایک سازش کے اندر گولی لگنے سے ہلاک ہوگیا۔ قصور سے آنے کے

Marfat.com

بعد اپنی ساری زندگی لاہور میں ہی گزاری۔ آپؒ اللہ کے بڑے برگزیدہ بزرگ ہیں۔ آپؒ نے ساری زندگی ذکر الٰہی عبادت و ریاضت کو اپنا مشغلہ بنائے رکھا۔ آپؒ کے پاس لاہور میں بھی لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ آپؒ کی زیارت کے لیے اور آپؒ کی ملاقات کے لیے دور دراز سے لوگ آتے تھے۔ آپؒ نے روحانیت میں کچھ تصانیف بھی لکھیں۔ جس میں ''شرح کنز الخلائق'' بہت مشہور ہے۔ آپؒ لوگوں کو روزانہ درس وغیرہ دیتے تھے۔ جس میں قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسری مشہور و معروف کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ آپؒ تصوف کا خاص طور پر درس دیتے تھے اور لوگوں کو اسلامی تصوف کے قریب لاتے تھے۔ لوگوں میں روحانی نورانی کیفیات کا ادراک دلاتے تھے۔ آپؒ نے اپنی روحانی طاقت سے بہت سے غیر مسلموں کو متاثر کیا۔ آپؒ کے اس روحانی اثر ہی کی وجہ سے لاہور شہر میں بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپؒ کی درگاہ پر آج بھی لوگ رواں دواں رہتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں افراد کی منتیں پوری ہوتی ہیں۔ آپؒ کی زیارت گاہ پر جانے والے لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ روحانیت کے متلاشی آپؒ کی درگاہ سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ جس سے انہیں ذہنی' جسمانی' روحانی اور قلبی سکون میسر آتا ہے۔ بعض لوگوں کو جن سے آپؒ کو پیار ہو جاتا ہے۔ ان کی روحانی رہنمائی بھی فرماتے ہیں۔ آپؒ کی طبیعت میں بڑی عاجزی و انکساری پائی جاتی ہے۔ آپؒ اپنی حلیمی طبع کی وجہ سے لوگوں میں بڑے معروف ہو گئے تھے۔ نرمی اور لچک آپؒ کی طبیعت کا ایک جز تھا۔ آپؒ غصے میں بہت کم آتے تھے۔ اپنے ارادت مندوں کی بے شمار غلطیوں کو نظر انداز فرماتے تھے۔ آپؒ کا روحانی اثر بہت زیادہ تھا۔ آپؒ کی زبان سے جو بات نکلتی خدا اسے پورا کر دیتا۔ ہر سال آپؒ کی درگاہ پر بڑا پر زور میلہ منایا جاتا ہے۔ جس میں ملک سے ہزاروں لاکھوں افراد جو روحانی سلسلوں سے

منسلک ہوتے ہیں۔ آپؒ کی درگاہ پر آپؒ کی سالانہ محفل میں شرکت کرتے ہیں۔ آپؒ کے سالانہ میلہ میں بڑی رونق ہوتی ہے۔ مردو خواتین کا ہجوم ہوتا ہے۔ آپؒ کی زیارت پر عظیم روحانی کیفیات کا نزول ہوتا ہے اور دورانِ میلہ محفلِ سماع منعقد کی جاتی ہے اور لنگر کا کھلا انتظام کیا جاتا ہے۔ دنیا کے نامور قوال آپؒ کی درگاہ پر حاضری کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔ آپؒ کا سالانہ میلہ دوسرے بڑے بزرگوں کی طرح بڑے تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ ایک عالمِ دین ہونے کے باوجود محفل سماع کو پسند فرماتے تھے۔ آپؒ کے سالانہ میلے پر لوگوں کی بے شمار مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ جو افراد نیک نیتی سے خلوصِ دل سے اور باادب انداز میں آپؒ کے دربار پر حاضری دیتے ہیں اللہ ان لوگوں پر اپنی نظر کرم فرماتا ہے۔ آپؒ اپنے اندر ادب کا انداز رکھتے تھے اور دوسروں کو بھی باادب رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ کیونکہ آپؒ کے نزدیک ادب ہی روحانیت کا بنیادی حصہ ہے۔ آپؒ کے خلفاء میں سے سب سے مشہور اور مرید خاص حضرت بابا بلھے شاہؒ کا نامِ نامی ہے۔ آپؒ نے حضرت بابا بلھے شاہؒ کو جو بھی روحانی اقدار سکھلائیں۔ وہ ساری کی ساری ادب پر موقوف تھیں اور حضرت بابا بلھے شاہ سرکارؒ نے اپنے مرشد کی خدمت ہمیشہ عاجزی وانکساری سے حاضر ہوتے تھے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ

یَا اَللّٰہُ یَا عَزِیْزُ یَا قَوِیُّ یَا حَفِیْظُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا غِيَاثُ يَا مُغِيْثُ
يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعُ يَا دَافِعُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ۔

۳۳۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ

حضرت بابا بلھے شاہؒ کی ولادت اُچ گیلانیاں ضلع بہاولپور میں ۱۰۸۱ھ میں ہوئی۔ آپؒ کے والد گرامی نے آپؒ کا نام جناب عبداللہ رکھا۔ شجرہ مبارک چودہ واسطوں سے حضرت سید غوث الاعظم کے ساتھ ملتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ پیدا ہوئے تو اورنگ زیب عالمگیر وفات پا چکا تھا اور مغلیہ خاندان کے اطاعت گزار حکمران بغاوت پر آمادہ تھے۔ آپؒ کا بچپن مویشیوں کی دیکھ بھال میں گزرا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے علمی نظام کو برقرار رکھا۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ کی عمر چھ برس تھی کہ بعض مجبوریوں کی بناء پر ان کے والد گرامی سید شاہ محمد گیلانیؒ کو اُچ گیلانیاں سے ہجرت کر کے ملک وال (ضلع ساہیوال) آنا پڑا۔ کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد وہ ملک وال کے ایک نواحی گاؤں پانڈو کے بھٹی آنا پڑا اور یہاں ایک مسجد میں امامت کے فرائض انجام دینے لگے۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ کا لڑکپن اسی گاؤں میں گزرا۔ لیکن اعلیٰ تعلیم کے لیے مسجد کوٹ قصور چلے گئے۔ یہاں حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ

Marfat.com

قصوریؒ سے دورۂ حدیث اور تفسیرِ قرآن کی تعلیم پائی۔ آپؒ نے دینی تعلیم حاصل کی اور آپؒ کے استاد حافظ صاحبؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دو شاگرد عجیب ملے ہیں۔ ایک سید عبداللہ المعروف حضرت بابا بلھے شاہؒ جس نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سارنگی پکڑ لی۔ دوسرا سید وارث شاہؒ عالم فاضل بننے کے بعد ہیر رانجھا کے گیت گانے لگ گیا۔ ظاہری علوم کو حاصل کرنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہؒ کو کسی مرشد کی تلاش شروع ہوئی۔ ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد بلھے شاہؒ کے اندر علم کی پیاس ابھی باقی تھی۔ تو آپؒ نے اس اپنی علمی پیاس کو بجھانے کے لیے کسی روحانی مرشد کی تلاش شروع کی۔ اس زمانے میں بھاٹی گیٹ لاہور کی اُچی مسجد کے امام حضرت شاہ عنایت قادری شطاریؒ کا بڑا شہرہ تھا۔ لاہور میں مسندِ ولایت پر آپؒ فائز تھے۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک ہی نظر میں آپؒ شاہ عنایتؒ کے گرویدہ ہو گئے۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ جب حضرت شاہ عنایتؒ کے شاگرد ہوئے تو گھر والوں کو بڑا ناگوار گزرا کہ سادات خاندان سے ہو کر ہمارا بیٹا آرائیں خاندان کا مرید ہو گیا۔ کافی اعتراض ہوا۔ لیکن حضرت بابا بلھے شاہؒ ان باتوں کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے اور مسلسل اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر رہتے۔ اس واقعے کا ذکر اپنی شاعری میں بھی کیا۔

بلھے نوں سمجھاون آئیاں، بھیناں تے بھرجائیاں
آلِ نبی ؐ، اولادِ علیؓ، دی نو تو کیوں لیکاں لائیاں
سن لے بلھیا ساڈا کہنا چھڈ دے پلہ ارائیاں
بلھے نالوں چلھا چنگیرا جس تے روٹیاں لائیاں

لیکن حضرت سید عبداللہ المعروف بلھے شاہؒ کو حضرت شاہ عنایتؒ کی صورت میں کامل مرشد مل چکا تھا۔ اس لیے آپؒ نے اپنے خاندان کے اعتراضات کا

Marfat.com

کچھ اثر نہیں لیا۔ بلکہ مزید صبر و استقامت کے ساتھ اپنے مرشد کی خدمت کرتے رہے۔ حضرت بلھے شاہؒ اپنے مرشد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ۔

میں ویکھاں عنایت سائیں جس مینوں شو ملایا اے

یعنی میں تمہاری باتیں مان لوں یا اپنے مرشد کی جس نے خدا سے ملا دیا ہے۔ بیعت کے بعد مرشد نے آپؒ کو حکم دیا کہ جنگلوں میں جا کر وردِ الٰہی کرو۔ آپؒ نے اللہ کی عبادت اور ریاضت میں وقت گزارا۔ مرشد نے آپؒ کو جہاں بھی بھیجا۔ آپ نے اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل کی۔ آپؒ اپنے مرشد کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ حضرت شاہ عنایت قادری سرکارؒ نے بابا بلھے شاہؒ کی باطنی تربیت کرنے کے بعد آپؒ کو قصور میں ڈیرہ لگانے کے لیے کہا۔ آپؒ نے مرشد سے معذرت کی۔ لیکن شاہ عنایتؒ نے آپ کو قصور ہی بھیجا۔ آپؒ کی خواہش قصور جانے کی نہ تھی کیونکہ حضرت بلھے شاہؒ کے نزدیک قصور کے لوگ اچھے نہیں تھے۔ وہاں کے پٹھان درویشوں اور فقیروں کو ٹھہرنے نہ دیتے تھے۔ کیونکہ مرشد کا حکم تھا اس لیے حضرت بابا بلھے شاہؒ کو قصور میں ہی اپنا مسکن بنانا پڑا۔ آپؒ قصور کی معاشی و اخلاقی حالت کو اپنے ایک شعر میں بیان کرتے ہیں ۔

بلھیا قصور بے دستور اوتھے جاناں بنیا ضرور

نہ کوئی پن، نہ دان ہے، نہ کوئی لاگ دستور

لیکن بابا بلھے شاہؒ نے جب قصور میں ڈیرے جمائے تو دور دور سے لوگ آپؒ کی زیارت کے لیے آنے لگے۔ بابا بلھے شاہؒ کے اخلاق و محاسن کا چرچا ہونے لگا۔ آپؒ کی شہرت قصور سے دوسرے علاقوں میں پھیلنے لگی۔ رفتہ رفتہ آپؒ کی شہرت امراء و سلطنت تک پہنچی۔ جس سے آپؒ کو اور مزید تقویت ملی۔ قصور والوں نے آپؒ کی ایسی توقیر کی کہ ایک مربع میل زمین آپؒ کے سپرد کی۔ جس پر آپؒ نے

صرف اپنے ایک حجرہ کے علاوہ ساری زمین مریدوں اور مہمانوں کے لیے وقف کر دی۔ بابا بلھے شاہ طبعاً انتہائی سخی دل بزرگ تھے۔ جو روپیہ پیسہ آتا وہ غرباء و مساکین میں بانٹ دیتے۔ آپؒ چونکہ سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے آپؒ کی روحانی طاقت لوگوں پر بہت اثر کرتی تھی۔ آپؒ نے اپنے خاندانی آباء واجداد کی اعلیٰ روحانی قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بے شمار لوگوں پر اپنے کمالات و جمالات اور کشف و کرامت ظاہر کیے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ آپؒ باطنی علوم پر بھی دسترس رکھتے تھے اور ایک وقت آپ کی زندگی میں ایسا آیا۔ آپ نے اپنی زندگی روحانی علم کے حصول اور اس کے پھیلاؤ میں گزاری۔ آپؒ کی محفل میں آنے والے تمام لوگ آپؒ سے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش آتے۔ اور آپؒ ان تمام حاضرین سے قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو فرماتے۔ اور اُن کے مسائل کا حل بتاتے۔ چونکہ آپؒ کے استاد حافظ غلام مرتضیٰ بھی اسی شہر کے رہنے والے تھے اس لیے آپؒ اپنے استاد کی بے حد تعظیم کرتے۔ آپؒ کے استاد گرامی حافظ غلام مرتضیٰ کی بیٹی کی شادی کا وقت قریب آیا تو حافظ صاحب نے حضرت بابا بلھے شاہؒ کو براتیوں کی خدمت اور دیکھ بھال کا ذمہ سونپ دیا۔ برات آئی تو اس کام میں مصروف تھے۔ اچانک اتفاق سے اسی روز آپ کے روحانی پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادریؒ کے حقیقی بھتیجے اور داماد مولانا ظہور احمد انہیں ملنے کے لیے آئے۔ بابا بلھے شاہؒ براتیوں کی مہمان داری میں مصروف تھے۔ انہیں جب اپنے پیر و مرشد کے داماظہور احمد صاحب کے آنے کی خبر ملی تو آپؒ نے اپنے چند خاص خدام کو حکم دیا کہ مولانا صاحب کی خدمت کی جائے اور اچھے انداز سے بٹھایا جائے۔ اتنی دیر میں میں یہاں سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔ لیکن صبح یہاں سے فارغ ہو کر بابا بلھے شاہؒ اپنے ڈیرے پر گئے تو پتا چلا کہ ظہور احمد صاحب ساری رات آپ کا انتظار کرتے رہے اور اس بے چینی اور

Marfat.com

تذبذب میں بے چین ہوئے کہ صبح وصادق ہی واپس لاہور چلے گئے۔ جب بابا بلھے شاہؒ کو پتا چلا کہ مولانا ظہور احمد صاحب ناراض ہو کر چلے گئے ہیں تو آپؒ کو بڑی پریشانی ہوئی۔ ادھر مولانا ظہور احمد صاحب نے آپ سرکارؒ کے مرشد کے پاس جا کر کہا کہ میں بابا بلھے شاہؒ کو ملنے گیا لیکن انہوں نے ملنا کسرِ شان سمجھا۔ اتنی معمولی بات پر عنایت شاہ قادریؒ ناراض ہو گئے۔ اور انہوں نے بابا بلھے شاہؒ سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور آئندہ آنے کے لیے منع کر دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ بہت پریشان ہوئے۔ اپنے مرشد کی ناراضگی ہرگز گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لیے آپؒ سیدھے گوالیار (بھارت) گئے۔ جہاں حضرت شاہ عنایت قادریؒ کے سلسلہ شطاریؒ کے روحانی بزرگ حضرت شاہ محمد غوثؒ کا مزار مبارک تھا۔ وہاں جا کر آپؒ نے دعا کی کہ میں اپنے مرشد کی ناراضگی میں مبتلا ہوں رہنمائی فرمائیں۔ وہاں سے روحانی اشارہ ملتے ہی آپؒ لاہور آئے۔ آپؒ نے بڑی کوشش کی لیکن شاہ عنایتؒ راضی نہ ہوئے۔ آپؒ چونکہ شاعر بھی تھے اور موسیقی میں بھی ایک ملکہ حاصل تھا اسی لیے آپؒ نے قوالوں سے رابطہ کیا۔ اور گانا بجانا شروع کر دیا۔ جمعہ کے روز اکثر شاہ عنایت قادریؒ محفل سماع سجایا کرتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً قوالوں نے گزارش کی کہ سرکار ایک مغنیہ عارفانہ کلام سنانے کے لیے باریابی کی اجازت چاہتی ہے۔ حضرت شاہ عنایتؒ نے فرمایا ہم اس مغنیہ کو جانتے ہیں۔ جمعہ کے روز آ کر وہ اپنا عارفانہ کلام سنائے۔ جمعہ کے روز بابا بلھے شاہؒ نے مغنیہ کا بھیس بدلا اور آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابا بلھے شاہؒ کی آواز میں بلا کی تاثیر تھی۔ بلکہ وہ فنِ موسیقی کے ماہر تھے۔ پھر ان کے عشق و معرفت میں ڈوبے ہوئے اشعار بڑے پر اثر تھے۔ سالوں مرشد کی چوکھٹ پر حاضری نہیں ہوئی تھی۔ آخر مقصودِ نظر سامنے تھا۔ جس کی خاطر آپؒ نے گوالیار کا سفر کیا۔ آپؒ نے ایک عارفانہ کلام اس انہماک کے ساتھ پڑھا کہ جب مرشد پاک کی نظر پڑی تو فرمایا تو تو بلھا ہے

Marfat.com

اس پر آپؒ نے جواب دیا نہیں سرکار بھولا ہوں۔ یعنی مجھ سے بھول ہوگئی ہے۔ مرشد پاکؒ نے اٹھ کر گلے لگا لیا اور فرمایا کہ بلھے شاہؒ معرفتِ حقیقی کی یہ دولت تم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اور اس طرح آپ نے اپنا کلام آپ کی خدمت میں پورا کیا۔

تیرے عشق نچایا کرکے تھیا تھیا
تیرے عشق نے ڈیرہ میرے اندر کیتا
بھر کے زہر پیالا میں تاں آپے پیتا
جھب دے بوہڑیں وے طبیا نہیں تے میں مرگیاں

بلھا! شوہ تے آندا مینوں عنایت دے بوہے
جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سوئے
جاں میں ماری ہے اڈی مل پیا ہے پیا
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

آپؒ نے اپنے مرشد کی محبت عقیدت اور ادب و احترام میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ آپ کا تمام عارفانہ کلام توحیدِ باری تعالیٰ یعنی وحدت الوجود پر مبنی ہے۔ آپؒ صرف حصولِ روحانیت کا منبع کامل مرشد کی نظر کامل کو سمجھتے ہیں۔ آپؒ کے نزدیک پڑھائیاں، ورد، وظیفے، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت بغیر کسی کامل مرشد کی نظر سے بے سود ہے۔ آپؒ کے نزدیک کامل مرشد کی نظرِ کرم سے ہی بندے کے تمام روحانی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ اور اگر آپ کو کسی اہل نظر، اہل بصیرت و بصارت رکھنے والے کی صحبت میسر ہو تو پھر آپ کو کوئی خاص ورد و وظائف کی ضرورت نہیں رہتی۔ آپؒ نے اپنے کلام میں انسان کے وجود اور اس کے اندر روحانی امر جو امرِ ربی ہے اس کی بڑی اہمیت اور فضیلت بتائی ہے۔ آپؒ کا عارفانہ کلام حصول روحانیت

Marfat.com

کے لیے بڑا مفید ہے۔ آپؒ کی درگاہ بھی ہر قسم کے مسائل کا وسیلۂ نجات ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپؒ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔ آپؒ کا سالانہ عرس بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ کا یہ سالانہ میلہ آپؒ کی اعلیٰ روحانی اور نورانی کیفیات کی طرح باکمال ہوتا ہے۔ آپؒ کے روضہ اقدس پر ڈھول اور دھمال میلے کی خاص کیفیات ہیں۔ محفلِ سماع اور لنگر کی بھرمار ہوتی ہے۔ پھول اور چادریں آپؒ کی قبرِ انور پر نچھاور کی جاتی ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ آپؒ کے روضہ کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ آپؒ کو یہ مقام روحانیت صرف اور صرف اپنے مرشد کی خدمت اور محبت سے ملی۔ اور آپؒ نے اپنے مرشد کی خدمت اور محبت کرنے سے ایک ایسا روحانی مقام پایا کہ آج دنیا آپؒ کے مرشد کو آپؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آپؒ کی درگاہ کی زیارت سے آپؒ کے روحانی کیفیات کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپؒ وجدانی کیفیات کے مالک بزرگ ہیں۔ ہر مسئلہ پر روحانی اثر رکھنے والی روحانی ہستی ہیں۔ آپؒ نے ساری زندگی اپنے اس روحانی علم کے حصول اور اس کے استعمال میں گزاری۔ لوگ آپؒ کی شاعری سے بڑا لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور آپؒ نے شاعری ہی کے ذریعے اسلامی روحانی تصوف کو نمایاں کیا۔ اور دوسرے صوفیائے پنجاب کی طرح آپؒ نے شاعری میں ایک منفرد مقام پایا۔ آپؒ کی شاعری پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جس سے تمام لوگوں کو روحانی رکاوٹوں اور روحانیت کے حصول میں رہنمائی مل سکتی ہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْوَهَّابُ ۝

Marfat.com

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ
یَا اَللّٰہُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ
یَا اَللّٰہُ یَا عَزِیْزُ عَزِیْزًا یَا اَللّٰہُ شَافِیْ مُعَافِیْ

۳۴۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی محمد غوث ہے۔ اور والد ماجد کا نام نامی سید حسن تھا۔ سلسلہ نسب سولہ واسطوں سے سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے اور ۲۸ ویں پشت کے بعد امام الاولیاء سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے۔ آپؒ کی ولادت باسعادت ۱۰۸۱ھ میں موضع سلطان پور (علاقہ بگرام) پشاور میں ہوئی۔ خاندان کا ہر فرد قرآن وسنت کی اطاعت میں مشغول اور صوم وصلوۃ کا پابند تھا۔ آپؒ نے اپنی دینی تعلیم اپنے والد صاحب سے شروع کی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں تمام کتب متداولہ سے فارغ ہو کر علم باطنی کیلئے سلسلہ قادریہ میں اپنے والد گرامی کے بیعت ہوئے۔ آپؒ نے اپنے والد صاحب سے ذکر واشغال کے طریقے سیکھے۔ آپؒ نے ذکر وفکر میں کافی وقت گزارا۔ آپؒ اپنی روحانی کشف وکرامت اپنے والد سے حاصل کرتے۔ آپؒ کے والد گرامی نے آپ کی تربیت بڑے اعلیٰ انداز میں کی۔ جب آپکے والد گرامی کا انتقال

Marfat.com

ہوا تو آپؒ نے اپنی روحانی منزلوں اور قوتوں کو مزید تقویت اور بہتر کرنے کے لیے بہت زیادہ سیر و سیاحت کی۔ آپؒ نے برصغیر پاک و ہند میں اپنے زمانے کے بے شمار حیات صوفیاء سے روحانی اکتساب حاصل کیا اور بے شمار درگاہوں پر حاضری دی۔ آپؒ کی روحانی زندگی کو پڑھا جائے تو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپؒ نے اپنی روحانی نورانی اثرات کو مضبوط کرنے کے لیے اور اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لیے در در کی گدائی کی۔ اور اس علم کے حصول کے لیے بے شمار روحانی مقامات کی زیارت کی۔ چونکہ والد گرامی اوائل عمری میں ہی وفات پا گئے تھے اس لیے آپؒ کے والد گرامی نے جو روشنی عطا فرمائی اسی کی لگن اور شوق میں آپؒ بے شمار مقامات پر اس روحانی علم کے حصول اور اس میں مزید اضافے اور مضبوطی وقوت پیدا کرنے کے لیے بے شمار بزرگان دین سے ملے۔ طوالت کی بناء پر ان تمام بزرگان دین کا ذکر کرنا مناسب نہ ہوگا۔ آپؒ کے روحانی کمالات اور باطنی خصوصیات کا اندازہ آپؒ کے روحانی پس منظر سے ملتا ہے۔ آپؒ ایک سخت عبادت وریاضت کرنے والے روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ نے اپنا سلسلہ روحانیت مجاہدہ، مشاہدہ اور مراقبات کے ذریعے مضبوط کیا۔ آپ باشرع روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ نے اپنی ساری زندگی پوری کوشش کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں گزاری جائے۔ آپؒ حلیم الطبع اور نہایت شفیق بزرگ تھے۔ آپؒ کا انداز گفتگو بڑا میٹھا اور دلکش ہوتا تھا۔ آپؒ کی روحانی گفتگو اتنی پر اثر ہوتی تھی کہ لوگ آپؒ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ قرآن پاک کی تمام روحانی اقدار کو آپؒ نے اپنی نیک سیرت کے ذریعے لوگوں کے سامنے نمایاں کیا اور آپؒ قادری سلسلہ کے بڑے عظیم روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ کی درگاہ سے خاص طور پر ان لوگوں کو فیض ملتا ہے جو بہت زیادہ ذکر و فکر، مشاہدہ، مجاہدہ میں رہنے والے ہوں۔ آپؒ کی روحانی لہریں آپؒ کے زہد و تقویٰ کی بناء پر بہت جلد بندے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر آنے والے کے ہر مسئلہ پر اثر کرتی

Marfat.com

ہیں۔ بندے کو آپؒ کی درگاہ پر ادب کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آپؒ کے روحانی فیوض و برکات سے مستفید ہو سکیں۔ آپؒ کے روضہ کی شاندار عمارت اور دلکش گنبد آپ کی اعلیٰ روحانیت کی مثال ہے۔ آپؒ نے ہمیشہ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور صوم وصلوٰۃ کا پابند رہنے کی تلقین فرمائی۔ چونکہ آپؒ نے خود اور روحانی مقام بڑی تگ و دو اور ان تھک محنت اور کوشش سے حاصل کیا اس لیے زیادہ اسی چیز کو باعث تقویت خیال کرتے تھے۔

آپؒ کا سالانہ عرس مبارک آپؒ کی درگاہ پر منایا جاتا ہے۔ آپؒ کے روضہ کے ساتھ ہی ایک خوبصورت مسجد ہے۔ جہاں باقاعدگی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ جس سے آپ کا انداز روحانیت معلوم ہوتا ہے۔ آپؒ کا سالانہ میلہ بڑے شاندار طریقے سے آراستہ کیا جاتا ہے اور پورے روضہ کو سجایا جاتا ہے۔ لاہور کے علاوہ بیشتر دوسرے شہروں کے لوگ آپؒ کے اس روضہ کی زیارت کے لیے کھنچے چلے آتے ہیں۔ آپؒ کی عظمت کا اندازہ آپؒ کے سالانہ میلے کے دن کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سالانہ محفل میں آپ کی حاضری سے روحانی ادراک میں قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ لوگوں کا آپؒ کی درگاہ پر آنا اور دعائیں کرنا، لنگر تقسیم کرنا اور دوسرے مختلف مسائل کا پیش کرنا آپؒ کی روحانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ آپؒ کے اس روحانی فیض کو ہمیشہ کے لیے جاری رکھے اور رہتی دنیا تک آپؒ کا یہ روحانی مقام قائم رہے۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَبِیْبُ التَّوَّابِیْنَ ۝

یَا اَللّٰہُ یَا سَتَّارُ یَا جَبَّارُ یَا غَفَّارُ یَا رَزَّاقُ

یَا اَللّٰہُ یَا بَاسِطُ یَا قُدُّوْسُ یَا اَللّٰہُ وَافِیْ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً
ترے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے

کُفْکَافُھَا کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ لَکَکٍ
ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے

تَکُرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکَرِّ فِیْ کَبَدٍ تَحْکِیْ
یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار

مُشَکْشَکَۃً کَلُکْلُکٍ لُکَکٍ کَفَاکَ
ہو کہ جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ پروردگار

مَابِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کُرْبَتَہٗ یَا کَوْکَبًا کَانَ
کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کیمیا بن تمام رنج اور مصیبتوں سے

یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکِ
اے ستارے تو ثبات اور بقاء و روشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْبَدِیْعِ الْعَجَائِبِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ

یَا اللّٰہُ یَا دَائِمُ یَا صَمَدُ یَا وَافِیُ یَا خَفِیُّ

یَا اللّٰہُ یَا بَارِیُ یَا کَبِیْرُ وَاللّٰہُ الْعَالِمُ

Marfat.com

۳۵۔حضرت پیر بہار شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت پیر بہار شاہ ؒ کی زیارت شیخوپورہ میں موجود ہے۔آپؒ ایک کھلی کتاب کی طرح روحانیت رکھنے والے روحانی بزرگ ہیں۔آپؒ کی روحانی لہریں اکثر لوگوں پر نچھاور ہوتی ہیں۔آپؒ کی روحانی کیفیات میں روحانی رہنمائی کا بڑا عنصر پایا جاتا ہے۔آپؒ روحانیت میں الجھے اور پریشانیوں میں مبتلا لوگوں کو ایک موثر روحانی رہنمائی فراہم فرماتے تھے۔آپؒ قلندرانہ روحانی اسرار و رموز کے مالک ہیں۔بہت سارے لوگ آپؒ کی روحانی لہروں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔آپؒ نے اپنے روحانی کمالات اللہ کی عظیم ہستیوں کی روحانی معرفت کے حاصل ہونے سے پائے ہیں۔آپ شیخوپورہ میں بڑے مشہور و معروف بزرگ ہیں آپ کی درگاہ پر بڑا رش ہوتا ہے۔آپ کے دربار پر جوش و خروش سے لوگ آتے ہیں۔اکثر لوگوں میں روحانی جوش و خروش دیکھنے کو ملتا ہے اور کچھ ایسے لوگ دیکھنے کو ملیں گے جن میں مختلف روحانی حاضریاں ہوتی ہوئی نظر آئیں گی۔ان روحانی حاضریوں میں مختلف روحانی کیفیات ظاہر ہو کر مختلف انداز میں ذکر و اذکار کرتی ہیں کیونکہ آپؒ کی حاضری سے لوگوں کے اندر روحانی لہریں اور روحانی حاضریاں شروع ہو جاتی ہیں۔آپؒ ایک ایسے روحانی بزرگ ہیں کہ آپؒ کی حاضری سے جادو ٹونے اور آسیب میں مبتلا لوگوں کی روحانی رہنمائی ہوتی ہے اور شفاء ملتی ہے۔مختلف آسیب زدہ لوگوں میں آپؒ کی حاضری سے فوراً روحانی کیفیات ظاہر ہو جاتی ہیں۔اور آپؒ اپنے روحانی انداز سے ان افراد جن میں منفی روحانی اثرات کی وجہ سے بے شمار خاندانی، نسلی، انفرادی، کاروباری، تخریبی مسائل درپیش ہوتے ہیں' کا حل آپؒ کی زیارت سے موثر طریقے سے ہو جاتا ہے۔کیونکہ آپؒ ایک بااثر روحانی تاثیر رکھنے والے منفرد بزرگ ہیں۔اسی لیے جو افراد آپؒ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں ان کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

مرد وخواتین آپ کی درگاہ پر بے شمار منتیں مانگتے ہیں جب ان کی منتیں پوری ہوتی ہیں تو آپؒ کی درگاہ پر نذر نیاز کرتے ہیں۔ آپؒ خالص روحانی تاثیر رکھنے والے روحانی بزرگ ہیں ۔ روحانیت میں چلنے والوں کے لیے آپؒ کی درگاہ بہت بڑا وسیلہ روحانیت ہے۔ آپؒ کی قبرِ انور پر آپؒ کا روحانی اثر کمال طریقے سے موجود ہوتا ہے۔ جو لوگ دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کو آپؒ کا دیدار اور روحانی اصلاح بھی ملتی ہے۔ جن لوگوں میں بالمشافہ روحانی و باطنی کیفیت کا ملکہ نہیں ہوتا انہیں بھی روحانی اور جسمانی سکون مہیا کرتے ہیں۔ آپؒ ایک اچھا روحانی روپ رکھتے ہیں جس میں بے شمار لوگوں کو ان کی سوچ کے مطابق رہنمائی ملتی ہے۔ کیونکہ آپؒ کی روحانیت میں بڑا انکھار ہے جس کی وجہ سے طالب پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور وہ پروانہ وار آپؒ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ روحانی ادراک اور فہم وفراست رکھنے والے آپؒ کی روحانیت کی صحیح ترجمانی کر سکتے ہیں۔ جن روحانی افراد کو آپؒ کی درگاہ سے روحانی فیض ملا ہے وہ آپؒ کے اس روحانی اثر کے گرویدہ ہیں۔ آپؒ کا سالانہ میلہ بڑے مختلف انداز سے منایا جاتا ہے۔ دور دراز سے لوگ بڑے جوش وخروش سے آپؒ کے میلے میں حاضری دیتے ہیں۔ آپؒ کے اس میلے میں بھی قلندرانہ رمز کی حاضریاں ہوتی ہیں اور محفلِ سماع، ڈھول اور دھمال کی کیفیات عام پائی جاتی ہیں۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

يَا اَللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِلٰا اَللّٰهُ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ ○

Marfat.com

یَا اَللّٰہُ یَا نَافِعُ یَا شَافِعُ یَا فَاطِرُ یَا بُرھَانُ

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا عَظِیْمُ یَا مُجِیْبُ

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا مَنَّانُ

یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا بَدِیْعُ یَا بَاعِثُ

۳۶۔ حضرت پیر وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید پیر وارث شاہؒ جنڈیالہ کے بہت مشہور و معروف روحانی بزرگ ہیں آپؒ کا روحانی تعارف کسی کا محتاج نہیں۔ آپؒ نے ہیر رانجھا ایک شہرہ آفاق کتاب لکھی ہے جس میں آپؒ نے جسم اور روح کے فنا اور بقاء کی بات کی ہے۔ حقیقت کو بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ آپؒ کی اس تصنیف نے پوری دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ پنجابی زبان میں ہونے کے باوجود دوسرے ملکوں کے مختلف اداروں میں ترجمہ کر کے پڑھائی جاتی ہے۔ اور آپؒ کی اس کتاب کی وجہ سے پنجابی کو فروغ ملا ہے۔ کتاب میں پنجاب کے تمام مسائل چاہے گروہی ہوں، لسانی ہوں، قبائلی ہوں آپؒ نے ہر قوم و ذات کا ذکر کیا ہے۔ تمام قسم کے دنیاوی اور دینی مسائل کو بڑے احسن رنگ سے لکھا ہے اور آپؒ کی یہی کتاب آپؒ کی روحانیت کا سرمایہ ہے۔ اس کتاب میں حمد باری تعالیٰ سے لے کر تمام روحانی ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں بالخصوص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ اقدس کا ذکر کیا۔ اور ان کے بعد سب سے زیادہ روحانی افضلیت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مولا مشکل کشا

Marfat.com

کو دی۔ آپؒ نے ان کو روحانیت کا امام اور پیشوا تسلیم کیا۔ اور اس کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے صوفیاء کرام کا ذکر کیا۔ اور ان تمام بزرگان دین کے علاوہ آپؒ نے دنیا کے ان تمام مسائل کا ذکر کیا جو روزمرہ زندگی میں پیش آتے ہیں اور فقر کو انتہائی اعلیٰ انداز میں لوگوں کے سامنے رکھا۔ پیر سیّد وارث شاہ اپنے جد امجد کے اعلیٰ مقام کی وجہ سے اپنے روحانی وجدانی کمالات میں خاص امتیازی فرق رکھتے تھے۔ آپؒ کی روحانی باطنی کیفیات لوگوں پر بڑی اثر کرتی تھیں۔ آپؒ نے اور بابا بلھے شاہؒ نے حافظ غلام مرتضیٰ جو کہ قصور میں مقیم تھے سے ظاہری علم حاصل کیا۔ آپؒ کے پاس روزانہ لوگوں کا رش رہتا آپؒ لوگوں کے مسائل سنتے۔ ٹولوں کے ٹولے آپؒ کی زندگی میں آپؒ کی حاضری کے لیے آتے اور آپؒ ایک معالج کی طرح لوگوں کی بیماریوں کو دیکھتے اور ان تمام بیماریوں کا علاج روحانی اور طبی طریقہ سے فرماتے۔ جس کے بارے میں آپؒ نے اپنی کتاب میں بھی ذکر فرمایا ہے اور بے شمار بیماریوں کا علاج آپؒ نے انداز درویشی میں کیا ہے۔ درحقیقت یہ آپؒ کا روحانی کمال تھا کہ آپؒ لوگوں کی بیماریوں اور دوسرے مسائل پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ اصل میں ادویات تو ایک بہانہ ہوتی تھیں مگر صرف اور صرف آپؒ کی روحانی طاقت سے لوگوں کی بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔ اللہ کی ذات بڑی علیم و قدیر ہے۔ اس نے ہر انسان کو اپنی اس روحانی قدرت کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ مگر جس کے نصیب میں یہ روحانی انداز فکر ہو وہ کسی وسیلے یا کسی ذریعے سے اس روحانی انداز کو نمایاں کر لیتا ہے اور اسے منزل مقصود مل جاتی ہے۔ اللہ نے جس انسان سے جو خدمت لینی ہو اسے اسی مقام کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ حضرت پیر وارث شاہ سرکارؒ پنجاب کی ایک قدیم روحانی ہستی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاعر کی صورت میں بھی نمایاں ہوئے۔ آپؒ نے روحانیت میں بڑی محنت کی آپؒ کی محنت سے لوگوں میں روحانیت کے بارے میں فہم و ادراک پیدا

ہوا۔ مگر کچھ افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے آپؒ کی اس لکھی گئی روحانی کتاب کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ مگر میرے نزدیک درحقیقت کسی بھی چیز کی منفی اور مثبت قدریں انسان کے عمل پر موقوف ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "فالھمھا فجورھا و تقوھا" ترجمہ: "کہ میں نے تمہارے اندر مثبت اور منفی اقدار رکھی ہیں۔" اور ان مثبت اور منفی اقدار کو کنٹرول کرنے کے لیے اللہ تبارک تعالیٰ نے عقل عطا فرمائی۔ داستانِ ہیر رانجھا کو بھی اگر کوئی انسان مثبت سوچ لے کر اور تعمیری نظریہ رکھ کر پڑھے تو اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک صحیح روحانی فہم عطا فرماتا ہے اور پیر سیّد وارث شاہؒ نے درحقیقت اس کتاب میں حقیقت کی بات کی۔ جسم اور روح کی حقیقت کو انہوں نے مجاز میں پرویا ہے اور اس مجاز کے ذریعے انہوں نے اس فانی جسم کے اندر اس غیر فانی خدائی امر ربی کی حقیقت کو اور اس کے عظیم راز کو افشا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو شخص اس کو حقیقی نقطہ نظر سے پڑھے گا اسے اللہ کی قدرتوں کا معلوم ہوگا۔ آپؒ نے اپنی اس کتاب میں روحانیت کے تمام اصول اور اسلوب کو کھل کر بیان کیا ہے۔ آپ نے روحانیت کو حاصل کرنے کے شاندار طریقے اور انداز بیان فرمائے ہیں۔ فقر کو انتہائی عمیق انداز میں بیان فرمایا ہے۔ راہ سلوک میں چلنے والوں کے لیے یہ کتاب بڑی مفید ہے۔ اس کی افادیت کا اندازہ اس کتاب کو پڑھنے ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپؒ کی عادات وخصائص بلند و بالا تھیں۔ لوگ آپؒ کے بڑے گرویدہ اور متاثر تھے۔ آپؒ بڑی باا ثر روحانی کیفیات کے مالک تھے۔ آپ کے پاس لوگ بیٹھ کر آپؒ کے روحانی اثر میں آجانے کی وجہ سے پوری رات آپؒ کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں کی بات کو بڑے پیار محبت اور بڑے شفیق انداز سے سنتے اور انہیں حل فرماتے تھے۔ آپؒ کا سالانہ میلہ بڑے تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے اور ہزاروں افراد آپؒ کے روضے کی زیارت کے لیے آپؒ کے سالانہ میلے میں جاتے ہیں اور بڑے

Marfat.com

خوبصورت انداز میں آپؒ کی اس کتاب کو پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے آپؒ کو اس روحانی کتاب کی وجہ سے اور روحانی علم کی وجہ سے لوگوں کے اندر بڑا روحانی مقام عطا فرمایا ہے۔ اور آپؒ کا روضہ مبارک آج بھی روحانی فیض سے سرشار ہے اور لوگوں کو اس روحانی انداز سے بہت سارے فائدے حاصل ہو رہے ہیں۔

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَلْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمُعْطِي الْمَانِعُ الضَّآرُّ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

يَا اَللّٰهُ يَا خَالِقُ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ٥

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ٥

Marfat.com

۳۷۔حضرت نوشہ گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا نام نامی حاجی محمد، لقب نوشہ خطاب گنج بخش، مجدد اکبر، بورے والے، وارث الانبیاء اور غالب الاولیاء سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی نے کتاب ''ذکر الآئمہ'' جو سادات کرام کے نسب ناموں پر مشتمل ہے حضرت نوشہ گنج بخش '' کو حسنی گیلانی سادات لکھا ہے۔ حضرت نوشہ عالیجاہ کی پیدائش سوموار یکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ بمطابق ۲۱ اگست ۱۵۵۲ء میں بہ عہد اسلام گوگاں والی میں ہوئی۔ آپؒ کے والد ایک نیک اور متقی انسان تھے۔ زیادہ تر آپ کی پرورش آپؒ کے چچا سید رحیم الدینؒ کی آغوش میں ہوئی۔ آپؒ نے کچھ روحانی اسباق اپنے والد گرامیؒ سے حاصل کیے۔ اور ظاہری تعلیم حافظ قائم الدین قادریؒ اور حافظ بڈھا قادریؒ سے حاصل کی۔ آپؒ نے مختلف علوم وفنون حاصل کیے۔ جس کے شواہد ہمیں آپ کی تصانیف سے ملتے ہیں۔ آپؒ کو قرآنی تعلیمات پر اعلیٰ درجے کی دسترس حاصل تھی۔ اسی طرح آپؒ نے تمام کتب سماویہ، علم الحدیث، علم الفقہ اور علم روحانیت و تصوف میں کمال حاصل کیا۔ اس کے علاوہ علم توحید، علم دعوت، اسماء علم، عملیات، علم اخلاق، علم نجوم، علم فن موسیقی، علم طب وادویات، فن کتابت، فن خطابت، فن زرنگاری، فن پہلوانی، فن شہسواری، فن شمشیر بازی، فن تیر اندازی اور دوسرے کمالات و انعامات سے اللہ نے نوازا تھا۔ خدا نے آپؒ کی ذات اقدس کو مزید دوسرے دینی و دنیاوی لطف وکرم سے نوازا تھا۔ آپ کی شخصیت ان تمام کمالات کے علاوہ روحانی طور پر بہت باا ثر تھی۔ آپؒ ایک ایسی روحانی ہستی ہیں کہ اگر آپؒ کے ان تمام حالات زندگی پر نظر دوڑائیں تو آپؒ کو اس بات کا اندازہ ضرور ہوگا کہ اللہ ان کی ذات پر کتنا خوش اور راضی ہے۔ خداوند کریم نے آپؒ کو ہر لحاظ سے قوی و مضبوط رکھا۔ آپؒ

Marfat.com

نے اپنی زندگی میں جن علوم کی طرف توجہ فرمائی خدا نے اس نعمت سے آپؒ کو نوازا۔ کسی بھی روحانی بندے کی ایک مضبوط روحانی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی روحانی شخص ہو اس کی زندگی کے تمام تر معاملات اور ضروریات زندگی کے تمام تر مسائل بخوبی احسن طریقے سے حل ہوں اور شاندار زندگی گزارے۔ کیونکہ روحانیت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی روحانی زندگی میں غلطیاں کم سے کم کرے اور ان روحانی الجھنوں سے بچنے کے طریقوں پر غور کرے۔ توجہ کے نہ ہونے سے نہ صرف انسان کی روحانی ترقی رک جاتی ہے بلکہ دنیاوی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب اللہ اپنے بندے کو اپنے خاص فضل و کرم میں رکھے۔ اور اپنے گرد و نواح کے معاملات پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اپنی روحانی زندگی کی اصلاح مرشد کے ارشادات کے زیر سایہ کرتا چلا جائے۔ تب ہی منزل مراد کو پہنچ سکتا ہے۔ بعینہ حضرت نوشہ گنج سرکارؒ بھی ایک ایسی روحانی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرشد سے کمال ادب و احترام کے ساتھ روحانی علم کی ابتداء کی اور آپؒ نے روحانی تربیت کے دوران زیادہ سے زیادہ وقت اپنے مرشد پاک کی صحبت میں گزارا۔ اپنی ان تمام روحانی پیچیدگیوں کو دور کیا جو آپ کو اپنی عملی زندگی میں درپیش آئیں۔ جب آپؒ پہلی دفعہ اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مرشد کی پہلی ہی نظر سے آپؒ حالت سکر میں تین دن تک رہے۔ چونکہ آپؒ پر مرشد کی خاص نظر عنایت تھی جس کی وجہ سے قوی روحانیت اللہ نے عطا کی۔ اپنے مرشد کے قرب میں آپؒ نے اتنا وقت گزارا کہ مرشد کی تمام روحانی نظریں آپ پر جمی رہتیں اور اتنی محبت پیدا ہوئی کہ آپؒ کے مرشد نے اپنے مریدوں کو بلکہ اپنے فرزندوں کو بھی آپؒ کا مرید بنا دیا۔ آپؒ کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ اور روحانی پھیلاؤ کی اجازت دی۔ اس کے باوجود آپؒ متعدد دفعہ اپنے پیر و مرشدؒ اپنے

پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔اپنے مرشد پاک سے جن کا نام نامی حضرت سخی شاہ سلیمان قادری" جو بھلوال میں رہائش پذیر تھے' روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔آپ" نے اپنی روحانی وجدانی طاقتوں کا استعمال اپنے مرشد کے حکم کے مطابق شروع کیا اور حکم مرشد کے مطابق نوشہرہ تارڑاں میں سکونت اختیار کی۔آپ" وہاں لوگوں کی روحانی تربیت کرتے رہے ایک دن آپ" کے مرید خاص چوہدری ساہن پال اور اس کے والد چوہدری مہمان ولد ابوالخیر تارڑ نے آپ" کی خدمت میں عرض کیا کہ سرکار ہم نوشہرہ' سے ایک علیحدہ گاؤں آباد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ" بھی اپنی رہائش وہاں رکھیں اور آپ" نے اس کی اس درخواست کو قبول فرمالیا۔ اس طرح آپ" چک ساہن پال میں تشریف لے آئے۔وہاں جاکر آپ" نے اپنی حویلیاں' دیوان خانے' مسجدیں قائم کیں اور مدت العمر تک اس گاؤں کو دارالولایت رکھا۔ بلکہ آج تک چلا آرہا ہے۔حضرت نوشہ گنج بخش" ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ اپنے روحانی مقام کو دوسرے وسائل کے علاوہ شاعری کے ذریعے بھی لوگوں کے سامنے نمایاں فرماتے تھے۔آپ" کی مکتوبات میں آپ" کی شاعری سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ" انداز شاعری کو بخوبی جانتے تھے۔آپ" کے شاعرانہ انداز سے آپ" کی روحانی کیفیات کا اندازہ ہوتا ہے۔آپ" خطابت کے ذریعے بھی اپنے ارادت مندوں اور عقیدت مندوں کو گرماتے تھے۔سیر وسیاحت کا شوق بھی فرماتے تھے۔ آپ" نے روحانیت کے حصول کے لیے کئی مقامات کا سفر کیا اور روحانی رموز واوقاف میں تبادلہ خیال کیا۔آپ" جس مقام پر بھی گئے تمام روحانی ہستیوں نے آپ" کے روحانی کمالات کا اعتراف کیا اور مزید آپ" کے لیے روحانی ترقی کی دعائیں فرمائیں۔آپ" عادات واخلاق کا بڑا خیال رکھتے تھے۔آپ" مہمان نواز اور قدر شناس بزرگ' قرآن وسنت کے پاس دار اور تمام صوفیاء متاخرین سے محبت کرنے والے اور

Marfat.com

خاص طور پر تمام روحانی وجدانی کیفیات کے با اثر روحانی بزرگ تھے۔ آپؒ کی روحانیت میں جو خصوصیت پائی جاتی ہے وہ خاص طور پر لوگوں پر با اثر ہے۔ پورے پاکستان بلکہ ہندوستان میں آپ کے ماننے والوں کی بے شمار تعداد ہے۔ اللہ نے نوشاہی سلسلہ کو بڑی تقویت بخشی ہے اور آپؒ کی روحانیت کا کمال آپؒ کے سلسلے سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپؒ کو گنج بخش کے روحانی لقب سے اللہ نے سرفراز کیا۔ یعنی آپؒ کی درگاہ سے آج بھی لوگوں کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ روحانیت کی اصطلاح میں پانچ ایسے بزرگان دین ہیں۔ جن کو گنج بخش کا لقب ملا ہے۔ ان میں سے نوشو پاکؒ کا بھی نام نامی ہے۔ آپؒ کا سالانہ عرس مبارک نہایت پر جوش طریقے سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ کے دربار پر ہر مکتبہ فکر کا بندہ حاضری دیتا ہے اور سات یوم تک آپؒ کے دربار پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ دن رات لوگوں کا ہجوم آتا رہتا ہے۔ اور عجب نرالا انداز ہوتا ہے۔ سالانہ میلے پر زبردست دھمال ہزاروں کی تعداد میں لوگ ڈالتے ہیں۔ اور ڈھول اور دوسرے تمام موسیقی کے انداز دیکھنے کو ملتے ہیں۔ خاص طور پر آپؒ کے میلے کے دن روزانہ رات کے وقت ملک کے نامور قوال وہاں حاضری دیتے ہیں۔ آپؒ کی عظمت میں قوالیاں بھی پڑھتے ہیں۔ لوگ ننگے پاؤں بھی آتے ہیں اور دیوانوں کی طرح آپؒ کی عقیدت کرتے ہیں۔ اور آپؒ اپنے ہر دیوانے پر اپنی روحانی کیفیات کا اثر ڈالتے ہیں۔ لوگ ان روحانی اثرات میں مست ہو کر والہانہ انداز میں عشق رکھتے ہیں۔ جس طرح آپؒ خود ایک باوقار روحانی بزرگ تھے اسی طرح آپؒ نے بیٹھنے والوں کو بھی روحانی علم سے نوازا۔ یوں تو آپؒ نے بے شمار لوگوں کو روحانی علم عطا فرمایا لیکن ان تمام خلفاء میں سے جن خلفاء نے شہرت پائی ان میں حضرت سچیارؒ اور پاک پیڑی رحمان سرکارؒ ہیں۔ ان خلفاء نے آپؒ کی بہت خدمت کی اور آپؒ سے بڑی والہانہ محبت کی۔ آپؒ کے روحانی علم سے بڑے متاثر

Marfat.com

اور برگزیدہ تھے۔ آپؒ کی بے ریا محبت اور عقیدت سے حضرت پچیار سرکارؒ اور پاک عبدالرحمان سرکارؒ نے بہت بلند روحانی مقام پایا۔ ان دونوں ہستیوں کی درگاہیں بھی مرجع خلائق گاہ ہیں۔ اسی طرح آپؒ کے دو فرزندار جمند تھے۔ اول مولانا سید حافظ محمد برخوردار جو آپؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے ولی عہد ہوئے اور دوسرے سید محمد ہاشم جودریادِل کے لقب سے مقلب ہوئے۔ آپؒ نے اپنے والد گرامی کی طرح کافی علوم میں مقام پایا۔ آپ بڑے خوش نویس تھے۔ حضرت نوشہ گنج سرکارؒ نے بڑی طویل عمر پائی۔ یہ بھی آپؒ پر اللہ کا خاص کرم ہے کہ آپؒ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ کی عمر وصال کے وقت ایک صد پانچ (۱۰۵) سال تھی۔ آپؒ کی زیارت سے لوگوں کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ روحانی اصلاح بہت جلد فرماتے ہیں۔ آپؒ کی زیارت سے لوگوں کو دلی، قلبی، ذہنی اور روحانی تقویت ملتی ہے۔ کیونکہ آپؒ کی روحانی تاثیر بڑی تیز اور روشن ہے۔ آپؒ بڑے باا ثر روحانی بزرگ ہیں۔ آپؒ کی روحانی کیفیات میں ایک زبردست قلندرانہ رنگ بھی نظر آتا ہے۔ آپؒ درحقیقت اللہ کی عظیم ہستیوں کی پہچان رکھتے ہیں اور ان کی معرفت سے ہی آپ کو برصغیر پاک و ہند میں ایک علیحدہ منفرد روحانی مقام عطا ہوا۔ چونکہ آپؒ خود بھی آل رسول ﷺ کی اولاد سے ہیں۔ اس لیے آپؒ ایک خالص روحانی تاثیر رکھتے تھے۔ اسی لیے آپؒ کو پیدائشی طور پر قرآنی روحانی تاثیر حاصل تھی۔ جس کی فہم و ادراک سے آپؒ نے دنیا میں عظیم روحانی مقام حاصل کیا۔ اور آپؒ کے اس روحانی مقام کا فیض لوگوں کی زبانوں پر، لوگوں کے دلوں پر اور لوگوں کے سانسوں میں جاری و ساری ہے۔ آپؒ روحانی فیض عطا کرنے والے بزرگ ہیں۔ زائرین کے لیے ضروری ہے کہ اپنی روحانی ترویج و ترقی کے لیے ہر صورت آپؒ کی درگاہ کو اپنی روحانیت کا وسیلہ بنائیں تاکہ آپؒ کے روحانی کمالات سے حتمی طور پر فیض کیا جا سکے۔

Marfat.com

آپؒ کے مخصوص قرآنی روحانی اذکار درج ذیل ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ

یَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُهَیْمِنِ

یَا اَللّٰهُ یَا بُرْهَانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ

یَا اَللّٰهُ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَكِیْلِ الْكَفِیْلِ

یَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

یَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْقٰی رَبُّنَا ٥

الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَیْرُ الْحَاكِمِیْنَ ٥

۴۸۔ حضرت سیّد داؤد بندگی کرمانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید داؤد بندگی قادریؒ پنجاب کے گاؤں شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ دسویں صدی ہجری کے سلسلہ قادریہ کے اکابر اولیاء سے ہیں۔ آپؒ کا اسمِ گرامی داؤد تھا۔ آپؒ کی ولادت باسعادت ۲۷ رمضان المبارک ۹۱۹ھ میں جھنی وال، ضلع مظفر گڑھ میں ہوئی۔ آپؒ کے والدِ گرامی پیدائش سے قبل ہی وصال کر گئے تھے اور آپؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپؒ کی پیدائش کے تھوڑے عرصے بعد ہی ہو گیا تھا چنانچہ آپؒ کی پرورش آپؒ کے بڑے بھائی سید رحمت اللہؒ نے کی۔ آپؒ کا بچپن آپ کے ننھیال ضلع ساہیوال میں گزرا۔

ابتداء میں آپؒ نے اپنے بڑے بھائی سید رحمت اللہؒ سے علم حاصل کیا۔ پھر آپؒ اپنے علم میں تقویت پیدا کرنے کے لیے لاہور تشریف لے آئے اور یہاں آپؒ نے اس زمانے کے مشہور عالم شاعر اور صوفی حضرت مولانا عبدالرحمان جامی کے شاگرد مولانا شیخ محمد اسماعیل بن عبداللہ اُچی سے تعلیم حاصل کی۔ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے تھے۔ شیخ داؤد بندگیؒ کی ذہانت اور ذکاوت کا یہ عالم تھا کہ آپؒ کسی بھی کتاب کا مطالعہ کرتے تو وہ کتاب ایک مرتبہ پڑھنے سے آپؒ کو یاد ہو جاتی۔ آپؒ کے استادِ گرامی آپؒ کی اس ذہنی صلاحیتوں کو دیکھ کر اکثر فرماتے تھے کہ جس طرح ہمیں یہ فخر ہے کہ ہماری مولانا جامی سے ملاقات ہوئی اور ہم نے ان سے استفادہ حاصل کیا اسی طرح ہمارا یہ شاگرد بھی ایک روز علم و فضل اور شہرت و مقبولیت کے اس مرتبے پر پہنچے گا کہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کرنے پر فخر کریں گے اور اس سے ملاقات کو باعث برکت سمجھیں گے۔ ظاہری علوم کے لیے آپؒ نے بڑی محنت کی لیکن باطنی روحانی ادراک کے لیے آپؒ ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے۔ کثرت عبادت الٰہی سے آپؒ کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

سے براہ راست نسبتِ اویسی پیدا ہوگئی۔ پھر حضرت غوث پاکؒ کی باطنی ہدایت سے آپؒ نے روحانی علم کی تکمیل کے لیے سید حامد گنج بخش قادریؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اوران سے سلسلہ قادریہ کی تکمیل کے بعد خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ شیخ حامد گنج بخش حضرت شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی ؒ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت داؤد بندگیؒ دراصل اپنے اعلیٰ حسب نسب کی وجہ سے وراثتی طور پر ایک کمال کی روحانی طاقت رکھتے تھے۔ آپؒ کے آباؤ اجداد ایران کے مشہور شہر کرمان سے برصغیر پاک وہند میں آئے۔ آپؒ حضرت امام علی تقیؒ جن کا روضہ مبارک کاظمین امام موسیٰ کاظمؒ کے پہلو میں ہے۔ ان کی اولاد میں سے تھے۔ اسی لیے آپؒ ایک خالص علمی کیفیت رکھتے تھے۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں خدا کے قرب کے لیے انتہائی درجہ کی عبادت کی۔ اللہ کے ذکر فکر میں ہر وقت مست رہتے تھے۔ اللہ نے آپؒ کو روحانی کیفیات کے حاصل کرنے اور ان کو دوسروں پر استعمال کرنے کی ایک خاص قدرت عطا فرمائی ہوئی تھی۔ آپؒ کی روحانی وجدانی کمالات سے لوگوں میں آپؒ کا شہرہ عام تھا۔ آپؒ کے پاس روزانہ ہندوؤں اور سکھوں کا آنا جانا ہوتا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام قبول کرتے۔ آپؒ کی گفتگو ایسی عالمانہ ہوتی تھی کہ لوگ آپؒ کی اس طلسماتی گفتگو سے متاثر ہوتے اور ان لوگوں پر ایسا اثر پڑتا کہ لوگ آپؒ کی پراثر گفتگو سن کر اسلام میں داخل ہو جاتے۔ لیکن آپؒ کی شہرت کی وجہ درحقیقت روحانی اثر تھا جو آپؒ کی زبان سے تاثیر بن کر نکلتا اور وہ تمام بااثر باتیں جب لوگوں کے مختلف معاملات پر اثر کرتیں تو لوگ آپؒ کے گرویدہ ہو جاتے۔ آپؒ روزانہ لوگوں سے ملنے کا علیحدہ اہتمام فرماتے تھے۔ تمام حاضر ہونے والے ہر مکتبہ فکر کے افراد کے مسائل کو بخوبی سنتے اور بڑے پیار اور محبت کے ساتھ جواب دیتے تھے لوگوں کے اکثر معاملات آپؒ اپنے روحانی علم سے حل فرماتے تھے۔

آپؒ نے اپنی روحانی منازل کو عبادت و ریاضت کے ذریعے مکمل کیا۔
آپؒ نے بے پناہ محنت کی۔ آپؒ دیپالپور کے صحرا میں ننگے پاؤں اور ننگے سر پھرا کرتے تھے سوائے جنگل کے پرندوں اور جانوروں کے کوئی آپؒ کا ساتھی نہ ہوتا تھا۔ سالہا سال تک آپؒ نے صحراؤں اور جنگلوں پہاڑوں میں عبادت کی اور اتنی ریاضت کی کہ دل کی تمام خواہشات ختم ہوگئیں اور دنیاوی غرض و غایت سے بے نیاز ہوگئے۔ باطنی فیض کی بدولت تمام فرقہ بازی اور دنیاوی جھگڑوں سے نکل کر روحانی سکون کے ساتھ زندگی گزارنے لگے۔ آپؒ نے پاک بازی اور نفس کشی کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ مسلسل چھ چھ ماہ روزے رکھتے چلے جاتے تھے اور افطاری معمولی غذا سے کرتے تھے۔ سادہ غذا آپؒ کی عبادت میں شامل تھا اور لباس بھی سادہ ہی پسند فرماتے تھے۔ درویشی اور فقیری میں نمود و نمائش کے قائل نہیں تھے۔ دوسروں کو بھی سادگی کا درس دیتے تھے۔ آپؒ نے اپنے خاندانی حسب و نسب کو قائم رکھتے ہوئے اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ روحانی اقدار سکھلائی۔ آپؒ بے حد متوکل اور گوشہ نشین تھے آپؒ دنیاداروں کی صحبت سے اکثر پرہیز کیا کرتے تھے اور فقر کو اپنا فخر سمجھتے تھے۔

آپؒ کی بے نیازی اور استغفار کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے اپنے پنجاب میں قیام کے دوران شہباز شاہ کمبوہ کو آپؒ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپؒ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں مگر آپؒ نے معذرت کی اور کہلا بھیجا کہ میں یہاں بھی دعا گو ہوں اور جو کر سکتا ہوں یہاں بیٹھ کر بھی کر سکتا ہوں۔ آپؒ کے اندر دعوتِ حق کا عنصر بھی پایا جاتا تھا اور آپؒ کا اکثر وقت وعظ و نصیحت اور رشد و ہدایت میں گزرتا تھا۔ آپؒ ان صوفیائے اکرامؒ اور علمائے سو سے سخت بیزار ہوتے تھے جنہوں نے علم اور تصوف کے پردے میں دنیا طلبی اور حب جاہ کو اپنا مقصد بنا لیا تھا۔

آپؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جن علماء اور صوفیاء نے بادشاہوں اور

Marfat.com

امیروں کو اپنا قبلہ بنالیا ہے ان سے وہ مکھی ہزار درجہ بہتر ہے جو نجاست پر بیٹھی رہتی ہے۔ پھر یہ رباعی اکثر پڑھا کرتے ۔

آں کس کہ زغوغانہ ہدوائے براُد
برخلق جہاں دل بدہدوائے براُد
در دوست فقیر نقد جز وقت
آں نیز گراز دست و ہدوائے براُد

فرماتے ہیں جو آدمی اپنے آپ کو دنیوی ہنگاموں سے آزاد نہیں کرتا اُس کا ماتم کرنا چاہیے۔ ایک صوفی کا گراں بہا اثاثہ صرف وقت ہے اگر وہ اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے تو نور ایمان سے منور نہیں ہوسکتا۔ آپؒ کا اندازِ سخاوت بھی بڑا نرالا تھا کہ سال میں دو تین بار ہر وہ شئے جو ان کے پاس ہوتی تھی خواہ نقدی ہو غرباء میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ اور اپنے لیے مٹی کے ایک کوزے یا مصلیٰ کے سوا کچھ نہ رکھتے تھے۔ وہ کسی شئے کو بھی اپنی ملکیت میں رکھنے کیلئے بیزار تھے۔ آپؒ اپنی فطرت میں سخاوت کا انداز رکھتے تھے بلکہ یہ تو آپؒ کے آباؤ اجداد سے آپؒ کو وراثت میں ملا تھا۔ اللہ نے آپؒ کو اسی انداز میں شہرت اور عزت دی۔

آپؒ نے اپنی ساری زندگی قرآن وسنت کی پیروی میں گزاری۔ آپؒ کا کھانا' پینا' اُٹھنا بیٹھنا بلکہ اپنے روزمرہ کے تمام معاملات حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوتا تھا۔ لوگ آپؒ کی اسی اندازِ زندگی سے بڑے متاثر تھے۔

کشف وکرامت کا اظہار آپؒ سے عموماً ظاہر ہوتا رہتا تھا۔ آپؒ روحانی جذبہ عشق اور غلبہ حق پر بھی وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔

آپؒ کے دربار اقدس پر زائرین آپؒ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔ آپؒ روحانیت میں بڑے جلالی بزرگ ہیں۔ آپؒ کے روضہ اقدس پر اللہ کا خاص

کرم وفضل ہے۔ آپ ؒ کے دربار اقدس سے بے شمار کرامات منسوب ہیں اور بہت سے لوگ آپ ؒ کے روحانی فیض سے استفادہ حاصل کررہے ہیں۔

آپ ؒ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری ؒ جو آپ کے بھتیجے بھی تھے روحانیت میں بہت اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے۔ لاہور ہوٹل کے قریب آپ ؒ کا روضہ مبارک ہے۔ ہزاروں لوگ آپ ؒ کی حاضری دیتے ہیں۔ دوسرے خلفاء حضرت مولانا جمال الدین المعروف شیخ بہلول شیخ سیف الدین عبدالوہاب ؒ، شاہ ابواسحاق لاہوری ؒ کے اسمائے گرامی قابلِ قدر ہیں۔

سالانہ عرس مبارک بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ سالانہ عرس مبارک میں شرکت کرتے ہیں۔ سادات گھرانے کے یہ عظیم روحانی پیشوا آج بھی لاتعداد لوگوں کو اپنے روحانی کمالات سے فیض یاب کررہے ہیں۔

آپ ؒ کا وصال ۹۸۲ھ مطابق ۱۵۷۲ء میں شیر گڑھ میں ہوا اور وہیں انہیں دفن کیا گیا۔

اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ۝
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ۝

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا فِي السَّمَآءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُهَيْمِنِ

يَا اَللّٰهُ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

يَا اَللّٰهُ يَا عَزِيْزُ يَا شَكُوْرُ يَا غَفُوْرُ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا شَافِيْ يَا سَلٰمُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّصِدْقًا ۝

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى الْوَهَّابُ ۝

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ الْعَزِيْزِ

يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِي الْمُضِلِّيْنَ ۝

سُبْحَانَ ذِي الْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ

Marfat.com

اس باب میں مختلف بزرگانِ دین اور روحانی شخصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ عام لوگوں کے لیے ان کی درگاہوں پر حاضری دینے کے لیے آسانی پیدا ہو جائے اور مختلف اذکار کی بھی سمجھ لگ جائے تاکہ روحانی الجھنیں اور پریشانیاں دور ہوتی چلی جائیں اور درگاہی فیض کے حصول میں بھی آسانی ہوتی چلی جائے۔ یوں تو یہ تمام بزرگانِ دین اور اولیاء کرامؒ مزید قرآنی اسباق بھی پڑھتے اور دہراتے رہے ہیں لیکن میں نے مخصوص اور مختصر اذکار کی وضاحت کی ہے جو کہ ان روحانی ہستیوں کے خاص اذکار ہیں۔ اس کے علاوہ سارے کا سارا قرآنی علم رُشد و ہدایت کے ساتھ ساتھ شفاء کُلی کا موجب ہے اور اسی میں انسانوں کی ہر طرح سے بہتری اور فلاح کا راز پوشیدہ ہے۔

مختلف بزرگوں نے ان اذکار کے علاوہ بھی بہت سے وِرد و وظائف کیے اور قربِ الٰہی کا شرف پایا۔ ان اوراد و وظائف میں کچھ ایسے اوراد و وظائف بھی شامل ہیں جو مختلف روحانی لوگوں نے چلہ کشی کے دوران پڑھے اور قربِ الٰہی کا شرف پانے میں کامیاب و کامران رہے۔ اس باب میں ان اذکار کی تعداد کا تعین نہیں کیا گیا مزید چلہ کشی یا روحانی رہنمائی کے حوالے سے ڈائریکٹ رابطہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مختلف بزرگوں کی پڑھائیوں کی تعداد اُن کے روحانی پسِ منظر کے مطابق ہوتی ہے جس طرح ہر شخص کا نام ایک مخصوص روحانی کیفیت رکھتا ہے اسی طرح یہ تمام کے تمام اوراد اپنی مخصوص کیفیت کے ساتھ لوگوں کو بتائے جانے چاہئیں تاکہ عام لوگ بھی قرآنی روحانی فیض سے مستفید ہو سکیں اور دوسروں تک اس فیض کو منتقل کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ مختلف اولیاء کرامؒ نے اپنے اپنے روحانی انداز میں مختلف لوگوں کو علمِ روحانیت سے نوازا اور لوگوں کو راہِ حق کی طرف گامزن کیا۔ قرآنی علم کے فیض میں تمام قسم کی آفات و بلیّات کا حل موجود ہے اس کے ساتھ ساتھ ذہنی، جسمانی، روحانی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور جنسیاتی تمام قسم کی امراض کا خاتمہ قرآنی روحانی فیض میں ہی مضمر ہے۔

Marfat.com

سلسلہ ثنائی کے روزمرہ قرآنی روحانی اذکار

برائے حصولِ حاجات

اول و آخر ۱۱ مرتبہ درودِ ابراھیمی ہر اوراد ۵۰۰ مرتبہ دعا ئیں برائے جائز حاجات

بعد از نماز فجر: (معاشی مسائل کے حل کے لیے اذکار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الرَّزَّاقُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ

اَلْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ الرَّحِيْمُ اَلْمَلِكُ

بعد از نماز ظہر: (غموں سے چھٹکارا کے لیے)

اَلْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ

يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعُ يَا دَافِعُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ

يَا اَللّٰهُ يَا غَفُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا وُدُوْدُ يَا وَهَّابُ

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا بَاسِطُ يَا قَادِرُ يَا سُبْحَانُ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَنَّانُ

اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ

Marfat.com

بعد از نماز عصر: (غیب سے روزی کے لیے)

یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الشَّافِیُ الْکَافِیُ

یَا اَللّٰہُ سُبْحَانَ قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

یَا اَللّٰہُ یَا سَامِعُ یَا شَافِعُ یَا وَاسِعُ یَا نَافِعُ

بعد از نماز مغرب: (مصیبت میں راحت وسکون اور ردِ بلا کے لیے)

یَا اَللّٰہُ بَاقِیُ یَا اَللّٰہُ یَا شَافِیُ یَا عَافِیُ یَا وَافِیُ

یَا اَللّٰہُ کَافِیُ۔ یَا اَللّٰہُ شَافِیُ۔ یَا اَللّٰہُ مُعَافِیُ

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِیُّ یَا قُدُّوْسُ

بعد از نماز عشاء: (عذابِ قبر سے بچاؤ اور دولتِ ایمان کیلئے)

یَا اَللّٰہُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یَا اَللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

درود تاج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ○ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ
الْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ○ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ
مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○ سَیِّدِ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ○ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ
مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ○ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی
صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○
جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ○ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ○
وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ ○ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ ○ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ ○
وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ ○ وَقَابَ
قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ ○ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ ○ وَالْمَقْصُوْدُ

مَوْجُوْدُہٗ ○ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ
الْمُذْنِبِیْنَ ○ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ رَاحَۃِ
الْعَاشِقِیْنَ ○ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ○ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ○
سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ ○ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ○ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ
وَالْمَسَاکِیْنَ ○ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ○ اِمَامِ
الْقِبْلَتَیْنِ ○ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ○ صَاحِبِ قَابَ
قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ
جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

Marfat.com

خلفاء حضرات (روحانی ڈاکٹرز) سلسلہ ثنائی

1- جناب محمد بروحسن رضا ہاتف آستانہ عالیہ سلسلہ ثنائی گلی نمبر 6A مکہ کالونی گلبرگ III لاہور۔(بروز اتوار)

2- جناب محمد اکرم مکان نمبر 6 گلی نمبر 18 گورومانگٹ لاہور

3- جناب محمد اسلم شاہ بالمقابل تھانہ سکھر روڑی ضلع سکھر۔

4- جناب کیپٹن سید محمود رضا ڈیفنس لاہور

5- جناب محمد اعظم چیمہ ابوظہبی(U.A.E)

6- جناب میاں عبدالرزاق ایس۔آئی۔پتوکی

7- جناب ڈاکٹر محمد الیاس خان (امریکہ)

8- جناب طارق محمود (لندن)

9- مولانا حاجی محمد اکرم گلی نمبر 11 مکان نمبر 3 محلہ نبی نگر غازی آباد لاہور

10- جناب حاجی محمد ولید یاسین مکان نمبر 132 گلی نمبر 2 سکیم نمبر 2 ساہیوال

11- جناب کیپٹن رفیق احمد جوہر آباد مکان نمبر 271 بلاک نمبر 1 خوشاب

12- جناب ملک شہزاد احمد اعوان پرنسپل گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج پسرور۔

13- جناب نور محمد گڑھی شاہو لاہور

14- جناب طارق محمود خان (کینیڈا)

15- جناب فیصل ہاشمی ماڈل ٹاؤن 77-بی بلاک لاہور

16- جناب ناظم الدین PRO لاہور کرشن نگر لاہور

17- جناب اظہر مجید لاہور۔فون 5836554

18-	جناب محمد امجد مجددی	ہربنس پورہ ساغر ہاؤس لاہور
19-	جناب عبدالودود شاہ	ڈی آئی جی پولیس ڈپٹی کمانڈنٹ ایف سی پشاور

خواتین روحانی ڈاکٹرز سلسلہ ثنائی

1-	مسز امان اللہ خان	مکان نمبر 81 پی گلی نمبر 4 طارق آباد فیصل آباد
2-	مسز غلام مصطفیٰ	محمد پورہ گلی نمبر 5 بلال سٹریٹ نمبر 93/3 لال پل مغل پورہ لاہور
3-	سیدہ صائمہ مجددی	جامعہ صالحات الاسلام شیخوپورہ گلی عبدالقصائی جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ

پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں بانی سلسلہ ثنائی کی روحانی تصانیف

		ہدیہ
1-	روحانی اسرار و رموز	250/= روپے
2-	ثنائی فلسفہ روحانیت	260/= روپے
3-	روحانی رہنمائی	250/= روپے
4-	روحانیت کی منتقلی	250/= روپے
5-	درگاہی فضیلتیں	250/= روپے
6-	توڑ کاٹ اور صدقات	250/= روپے
7-	The Secrets Of Spiritualism	260/= روپے

Marfat.com

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ سورہ یونس آیت نمبر ۶۲

درگاہی فضیلتیں

VIRTUES OF SHRINES
(DARGAHAIN)

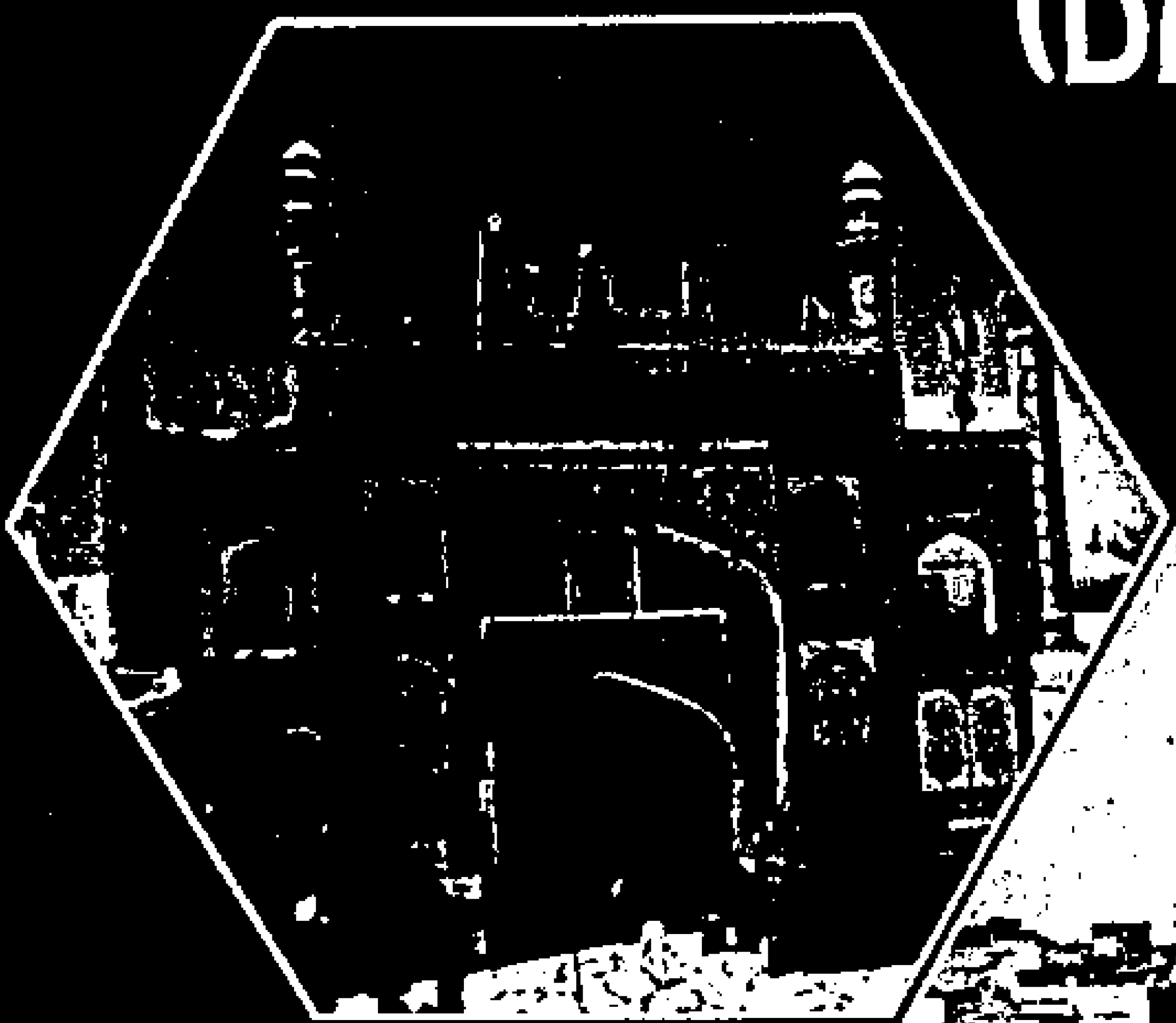

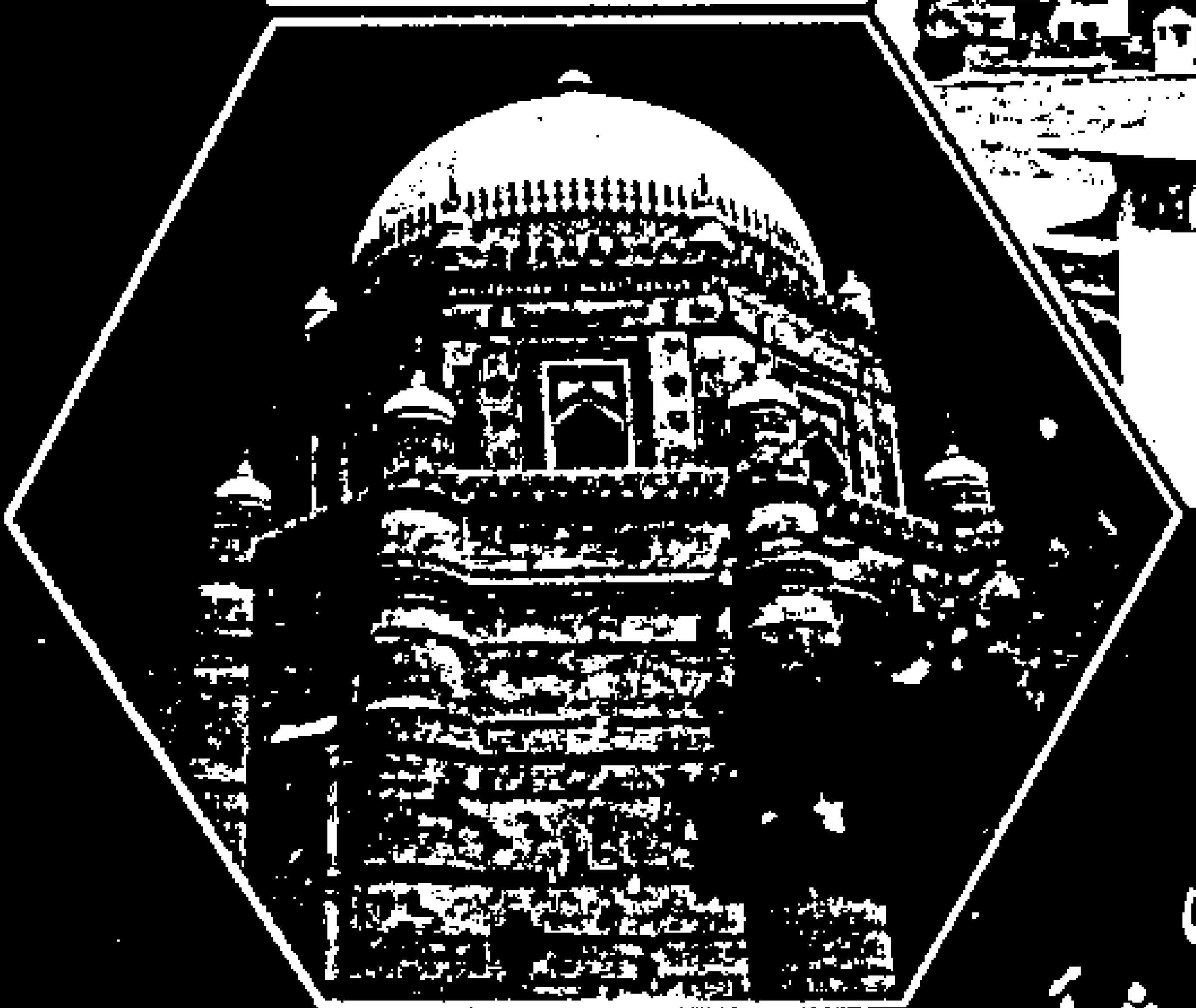
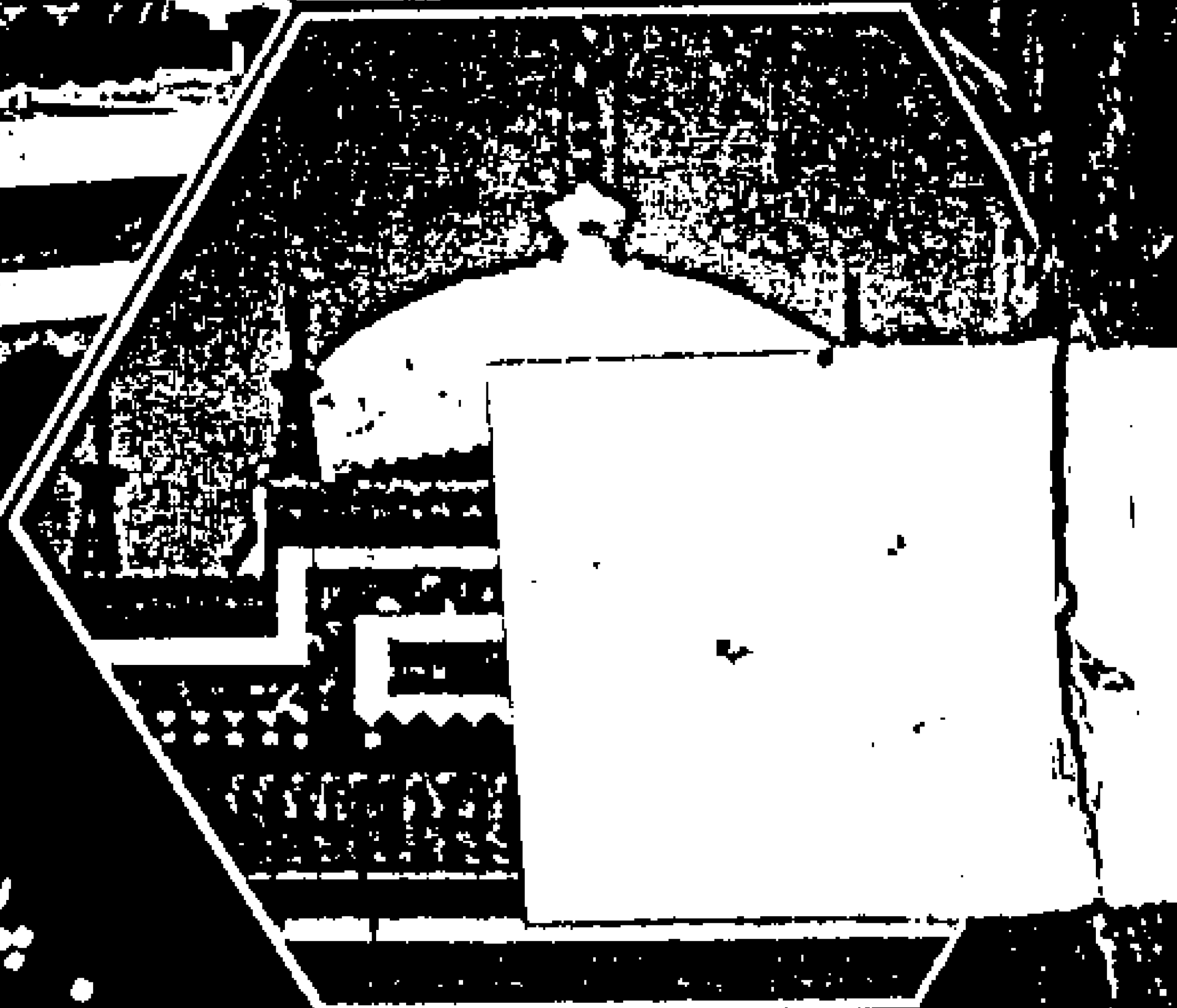

مصنفین:-

پروفیسر رانا ثناء اللہ خاں

پروفیسر محمد بروحسن رضا ہاتف ثنائی